عمران سیریز

سیکرٹ آئی

صلاح الدین انقلابی

صلاح الدین انقلابی

یکے از مطبوعات

یوسف پبلشرز، بک سیلرز برادرز

الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشر ـــــــ محمد یوسف قریشی
اہتمام ـــــــ محمد بلال قریشی
قانونی مشیران ـــ غلام مصطفےٰ قریشی ملتان
ـــــــ ملک محمد اشرف لاہور
طابع ـــــــ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ـــــــ -/140 روپے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سرِ راہ

معزز قارئین۔ السلام علیکم۔ نیا ناول ''سیکرٹ آئی'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میری پہلی کاوش ''ویلکم مشن'' کو آپ نے جس گرمجوشی اور محبت کے ساتھ ویلکم کیا اور اپنے تاثرات کی شکل میں پسندیدگی کی مہر ثبت کی، اس پزیرائی پر ناچیز خدا کا جتنا بھی شکر ادا کرے، کم ہے قارئین کے خطوط اور ایس ایم ایس یوسف قریشی صاحب کے ذریعے اب بھی مجھے مسلسل موصول ہو رہے ہیں۔ قریشی صاحب عمران سیریز پر مبنی جاسوسی ناول اور بچوں کی دلچسپ کہانیاں، جس طرح بنا سنوار کر دلکش و دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ شائع کرتے ہیں یہ بات ان کے ملی جذبے سے سرشار ہونے اور کام سے جنون کی حد تک لگن رکھنے کی عکاسی کرتی ہے۔

زیرِ نظر ناول ''سیکرٹ آئی'' پاکیشیا کے خلاف ایکریمیا کی سیکرٹ سروس کے ایک خصوصی ونگ کی کارستانی پر مشتمل ہے جس کے ناپ ایجنٹس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو حقیقتاً نگمی کا ناچ نچا کر رکھ دیا۔ عمران نے ایسے حالات میں نہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے سے صاف انکار کر دیا بلکہ ایک سائنس لیبارٹری میں باقاعدہ ملازمت اختیار کر لی۔ پھر ایک وقت ایسا بھی آیا جب ایجنسی کی ساکھ بچانے کے لئے بلیک زیرو کو دانش منزل سے باہر نکل کر دشمن کے

ایجنٹوں کے خلاف خود حرکت میں آنا پڑا۔ مگر کیا عمران پاکیشیا کے دشمن ایجنٹوں کی ہولناک کارروائیوں کو لاتعلق رہ کر خاموشی کے ساتھ دیکھتا رہا یا.....؟ لیکن نہیں ۔ یہ سب بیان کر کے آپ کا مزہ کرکرا کرنا مناسب نہیں ہوگا کہ یہ سب تو آپ ناول میں پڑھ ہی لیں گے۔ اب آخر میں ان منتخب قارئین کا تذکرہ بھی ہو جائے جنہوں نے اپنی بے پایاں مصروفیت میں سے کچھ وقت ناول پڑھنے کے لئے نکالا اور پھر آج کی تیز ترین زندگی میں خط لکھنے کا تردد بھی کیا۔

بورے والا سے رانا یاسین صاحب، شکر گڑھ سے طارق حمید شیریں ، افضل ملک اور ندیم اشرف صاحبان نے بذریعہ ایس ایم ایس ملتے جلتے الفاظ میں لکھا ہے کہ آپ کا پہلا ناول بہت زبردست ہے۔ لاہور سے میم سین بٹ، انوار قمر، میڈم تمثیلہ چشتی اور امتیاز احمد تارڑ صاحبان اپنے تبصروں میں لکھتے ہیں کہ عمران سیریز پر نئے رائٹر کا ناول پڑھ کر یقین ہی نہیں آتا کہ یہ ان کا پہلا ناول ہے۔

محترم قارئین۔ یہ تاثرات میرے لئے اعزاز ہیں اور میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ''سیکرٹ آئی'' پر مجھے آپ کے خطوط اور ایس ایم ایس کا انتظار رہے گا۔

والسلام

صلاح الدین انقلابی

جولیا نے کار کو آہستہ کرتے ہوئے ٹرن کیا اور اسے رہائشی فلیٹس کے لئے بنائی گئی مختصر سی پارکنگ میں لے جا کر روک دیا۔ یہاں اکا دکا گاڑیاں اور موٹر بائیکس کھڑی تھیں۔ یہ ایک سات منزلہ پلازہ تھا جو شہر کے قدرے پوش علاقے میں لنک روڈ پر بنایا گیا تھا۔ تنویر اس کے پہلے فلور کے ایک فلیٹ میں رہائش پذیر تھا۔ گراؤنڈ فلور پر پارکنگ کے علاوہ شاپنگ ایریا بھی بنایا گیا تھا۔ جہاں بیکری اور روزمرہ استعمال کی دوسری اشیاء دستیاب تھیں جبکہ باقی حصے میں گودام تھے۔ جولیا نے کار پارک کر کے اسے لاک کیا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔ اسے چونکہ فرسٹ فلور پر جانا تھا۔ اس لئے اس نے لفٹ کے استعمال کا تکلف نہیں کیا تھا۔ وہ اپنی رہائش گاہ سے جانے کے لئے تو کہیں اور نکلی تھی مگر راستے میں اچانک اسے تنویر کا خیال آ گیا اور اس نے اپنی گاڑی اس جانب موڑ دی۔ جولیا کبھی کبھار ہی سیکرٹ سروس

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کے کسی ممبر کے فلیٹ پر جاتی تھی۔ عموماً سیکرٹ سروس کے مہمان ہی اسے ملنے کے لئے آجاتے تھے۔ لیکن ایسا اس وقت ہی ممکن ہوتا تھا جب راوی چین ہی چین لکھتا تھا۔ کیونکہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو عام حالات میں بھی سر کھجانے کی فرصت نہیں ملتی تھی۔ ایک مشن کے اختتام پر اگلا مشن ان کا منتظر ہوتا تھا۔ اگرچہ اس اگلے مشن سے پہلے انہیں کچھ ریسٹ مل جاتا تھا لیکن سیکرٹ سروس کے ارکان کو آرام طلبی سے تو گویا نفرت تھی اور چند روز سے زیادہ ریسٹ وہ کرتے نہیں تھے۔ جب سے جولیا نے ایجنسی کو جوائن کیا تھا اسے گنتی کے چند روز سے زیادہ آرام سے بیٹھنا نصیب نہیں ہوا تھا کیونکہ عام حالات میں بھی وہ اکثر و بیشتر مختلف قسم کے کورسز سپیشل ٹریننگ اور اسی قسم کے معاملات میں مصروف رہتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جب بھی انہیں تفریح کے لئے کچھ لمحات میسر آتے تھے وہ اسے بھرپور انداز میں انجوائے کرتے تھے۔ جولیا کا ارادہ آج کلچرل کمپلیکس جانے کا تھا جہاں پاکیشیا کے دیہاتی کلچر پر مبنی فوٹو گرافی کی نمائش لگی ہوئی تھی۔ اس نے پہلے عمران کو ساتھ لے جانے کا سوچا تھا لیکن فلیٹ پر فون کرنے پر سلیمان نے اسے بتایا کہ عمران صبح ہی سے غائب ہے۔ جس کے بعد جولیا کے ذہن میں صفدر کا خیال آیا لیکن پھر وہ اکیلے ہی نکل پڑی۔ مگر تنویر کے فلیٹ کے قریب سے گزرتے ہوئے اس کا ارادہ اچانک ہی تبدیل ہو گیا اور اس نے نمائش میں تنویر کو ساتھ لے جانے کا فیصلہ کر لیا۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ فرسٹ فلور پر پہنچی تو راہداری میں ایک فلیٹ کے ادھ کھلے دروازے

کے آگے دو بچے بیٹھے اپنے کھلونوں سے کھیل رہے تھے۔ باقی تین فلیٹس کے دروازے بند تھے۔ جولیا پہلے فلیٹ کے دروازے کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے کال بیل کے لئے بورڈ پر لگے ہوئے بٹن کو دبانے کی خاطر ہاتھ اوپر اٹھایا مگر پھر فوراً ہی لاشعوری طور پر اسے نیچے کر لیا۔ ایک لمحے کے لئے اس کا دل چاہا کہ واپس چلی جائے۔ اسے سمجھ نہ آ سکی کہ ایسا کیوں ہوا ہے۔ شاید تنویر کے فلیٹ پر چل کر آنے سے وہ کچھ شرما سی گئی تھی۔ وہ اپنے اور تنویر کے تعلق کو بہت اچھی طرح سمجھتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ تنویر اسے بے حد چاہتا ہے مگر وہ بھی دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔ تنویر کے جذبے کی وہ بے حد قدر کرتی تھی۔ تنویر بھی اس بات کو اچھی طرح سمجھتا تھا کہ جولیا عمران کو پسند کرتی ہے اور اس کے سیکرٹ سروس میں رہنے کی ایک وجہ عمران ہی ہے جبکہ عمران سب کچھ سمجھتے ہوئے بھی انجان بنا ہوا تھا۔ ان دونوں کے جذبات سے کھیلنا گویا اس نے ایک مشغلہ بنا رکھا تھا۔ کچھ لمحے شش و پنج میں گزر گئے۔ پھر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر ہی دیا۔ یہ سوچ کر کہ کہیں اسے اس طرح کھڑے دیکھ کر ہمسائے کسی شک میں نہ پڑ جائیں۔ اندر کہیں کال بیل کی مترنم گھنٹی بجتے ہی اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ بے خیالی میں اس نے ماتھے پر ہاتھ پھیرا تو وہاں پسینے کے قطرے تھے۔ اسے حیرت تھی کہ اتنی نروس تو وہ کبھی نہیں ہوئی تھی۔ پھر آخر آج ایسی کیا بات ہو گئی ہے۔ اسے اپنے آپ پر خواہ مخواہ ہی غصہ آ گیا۔ مشکل سے مشکل صورت حال میں بھی وہ کبھی اس

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

طرح سے اپ سیٹ نہیں ہوئی تھی۔ اسی لمحے فلیٹ کے اندر سے کسی کے قدموں کی آواز دروازے کی طرف بڑھتی ہوئی سنائی دی اور دروازے پر پہنچ کر رک گئی۔ پھر اس کی آواز آئی۔

"کون۔"_____ دوسری طرف تنویر ہی تھا۔ جولیا نے کھنکھار کر گلا صاف کیا۔ اس کے جواب دینے سے پہلے ہی اندر سے دوبارہ پوچھا گیا۔

"تنویر یہ میں ہوں۔ جولیا۔"_____ اسے اپنی آواز اجنبی سی لگی۔ جولیا نے اپنی طرف سے قدرے اونچی آواز میں اپنا تعارف کرایا تھا مگر شاید گلا خشک ہو جانے کے باعث اس کی آواز بیٹھی بیٹھی سی لگی تھی۔ اسے مزید انتظار نہیں کرنا پڑا تھا اور دروازہ ایک جھٹکے سے کھل گیا۔ دروازہ تنویر نے ہی کھولا تھا۔ اس کے ہاتھ میں میگزین تھا اور چہرے پر حیرت۔ یوں جیسے کوئی انہونی بات ہو گئی ہو۔

"جولیا تم۔ اور میرے فلیٹ پر۔ زہے نصیب۔ سورج آج مغرب سے تو نہیں نکل آیا۔"_____ تنویر نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"کیوں۔ اس میں حیرت والی کون سی بات ہے۔ کیا میں تمہارے فلیٹ پر نہیں آسکتی۔"_____ جولیا نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو تنویر گڑبڑا سا گیا۔

"نن۔ نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں۔ آؤ آج ناشتہ میرے ساتھ ہی کرو۔"_____ تنویر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو جولیا ایک طویل

سانس لیتے ہوئے فلیٹ میں داخل ہو گئی اور تنویر نے دروازے کا پٹ تھوڑا سا بند کر کے اسے کھلا چھوڑ دیا۔

"شکر ہے۔ تم نے اندر آنے کو تو کہا۔ ورنہ میں سوچ رہی تھی کہیں تم دروازے سے ہی نہ ٹرخا دو۔ ویسے ناشتہ میں کر کے آئی ہوں۔" جولیا نے زیر لب مسکراتے ہوئے طنزیہ کہا تو تنویر کھسیانا سا ہو کر رہ گیا۔

"وہ۔ وہ دراصل میں کنفیوژ ہو گیا تھا۔ ورنہ ایسی کوئی بات نہیں۔" تنویر نے معذرت خواہانہ لہجے میں اپنی صفائی دیتے ہوئے کہا تو جولیا نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اس کی معذرت قبول کر لی ہو۔ گفتگو کرتے ہوئے وہ کامن روم میں آ گئے تھے۔

"اوکے۔ تم کہیں جا رہے تھے شاید۔ کہیں میری وجہ سے تمہارا کوئی پروگرام ڈسٹرب تو نہیں ہو رہا۔"_____ جولیا نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا اور ہاتھ بڑھا کر ٹیبل پر پڑا ایک میگزین اٹھا لیا۔ یہ ایک انٹرنیشنل میگزین تھا جو مختلف جنگوں اور ملکوں کی ہسٹری کے بارے میں بڑی تفصیل سے رپورٹس اور تجزیے شائع کرتا تھا۔

"ارے نہیں۔ صبح نماز سے فارغ ہو کر ایکسر سائز کے لئے چلا گیا تھا۔ ناشتہ ابھی ابھی کیا ہے۔ تمہارے لئے چائے بنا لاتا ہوں۔" تنویر مجسم اخلاق بنا ہوا تھا۔ اس کا یہ انداز دیکھ کر جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"نہیں۔ نہیں۔ میرے ہوتے ہوئے تم چائے بناتے اچھے نہیں لگو گے۔ کچن کس طرف ہے۔"_____ جولیا نے پوچھا۔ تنویر نے دائیں

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

جانب اشارہ کیا تو جولیا اس طرف کو بڑھ گئی جبکہ تنویر صوفے پر بیٹھ کر میگزین پڑھنے لگا۔ جولیا کی اچانک آمد کی وجہ سے اس کا موڈ بے حد خوشگوار ہو گیا تھا۔ ان دنوں کوئی خصوصی مشن بھی نہیں تھا بس معمول کے چند چھوٹے چھوٹے ٹاسک تھے جنہیں وہ سرانجام دے رہا تھا۔ آج اس نے صوبہ حیدر جانا تھا اور وہ اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ جولیا کی اچانک آمد ہو گئی۔

''کیوں نہ جولیا کو بھی ساتھ لے جاؤں۔ ڈیوٹی کے ساتھ ساتھ گپ شپ بھی رہے گی۔''_____ تنویر بڑبڑایا۔ وہ اسی خیال میں مگن تھا کہ اچانک کال بیل کی آواز سن کر بے اختیار چونک اٹھا۔

''اوہ۔ اس وقت کون ہو سکتا ہے۔''_____ وہ میگزین میز پر رکھ کر اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھا لیکن اس سے پہلے ہی کوئی دروازہ کھول کر اندر داخل ہو چکا تھا اور تنویر جس کے اعصاب تن سے گئے تھے اسے دیکھ کر وہ نارمل ہوتے ہوئے بے اختیار مسکرا دیا۔ آنے والا خاور تھا۔

''ارے بھائی۔ دروازہ تو بند رکھا کرو۔ ہمیں پتہ ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ڈیشنگ ایجنٹ ہیں لیکن احتیاط بھی کوئی اچھی چیز ہے۔''_____ خاور نے سلام کرنے کے بعد کہا اور تنویر کا جواب سنے بغیر کامن روم کی طرف بڑھا۔ تنویر اور خاور کی چونکہ اچھی خاصی انڈر سٹینڈنگ تھی اس لئے فارغ وقت میں وہ ایک دوسرے کی طرف چکر لگا لیا کرتے تھے۔ خاور کامن روم میں بیٹھا ہی تھا کہ دوسرے

دروازے سے جولیا اندر داخل ہوئی جسے دیکھ کر خاور بے اختیار چونک اٹھا۔ جولیا کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں تین کپ نظر آ رہے تھے۔

''ارے۔ یہ انقلاب کب سے آ گیا۔''_____ خاور نے احتراماً کھڑے ہو کر اشارے سے جولیا کو سلام کرنے کے بعد کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی اور ٹرے کو ٹیبل پر رکھ دیا۔

''یہ کیا بات ہوئی بھلا۔ پہلے تنویر حیران ہو رہا تھا اور اب تم۔ بھئی تنویر ہمارا بے حد اہم ساتھی ہے۔ اس کی خیر خیریت کا خیال رکھنا ہمارا فرض ہے۔ اب ایکسٹو تو ہر ممبر کے پاس جاتے سے رہا۔''_____ جولیا نے کہا تو تنویر اور خاور سر ہلا کر رہ گئے۔

''میڈم۔ کیا آپ کو پتہ تھا کہ میں بھی آ رہا ہوں۔''_____ خاور نے تیسرے کپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ ابھی میری قیافہ شناسی اس حد تک نہیں پہنچی۔ تاہم میں نے احتیاطاً ایک کپ زائد چائے بنائی تھی کہ شاید کوئی ساتھی آ جائے اور تم آ گئے۔''_____ جولیا نے کپ کو اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ خاور اور تنویر نے بھی اپنے اپنے کپ اٹھا لئے اور چائے کی چسکیاں لینے لگے۔

''مزا تو تب تھا جب میری جگہ عمران صاحب آ جاتے۔''_____ خاور نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے تنویر کی طرف دیکھ کر شرارت بھرے لہجے میں کہا تو تنویر نے یوں برا سا منہ بنا لیا جیسے کونین کی گولی نگل لی ہو جبکہ جولیا کو ہنستے ہنستے اچھو سا لگ گیا اور وہ کھانسنے لگی۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

''تم بھی نا خاور کبھی کبھی حد کر دیتے ہو۔ یہاں عمران کے تذکرے کی بھلا کیا تک تھی۔''_____ تنویر نے غصے سے خاور کو ڈانٹتے ہوئے کہا تو وہ ہنسی ضبط کرتے ہوئے چائے کے لمبے لمبے گھونٹ بھرنے لگا۔

''تنویر صحیح کہتا ہے۔ اس شیطان کا جہاں نام لو وہاں پہنچ جاتا ہے اس سے پہلے کہ وہ آدھمکے مجھے اب چلنا ہوگا۔ کیا تم میں سے کوئی میرے ساتھ چلے گا۔ میں کلچرل کمپلیکس جا رہی ہوں۔''_____ جولیا نے اپنی چائے ختم کرنے کے بعد کپ کو ٹرے میں رکھتے ہوئے کہا۔ تنویر خاموش رہا جبکہ خاور نے جلدی سے کہا۔

''میں تو فی الوقت فارغ ہی ہوں۔ ضرور چلوں گا۔''_____ یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''اور تنویر تم۔''_____ جولیا نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''سوری۔ مجھے باس نے ایک ٹاسک دے رکھا ہے۔ مجھے ذرا صوبہ حیدر تک جانا ہے۔''_____ تنویر نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

''وہی بارڈر کراسنگ والے کیس کے سلسلے میں۔ اس کی تحقیقات چیف نے تمہارے ذمے لگائی تھی نا۔''_____ جولیا نے سوچتے ہوئے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔ بہادرستان سے کچھ غیر ملکی غیر قانونی طور پر سرحد عبور کر کے وفاقی دارالحکومت کے قریب اپنے اڈے بنا رہے ہیں اور یہ سب کچھ بڑے منظم طریقے سے ہو رہا ہے۔''_____ تنویر نے چائے کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے کہا اور کپ میز پر رکھ دیا۔

''کیا بارڈر پر انہیں روکا نہیں جا رہا۔''_____ خاور نے پوچھا۔

''بہادرستان بارڈر پر ہماری فورسز کی تعداد بے حد کم ہے۔ کیونکہ ہمیں زیادہ خطرہ مشرقی سرحد کی طرف سے ہے۔ بہادرستان کے لوگوں کو ہماری فورسز عموماً گرفتار نہیں کرتی کیونکہ ان میں اکثریت عام لوگوں کی ہوتی ہے البتہ بہت سے لوگ سمگلنگ میں ملوث ہوتے ہیں لیکن کچھ ایسی اطلاعات ملی ہیں کہ غیر ملکی بہادرستان کے شہریوں کے میک اپ میں بارڈر عبور کر رہے ہیں جس کی وجہ سے سرحدی فورسز انہیں پکڑ نہیں پا رہیں۔''_____ تنویر نے وضاحت کی۔

''اوہ۔ یہ تو بے حد خطرناک بات ہے۔''_____ خاور نے تشویشناک لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے چیف نے میری ڈیوٹی لگائی ہے۔''_____ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم تو نگرانی کے کام سے ہی دور بھاگتے ہو۔ پھر چیف نے تمہاری یہ ڈیوٹی کیوں لگائی ہے۔''_____ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا تو خاور بھی چونک اٹھا۔

''شاید چیف چاہتا ہے کہ مجھے بھی تحقیقات کی عادت پڑ جائے۔'' تنویر نے ہنستے ہوئے منطق پیش کی۔

''صوبہ حیدر میں تو تم پوسٹ بھی رہے ہو تنویر۔''_____ خاور کو جیسے کوئی بات یاد آ گئی۔

''ہاں۔ جب میں ایم آئی میں تھا تو وہاں تعینات رہا تھا۔'' تنویر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ چیف واقعی اپنے ممبران کو بہتر طور پر سمجھتا ہے۔ اوکے وش یو گڈ لک۔ چائے پلانے کا شکریہ۔''_____ جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور ٹیبل پر رکھا اپنا پرس اٹھا لیا۔

''ارے۔ اس میں شکریہ والی کون سی بات ہے۔ یہ تو آپ کا اپنا ہی گھر ہے۔ جب مرضی آئیں۔''_____ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا تو خاور نے جلدی سے اپنے منہ کے آگے ہاتھ رکھ کر بے اختیار نکلنے والے قہقہے کو بڑی مشکل سے روکا جبکہ جولیا، جس کا رنگ تنویر کا جملہ سن کر ارغوانی ہو چلا تھا، ہونٹ کاٹتی ہوئی تیزی کے ساتھ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو نے حسب معمول کرسی سے اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔ سلام دعا اور رسمی جملوں کی ادائیگی کے بعد عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ چکا تو بلیک زیرو نے بھی اپنی نشست سنبھال لی۔

''صوبہ حیدر سے کوئی نئی رپورٹ آئی ہے طاہر۔''_____ عمران نے اپنے سامنے ٹیبل پر رکھی ایک فائل کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بلیک زیرو سے پوچھا۔

''پروونشل ہیڈ کوارٹر سے ایک رپورٹ ملی ہے سر۔''_____ اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور میز کی دراز میں موجود سرخ رنگ کی فائل میں سے ایک فیکس رپورٹ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

''ارے۔ یہ تو کوئی لو لیٹر ہے بھائی۔ تم تو کسی رپورٹ کی بات کر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

رہے تھے۔"_____ عمران نے فیکس رپورٹ وصول کرتے ہوئے چہک کر کہا۔

"سیکرٹ ایجنٹوں کے لو لیٹر اسی قسم کے ہوتے ہیں۔"_____ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ایسے روکھے پھیکے سے لو لیٹر بھی ہوتے ہیں۔"_____ عمران نے رپورٹ پر نظر دوڑاتے ہوئے مصنوعی حیرت سے کہا اور چند سیکنڈ میں ہی اسے پڑھ لینے کے بعد لوٹا دی۔ جسے بلیک زیرو نے دوبارہ فائل میں لگا کر دراز میں رکھ دیا۔

"ہاں۔ جیسے ایک جاسوس نے اپنی محبوبہ کو خط لکھا تھا۔"_____ بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا لکھا تھا اس نے۔"_____ عمران کے چہرے پر سچ مچ حیرت امڈ آئی۔

"یہی کہ جنگ لگنے والی ہے۔"_____ بلیک زیرو نے کہا۔

"تو پھر۔"_____ عمران کی حیرت بدستور موجود تھی۔

"پھر یہی کہ لڑکی کے باپ نے بیٹی کے ہاتھ پیلے کرنے کے لئے اس قابل جاسوس سے اس کی فوراً شادی کر دی۔"_____ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اچھا۔ تو تم ان معنوں میں قابل کہہ رہے ہو لیکن مجھ سے ایسی قابلیت کی امید مت رکھو۔"_____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو جولیا پر ظلم ہے عمران صاحب۔"_____ بلیک زیرو نے

اختلاف کرتے ہوئے کہا۔

"ارے بھائی۔ میں ذرا اور طرح کا جاسوس ہوں۔ ضروری نہیں کہ ہر جگہ ایک ہی کلیہ استعمال کیا جائے۔"_____ عمران نے وضاحت کی۔

"اوہ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔ تو آپ ہیروئن کو حاصل کرنے کے لئے کوئی دوسرا کلیہ استعمال کرنا چاہتے ہیں۔"_____ بلیک زیرو نے سر ہلا کر کہا۔

"خدا تمہارا بھلا کرے۔ ایک دنیا میں تم ہی ہو جو میرے دل کی بات کو سمجھ جاتے ہو۔"_____ عمران نے اسے داد دی۔ اس کی مسکراہٹ کچھ اور گہری ہو گئی تھی۔

"عزت افزائی کا شکریہ۔ یہ سب کچھ آپ کی صحبت کا اثر ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ اچھا۔ اس رپورٹ کے بارے میں پھر آپ کی کیا رائے ہے۔"_____ بلیک زیرو نے موضوع کی طرف واپس آتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر یہ رپورٹ تو ابتدائی رپورٹ سے ملتی جلتی ہے۔ تم ایسا کرو، ٹنویر کو تحقیقات کے لئے بھجوا ہی دو۔"_____ عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں پکڑی فائل کو کھول کر پڑھنے لگا۔ یہ ایکریمین سیکرٹ سروس کی تازہ ترین سرگرمیوں کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ کی رپورٹ تھی۔

"وہ تو میں نے آپ کے آنے سے قبل ہی آرڈر کر دیا ہے۔"

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بلیک زیرو نے بتایا تو عمران کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

''گڈ۔ فیصلے ہمیشہ اسی طرح بروقت کیا کرو بلیک زیرو۔ ہماری فیلڈ میں فوری اور درست فیصلے ہی کامیابی کی ضمانت ہوتے ہیں۔'' عمران نے فائل پر سے نظریں اٹھا کر مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کا چہرہ کھل اٹھا۔

''لیکن آپ کو تحقیقات کے لئے تنویر کو صوبہ حیدر بھیجنے کا خیال کیسے آ گیا۔'' ـــــ بلیک زیرو نے وضاحت طلب نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ایک ڈی ایجنٹ کے لئے وقتاً فوقتاً اور ضرورت پڑنے پر تحقیقاتی کام بے حد ضروری ہوتا ہے۔ یہ ایک طرح سے ریفریشر کورس ہی تو ہے، البتہ دوسرے ممبرز اس پر حیرت کا اظہار کریں گے۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''جولیا نے بھی حیرت کا اظہار کیا تھا۔ مجبوراً مجھے سخت الفاظ میں حکم دینا پڑا کہ تنویر کو صوبہ حیدر بھیجو۔ اب دیکھیں وہ کیا تیر مارتا ہے۔'' بلیک زیرو نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو عمران اس کا یہ انداز دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑا۔ فائل اس نے واپس ٹیبل پر رکھ دی تھی۔

''اچھا کیا۔ ایکسٹو کے احکامات کا مطلب ہی فوری عمل درآمد ہونا چاہیے۔'' ـــــ عمران نے اس کے اقدام کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ تنویر کے لئے یہ بالکل منفرد کیس ثابت ہو

گا۔ آپ تو ایکشن ہیرو سے سیاست کا کام لینا چاہتے ہیں۔'' ـــــ بلیک زیرو نے بحث کا موڈ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے ایکشن ہیرو تو تمہارے سامنے بیٹھا ہے۔ وہ تو ولن ہے۔'' بلیک زیرو کی بات پر عمران نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ اصلی ہیرو کون ہے۔ اگر تنویر مشن سے کامیاب لوٹا تو پھر ایجنسی میں بڑا شور شرابا ہوگا۔'' ـــــ بلیک زیرو نے ایک امکانی صورتحال سے محظوظ ہوتے ہوئے کہا۔

''یہی تو میں چاہتا ہوں طاہر۔ اور تم دیکھنا اس مشن کے بعد اس کی یہ جھجک بھی ختم ہو جائے گی۔ میں نے اپنی ٹیم بناتے ہوئے جب ملٹری انٹیلی جنس سے تنویر کو سیکرٹ سروس میں لینے کے لئے منتخب کیا تھا تو اس وقت اگرچہ اس کی بنیادی وجہ ڈی ایجنٹ ہونا ہی تھا لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وہ کوئی تحقیقاتی مشن پورا نہیں کر سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ اسے اپنی صلاحیتوں کا صحیح ادراک ہی نہیں۔ جولیا نے تمہارے حکم دینے پر جس وقت حیرت کا اظہار کیا تھا، تمہیں کہنا چاہیے تھا کہ یہ دانش منزل کا پلان ہے اور پھر تم نے بھی تو یورپ میں انٹیلی جنس کورسز کے دوران یہ بات سیکھی ہوگی۔ اب اسے استعمال میں لاؤ۔'' ـــــ عمران نے بلیک زیرو کی الجھن کو دور کرتے ہوئے اسے بھولا ہوا سبق یاد دلایا تو اس نے فرمانبردار شاگرد کی طرح اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اچھا۔ ایک بات تو بتاؤ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بجٹ حکومت نے کم کر دیا ہے کیا۔'' ـــــ عمران نے پوچھا تو بلیک زیرو بے اختیار

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

چونک اٹھا اور حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ مجھے تو ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ آپ کو کیسے پتہ چلا"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے انتہائی تشویش آمیز لہجے میں کہا تو عمران بے ساختہ کھلکھلا کر ہنس پڑا جس پر وہ جھینپ کر رہ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران نے مذاق کیا ہے۔

"اتنی لمبی چوڑی تقریر کر دی ہے اور تم نے اب تک سوکھے منہ سے چائے کا بھی نہیں پوچھا"۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو شرمندہ سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"اوہ سوری۔ موضوع ہی اس قدر دلچسپ تھا کہ گفتگو کے دوران کوئی اور بات یاد ہی نہ رہی"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا اور کچن کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران زیر لب مسکراتے ہوئے آفس ٹیبل پر رکھے مختلف قسم کے ٹیلی فون سیٹوں میں سے سبز رنگ کے سیٹ کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"سٹیٹ سیکورٹی"۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری بھرکم آواز سنائی دی۔ سٹیٹ سیکورٹی کا لفظ سیکرٹ سروس کی سیکریسی کے لئے کوڈ نیم کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔

"ایکسٹو سپیکنگ"۔۔۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ بریگیڈیئر دلاور شاہ بول رہا ہوں سر"۔۔۔۔۔ اس مرتبہ لہجہ مؤدبانہ تھا۔ فون صوبہ حیدر میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پروونشل ہیڈکوارٹر کے انچارج نے اٹینڈ کیا تھا۔ یہ ہیڈکوارٹر انچارج کا

ڈائریکٹ نمبر تھا جو ایکسچینج سے ہٹ کر تھا۔

"بہادرستان سے پاکیشیا میں داخل ہونے والوں کے بارے میں آپ کی رپورٹ غیر تسلی بخش ہے بریگیڈیئر"۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ مزید سخت ہو گیا۔

"سوری سر۔ خبر ابھی ابھی اپ ڈیٹ ہوئی ہے۔ بہادرستان میں موجود ہمارے سورس نے اطلاع دی ہے کہ مقامی افراد کے میک اپ میں سرحد پار کر کے پاکیشیا میں داخل ہونے والے غیر ملکی افراد قبائلیوں کو گوریلا وار کی تربیت دینے کے لئے آئے ہیں"۔۔۔۔۔ بریگیڈیئر دلاور شاہ نے بتایا تو عمران بے اختیار چونک اٹھا۔

"گڈ۔ یہ بے حد اہم بات ہے۔ خبر کو میچور کرو۔ اپنے لڑکوں کو حرکت میں لاؤ"۔۔۔۔۔ عمران کے چہرے پر تحسین کے آثار ابھر آئے۔ اسی دوران بلیک زیرو چائے کی دو پیالیاں لئے آپریشن روم میں واپس آ گیا اور ایک پیالی عمران کے سامنے ٹیبل پر رکھ دی جبکہ دوسری پیالی اٹھائے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یس سر۔ ایک اور خبر ملی ہے کہ کسی نامعلوم پلان کے لئے پاکیشیا کے ایک سائنسدان کو استعمال کیا جائے گا لیکن اس کی تصدیق نہیں ہو سکی"۔۔۔۔۔ بریگیڈیئر دلاور شاہ نے کہا تو عمران اور بلیک زیرو چونک اٹھے۔ لاؤڈ ر آن ہونے کی وجہ سے بلیک زیرو بھی یہ گفتگو سن رہا تھا۔

"کیا سائنسدان کا نام معلوم ہو سکا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

پوچھا۔

''نو سر۔ باوجود کوشش کے سائنسدان کا نام اور منصوبہ معلوم نہیں ہو سکا۔''_____ بریگیڈیئر دلاور شاہ نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

''جیسے ہی کوئی ڈویلپمنٹ ہو فوراً مطلع کرو۔''_____ عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا مگر پھر فوراً ہی دوبارہ رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیئے۔ بلیک زیرو جس نے کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا فوراً خاموش ہو گیا اور چائے کے گھونٹ بھرنے لگا۔

''سردار سپیکنگ۔''_____ رابطہ قائم ہوتے ہی سردار کی آواز سنائی دی۔

''آپ کو علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔''_____ عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

''یہ میری انتہائی خوش نصیبی ہے۔ پھر آج کون سا کلام سنا رہے ہیں جناب۔''_____ سردار نے بھی انتہائی خوشگوار لہجے میں عمران پر جوابی چوٹ کرتے ہوئے کہا تو آپریشن روم عمران کے فلک شگاف قہقہوں سے گونج اٹھا۔ بلیک زیرو بھی بے ساختہ مسکرا دیا۔

''واہ بھئی واہ۔ اسے کہتے ہیں جواب۔ ہم تو خواہ مخواہ ہی بدنام ہیں۔ فی البدیہہ جملہ بازی تو کوئی آپ سے سیکھے۔ اچھے خاصے جاسوس کو فنکار بنا دیا ہے۔''_____ عمران نے سردار کے بے ساختہ جملے کا مزہ لیتے ہوئے کہا اور چائے نوش کرنے کے لئے ٹیبل پر رکھی

پیالی اٹھا لی۔

''ارے۔ فنکار تو تم ویسے بھی ہو۔ جاسوسی بھی تو فنکاری ہی ہوئی نا۔ اچھا یہ بتاؤ کیسے فون کیا ہے کیونکہ میں نے ایک اہم تجربے کے لئے کچھ انتظامات کرنے ہیں۔''_____ سردار نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''کسی جاسوس سائنسدان کو پکڑنے کا منصوبہ تو نہیں آپ کا۔'' عمران نے بظاہر سنجیدہ ہوتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا۔ جاسوس اور سائنسدان؟ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا صبح صبح۔''_____ سردار کا حیرت سے پر لہجہ فقرے کے آخر میں غصیلا ہو گیا۔

''ارے۔ دن کے گیارہ بج رہے ہیں اور آپ کی ابھی صبح ہوئی ہے۔ جناب۔ اس قدر غصہ ٹھیک نہیں۔ آپ تحمل سے سوچ لیں پھر بے شک بتا دیں۔ اگر میری مدد کی ضرورت ہے تو میں حاضر ہوں۔'' عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھ کا ایک کونہ دبا کر کہا۔ اس کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ اور آنکھوں میں شرارت تھی۔

''واٹ نانسنس۔ تم جانتے بھی ہو کیا کہہ رہے ہو۔ تمہیں شاید پتہ ہی نہیں کہ میری لیبارٹری میں کسی سائنسدان کو پہنچنے سے پہلے کتنے طویل اور سخت پراسس سے گزرنا پڑتا ہے۔''_____ سردار کا لہجہ تلخ ہو گیا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں سردار۔ اگرچہ مجھے اس خبر پر مکمل یقین نہیں

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہے مگر ایک اڑتی اڑتی سی خبر ملی ہے کہ آپ کی لیبارٹری میں ایک ایجنٹ سائنسدان موجود ہے۔"_____ عمران نے لہجے میں بھرپور سنجیدگی پیدا کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں بدستور شرارت تھی۔

"ہوں۔ تو تمہارے خیال میں میری لیبارٹری میں ایک جاسوس سائنسدان ہے۔"_____ سرداور نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔ ان کے لہجے میں بے حد سنجیدگی نظر آ رہی تھی۔

"جی ہاں۔"_____ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران۔ تم ٹھیک ہی کہتے ہو۔ ایک شخص پر مجھے بھی کچھ کچھ شبہ سا ہے۔"_____ سرداور نے اب سوچنے کے انداز میں کہا تو کرسی پر نیم دراز عمران بے اختیار اچھل پڑا، جس سے اس کے ہاتھ سے کپ گرتے گرتے بچا۔ البتہ کپ چھلک جانے سے چائے نے اس کے کپڑے خراب کر دیئے تھے۔ لاؤڈر چونکہ آن تھا اس لئے بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔ دونوں کے منہ حیرت سے کھلے ہوئے تھے۔ کیونکہ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ سرداور ایسی بات بھی کر سکتے ہیں اور وہ یہ اہم انکشاف سن کر ایک لمحے کے لئے سناٹے میں آ گئے تھے۔ عمران نے تو بات مذاق میں کی تھی لیکن یہ حقیقت کا روپ دھارتی نظر آ رہی تھی۔

"نام کیا ہے اس سائنس دان کا۔"_____ عمران نے کھانستے ہوئے پوچھا اور ٹیبل پر رکھے ٹشو پیپر میں سے ٹشو اٹھا کر کپڑے صاف کرنے لگا۔ کرسی سے اچانک اچھلنے کی وجہ سے چائے پیتے ہوئے اسے

اچھو سا لگ گیا تھا۔

"فون پر بتانے والی بات نہیں ہے۔ تم ایسا کرو وقت نکال کر لیبارٹری آؤ۔ یہ بے حد سیریس مسئلہ ہے۔"_____ سرداور کا لہجہ بے حد گھمبیر تھا۔

"میں آج ہی بلکہ ابھی آ رہا ہوں۔"_____ عمران نے سر ہلاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ جاسوس سائنسدان کے انکشاف سے اس کا ذہن الجھ سا گیا تھا۔

"لیکن یہ سائنسدان ہماری نئی لیبارٹری میں ہے۔"_____ سرداور نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے نیشنل لیبارٹری ٹو۔ جو دارالحکومت کے نواح میں واقع ہے۔"_____ عمران بے اختیار چونک اٹھا۔ ایک لمحے کے لئے اسے شبہ ہوا کہ سرداور اس کے ساتھ کوئی سنگین مذاق تو نہیں کر رہے لیکن پھر اس نے سر جھٹک کر اس خیال کو ذہن سے نکال دیا۔

"ہاں۔ وہیں پر ہے۔ میں وہیں سے کال کر رہا ہوں۔ دراصل یہ کال پہلی لیبارٹری میں قائم جدید سسٹم سے یہاں ٹرانسفر ہو رہی ہے۔" سرداور کی آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ میں نصف گھنٹے میں آپ کے پاس پہنچ رہا ہوں۔" عمران نے کہا اور پھر اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

"سرداور سنجیدہ تھے عمران صاحب یا انہوں نے آپ کے ساتھ مذاق پر مذاق کیا ہے۔"_____ بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

پوچھا۔

''مذاق پر مذاق۔ واہ یہ نئی اصطلاح نکالی ہے تم نے ۔ بہت خوب۔''_____ عمران نے چائے کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے کہا اور کپ ٹیبل پر رکھ دیا۔

''ممکن ہے پہلے وہ اپنے طور پر چیک کرنا چاہتے ہوں تاکہ ان کا اور ادارے کا وقار مجروح نہ ہو اور آپ کی بات پر شبہ کا اظہار کر دیا ہو۔''_____ بلیک زیرو نے کہا۔

''یہی میں بھی سوچ رہا ہوں۔ لیکن ان کے لہجے میں سچائی کا عنصر نمایاں تھا۔''_____ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تو آپ ابھی سپیس لیبارٹری جائیں گے۔''_____ بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہاں۔ تاکہ اس الجھن کو سلجھایا جا سکے اور اگر سچ مچ ایسا کوئی جاسوس سائنسدان موجود ہے تو اسے بھی پکڑا جا سکے۔''_____ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا جبکہ عمران جانے سے پہلے لباس تبدیل کرنے کی غرض سے تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا آپریشن روم سے نکل کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

ایکریمین سیکرٹ سروس کا چیف جنرل مارٹن مرکزی ہیڈ کوارٹر میں اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کو پڑھنے میں مگن تھا۔ لگ بھگ دو سو صفحات پر مشتمل یہ فائل سی اے کے فارن ایجنٹس کی تیار کردہ تھی جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تھی۔ اس میں سیکرٹ سروس کے ممبران کا مختصر تعارف بھی درج تھا۔ فائل کا بیشتر حصہ ایسے حیرت انگیز کارناموں پر مشتمل تھا جن پر بظاہر شکوک و شبہات کا گمان ہوتا تھا۔ جنرل مارٹن پچھلے ایک گھنٹے سے اسے بغور پڑھ رہا تھا۔ ایک بار پڑھنے کے بعد اس نے کئی صفحات کے بعض پیراگراف پر دوبارہ نظر دوڑائی تھی۔ وہ فائل پڑھنے میں اس قدر محو تھا کہ یہ بھی بھول گیا کہ ٹیبل پر پڑا کافی سے بھرا مگ، جس کے اس نے محض چند گھونٹ پیئے تھے، کب سے ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ وہ آنکھیں سکیڑے ہوئے کچھ دیر تک اسے پڑھتا رہا۔ ہر صفحے پر کوئی جملہ یا پیراگراف پڑھ کر وہ برا سا منہ بناتا اور پھر

COURTESY SUMAIRA NADEEM WWW.URDUFANZ.COM

اسے پلٹ کر آگے بڑھ جاتا۔ اس نے فائل کا آخری صفحہ بھی پڑھ ڈالا اور پھر ہونٹ بھینچتے ہوئے اسے بند کر دیا۔ اس کے ماتھے پر کئی شکنیں ابھر آئی تھیں۔ فائل کو اس نے ٹیبل پر رکھ دیا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ اچانک ٹیبل پر موجود کئی طرح کے ٹیلی فون سیٹوں میں سے بلیک کلر کے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے چونک کر فائل پر سے نظریں اٹھائیں اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سی اے چیف سپیکنگ۔"۔۔۔۔ جنرل مارٹن نے رسیور کو کان سے لگا کر لہجے کو باوقار بناتے ہوئے کہا۔

"پی اے ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں سر۔ صدر صاحب نے آپ کو فوری یاد فرمایا ہے۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایکریمیا کے پریذیڈنٹ سر چرچل کا پی اے لائن پر تھا۔ ہیڈ کوارٹر کے آپریٹر نے لائن ڈائریکٹ کر دی تھی۔

"آل رائٹ۔ میں ابھی پہنچ رہا ہوں۔"۔۔۔۔ جنرل مارٹن نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس نے فائل اٹھا کر سائیڈ پر پڑے ہوئے اپنے بریف کیس میں رکھی اور اسے لاک کرنے کے بعد اٹھ کھڑا ہوا۔ اگلے چند منٹوں میں وہ اپنی بلٹ پروف کار میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا۔ گاڑی ڈرائیور چلا رہا تھا۔ اس کے ساتھ صرف ایک کمانڈو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ خود وہ پچھلی سیٹ پر براجمان تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ گیا۔

ڈرائیور اسے مین انٹرنس کے سامنے اتار کر گاڑی پارکنگ ایریا میں لے گیا۔ جنرل مارٹن تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ کمانڈو اس کا اشارہ پا کر وہیں رک گیا تھا۔

جنرل مارٹن پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل میٹنگ روم میں داخل ہوا تو وہاں قومی سلامتی کے مشیر رابن اور وزیر دفاع الیگزینڈر پہلے سے موجود تھے۔

"ہیلو مارٹن۔ آج میٹنگ کس سلسلے میں بلائی گئی ہے۔"۔۔۔۔ دونوں نے اس کا استقبال کرتے ہوئے ملے جلے الفاظ میں ایک ہی سوال کیا۔ انداز بے تکلفانہ تھا۔ کیونکہ وہ اکثر میٹنگز میں اکٹھے ہوتے تھے اور ان کے درمیان ایک عرصہ سے حکومتی مشینری کا حصہ رہنے کی وجہ سے بھی ایک خاص تعلق پیدا ہو گیا تھا۔

"تو کیا آپ لوگ بھی میری طرح یونہی منہ اٹھا کر چلے آئے ہیں۔"۔۔۔۔ جنرل مارٹن نے مسکراتے ہوئے مصنوعی حیرت سے کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہاں۔ لیکن صدر مملکت نے جس طرح طلب کیا ہے اس سے تو کوئی ہنگامی صورتحال لگتی ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی ایسی اطلاع ہے۔" وزیر دفاع نے استفہامیہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔ میری اطلاع کے مطابق ایسا کچھ بھی نہیں۔ حالات بالکل نارمل ہیں۔ آپ کیا کہتے ہیں مسٹر رابن۔"۔۔۔۔ جنرل مارٹن نے بال قومی سلامتی کے مشیر کی کورٹ میں پھینکتے ہوئے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"ہاں۔ آپ کے پاس انفارمیشن کا بہت بڑا ٹیٹ ورک ہے مگر میرے پاس ایک خاص اطلاع موجود ہے اور میرے خیال میں یہ میٹنگ اسی سلسلے میں بلائی گئی ہے۔"_____ رابن نے بڑے پراسرار انداز میں کہا۔

"وہ کیا"_____ دونوں نے تجسس بھرے انداز میں بیک وقت کہا۔

"یہ خصوصی میٹنگ پاکیشیا کے بارے میں ہے۔"_____ رابن نے فخریہ انداز میں بتایا تو وہ دونوں بے اختیار چونک اٹھے۔

"آپ کو کیسے پتہ چلا۔ کیا صدر مملکت نے بتایا ہے۔"_____ جنرل مارٹن کے چہرے پر حیرت تھی۔

"نہیں۔ بس مجھے خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔"_____ رابن نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنا سورس نہ بتانا چاہتا ہو۔

"کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کوئی خبر ہے۔" جنرل مارٹن نے دوبارہ پوچھا۔ وہ شاید صدر مملکت کے آنے سے قبل ہی اس بارے میں جان لینا چاہتا تھا تاکہ میٹنگ میں بہتر پرفارم کر سکے۔

"نہیں۔ شاید کسی سائنسی ایجاد کا سلسلہ ہے۔"_____ رابن نے کہا تو جنرل مارٹن اور الیگزینڈر نے سر ہلا دیئے جیسے وہ اب میٹنگ کی وجہ سمجھ گئے ہوں۔ پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی، میٹنگ روم سے ملحقہ دروازہ کھلا اور ایک کمانڈو اندر داخل ہوا۔

اس نے کمرے کے ماحول پر ایک نظر ڈالنے کے بعد مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے دروازے سے باہر کی طرف ایک مخصوص اشارہ کیا اور ایک طرف ہو گیا۔ صدر مملکت اندر داخل ہوئے تو تینوں نے مؤدبانہ انداز میں اپنی سیٹوں سے اٹھ کر ان کا استقبال کیا۔ رسمی جملوں کے تبادلے کے بعد صدر اپنی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ ان تینوں نے بھی اپنی نشستیں سنبھال لیں۔ صدر مملکت نے اپنی کرسی کے ایک جانب موجود خفیہ بٹن دبایا تو دروازوں اور کھڑکیوں پر مخصوص شیلڈ چڑھ گئی۔ اب میٹنگ روم ہر طرح سے محفوظ ہو چکا تھا۔ جس کے بعد میٹنگ کا باقاعدہ آغاز کر دیا گیا۔ صدر نے ٹیبل پر رکھے اپنے چھوٹے سے بریف کیس میں سے ایک ڈائری اور ڈسک نکال کر اپنے سامنے رکھی تو سب ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"آپ حضرات کو اچھی طرح سے علم ہے کہ ایکریمیا دنیا میں اپنا تسلط قائم کرنا چاہتا ہے۔ اگرچہ ہم اس وقت سپر پاور ہیں مگر اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے ابھی ہمیں بہت سی مشکلات درپیش ہیں۔ جس کے لئے حکومت نے ایک منصوبہ تشکیل دیا ہے۔"_____ صدر مملکت نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا اور پھر جنرل مارٹن سے مخاطب ہوئے۔

"جنرل مارٹن۔ سنٹرل ایجنسی کے اس وقت کتنے ڈیسک کام کر رہے ہیں۔"_____ صدر نے سی اے کے چیف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

''سر۔ تقریباً بیس ڈیک ہیں۔''_____ جنرل مارٹن نے بتایا۔

''گڈ۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ دنیا بھر میں سی اے کے جاسوسوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا۔ پاکیشیا کے لئے سپیشل ڈیک الگ سے بنایا جائے گا۔''_____ صدر نے کہا تو جنرل مارٹن اور الیگزینڈر نے چونک کر رابن کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر اپنی اطلاع درست ثابت ہونے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔

''یس سر۔ اس کے لئے خصوصی انتظامات کر لئے جائیں گے۔ کیا حکومت ایکریمیا، پاکیشیا میں کوئی نیا مشن مکمل کرنا چاہتی ہے۔'' جنرل مارٹن نے جھجکتے ہوئے پوچھا تو صدر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''یہ بات آپ سے کس نے کہی ہے۔''_____ صدر نے پوچھا۔ ان کے چہرے پر حیرت تھی۔

''سر۔ ایک اڑتی اڑتی سی خبر ملی ہے۔''_____ جنرل مارٹن نے کہا تو صدر کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''گڈ۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ آنکھیں اور کان کھلے رکھنے کے عادی ہیں۔ ایک نجی محفل میں اس سلسلے میں بات ہوئی تھی۔ شاید یہ اطلاع وہاں سے آپ تک پہنچی ہو۔''_____ صدر مملکت نے کہا۔ خبر کا کریڈٹ جنرل مارٹن کو ملنے پر رابن کا بے اختیار منہ بن گیا مگر وہ مصلحتاً خاموش رہا۔

''ہمیں ایشیا کے وسائل پر قبضہ کرنا ہے۔ اس کے لئے ایکریمیا

پاکیشیا میں ایک اڈہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک خصوصی مشن بھی ہے۔''_____ صدر نے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ اوپن اڈہ ہو گا سر۔''_____ وزیر دفاع الیگزینڈر نے بھی گفتگو میں شریک ہوتے ہوئے سوال اٹھایا۔

''ہاں۔ ہم ایک اوپن اڈہ بھی قائم کرنا چاہتے ہیں۔''_____ صدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''سر گستاخی معاف۔ اس طرح کے اوپن اڈوں کی حفاظت کافی مشکل ٹاسک ہے۔''_____ قومی سلامتی کے مشیر نے قدرے ڈرتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ اس اڈے کی حفاظت کے انتظامات کر لیں گے مسٹر مارٹن۔''_____ صدر نے جنرل مارٹن کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''وائے ناٹ سر۔ میں اس کی سیکورٹی کے فول پروف انتظامات کروں گا۔''_____ جنرل مارٹن نے پراعتماد لہجے میں کہا۔ صدر چند سیکنڈ سوچتے رہے۔ انہوں نے کوئی فیصلہ کیا اور پھر اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

''ہوں۔ یہ ہمارا آئندہ برسوں کا ایک گرینڈ پراجیکٹ ہے۔ اس کے لئے آپ سی اے کے تحت کام کرنے والی خفیہ ایجنسی ''سیکرٹ آئی'' کو متحرک کریں اور پاکیشیا میں اپنا نیٹ ورک وسیع کریں تاکہ ہم دنیا میں اپنے ایجنڈے کی تکمیل زیادہ تیزی کے ساتھ کر سکیں۔'' صدر نے جنرل مارٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

''آل رائٹ سر۔ ہم پہلے سے ہی تمام شعبہ ہائے زندگی میں اپنے ایجنٹ بھرتی کر رہے ہیں۔اب ان کی تعداد میں مزید اضافہ کیا جائے گا۔''_____ جنرل مارٹن نے مؤدبانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اس مرتبہ آپ کو ایک خاص ٹاسک بھی مکمل کرنا ہے۔ یہ پاکیشیا کی ایک خفیہ لیبارٹری میں تیار کیا جانے والا ایک حساس ترین آلہ ہے جسے آپ نے حاصل کرنا ہے اور اس کا فارمولا بھی۔''_____ صدر نے مشن کے بارے میں بتاتے ہوئے قومی سلامتی کے مشیر کو اشارہ کیا تو وہ جلدی سے اپنی سیٹ سے اٹھ کر ان کے پاس آ گیا۔صدر نے اپنے سامنے رکھی ہوئی ڈسک اسے پکڑا دی جسے اس نے ٹیبل پر موجود جدید ترین ملٹی میڈیا پروجیکٹر میں انسٹر کر دیا۔ ایک سیکنڈ کے وقفے سے ٹیبل کے ایک جانب دیوار میں نصب بڑی سی ملٹی ٹچ ایل سی ڈی، سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر وقفے وقفے سے جھماکوں کے ساتھ منظر بدلنے لگے۔ یہ ایکریمین سیٹلائٹ سے فوکس کئے گئے مناظر تھے۔

''یہ پاکیشیا کے علاقے کانٹر میں قائم کی گئی ایک خفیہ لیبارٹری ہے۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ یہاں سائنسدان ایک ایسی حساس ترین ڈیوائس تیار کر چکے ہیں یا کر رہے ہیں جو ہمارے دفاع کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہو سکتی ہے کیونکہ اس کے ذریعے دماغ سے رابطہ قائم کر کے جدید سائنسی آلات کی مدد سے اسے جاسوسی کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ ڈیوائس صرف ایکریمیا کے پاس ہی ہونی چاہیے۔ اس کے لئے آپ کو کچھ بھی کرنا پڑے یہ ڈیوائس اور

اس کا فارمولا ہر صورت حاصل کیا جائے۔''_____ صدر نے فیصلہ کن لہجے میں حکم دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ حاصل کردہ معلومات کے بارے میں انہیں تفصیل سے بریفنگ دینے لگے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

فانی لینڈ کا جزیرہ نما شہر پرائز سیاحوں کے لئے اگرچہ زیادہ پرکشش مقام نہیں تھا لیکن بہت سے سر پھرے محض اس کی نمک کی کانیں دیکھنے کے لئے یہاں کا قصد کرتے تھے۔ یہاں پرائز کے آس پاس کے علاقے میں سمندر کا پانی بے حد کھارا تھا اور قریب ہی ایک چھوٹا سا پہاڑی سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ یہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں قریباً سارا سال ہی برف سے ڈھکی رہتی تھیں اور پرائز میں بھی سخت سردی پڑتی تھی۔ پرائز شہر کی آبادی محض دو ہزار کے لگ بھگ تھی اور یہاں بنائے گئے بیشتر بنگلے اور کوٹھیاں سال کا زیادہ عرصہ ویران ہی رہتی تھیں۔ کیونکہ یہاں زندگی کی زیادہ آسائشیں دستیاب نہیں تھیں اور ان بنگلوں کوٹھیوں کے مالکان، جو زیادہ تر دوسری ریاستوں کے شہری تھے عموماً چھٹیاں منانے یہاں آتے تھے۔ اس لئے ہر سال گرمیوں کے کچھ مہینے یہاں خوب رونق رہتی تھی اور خوب ہلا گلا ہوتا تھا۔ یہاں کا زمینی پانی

کھارا ہونے کے باعث لوگ منرل واٹر کا شاک ہمراہ لاتے تھے۔ پہاڑی علاقے میں جانے سے لوگ گریز کرتے تھے بلکہ سیاحوں کے لئے خصوصی بورڈ لگے ہوئے تھے جن میں انہیں اس طرف جانے سے منع کئے جانے کی ہدایت درج تھی کیونکہ کہا جاتا تھا کہ ان پہاڑیوں کی طرف جانے والا کوئی شخص کبھی زندہ واپس نہیں آیا بلکہ اس کی مسخ شدہ لاش سمندر سے تیرتی ہوئی ملتی تھی۔ مقامی افراد کو اڑتی اڑتی سی خبریں ملتی تھیں کہ یہاں کسی سینڈیکیٹ نے پہاڑیوں میں اپنا خفیہ ہیڈکوارٹر بنا رکھا ہے۔ ان پہاڑیوں پر کبھی کبھار ہیلی کاپٹر کی لینڈنگ ہوتی تھی اور قدرے ہموار سطح پر ایک انٹرنس دے بنایا گیا تھا جو مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ نظام کے ساتھ منسلک تھا جبکہ اس کے نیچے ایک خفیہ ایکریمین تنظیم کا ہیڈکوارٹر بنایا گیا تھا جو ایکریمیا کی سب سے خفیہ اور بڑی تنظیم سی اے کے انڈر کام کر رہی تھی اور اسی کا ایک ونگ تھا۔ اس کا نام سیکرٹ آئی تھا۔ سیکرٹ آئی کا چیف ایک ایکریمین حبشی کرنل ولیم تھا جو پہلے سی اے میں ایک فارن ڈیسک کا انچارج تھا۔ کرنل ولیم کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ کسی بھی ملک کا کوئی بھی سیکرٹ مختصر نوٹس پر حاصل کر لیتا ہے اور یہ کچھ غلط بھی نہیں تھا۔ ماضی میں اس نے کئی ملکوں کے انتہائی اہم راز چرا کر حساس اداروں میں کھلبلی مچا دی تھی۔ یہاں غیر ملکی سیاحوں اور مشتبہ افراد پر نظر رکھنے کے لئے پورے علاقے میں سکیورٹی کیمروں کا جال پھیلا ہوا تھا جبکہ ایسے آلات بھی نصب تھے جو میک اپ کو چیک کرتے تھے اور ان کا لنک مانیٹرنگ روم

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کے کمپیوٹرائزڈ نظام کے ساتھ تھا۔ کرنل ولیم اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا ایک انتہائی اہم فائل کا مطالعہ کر رہا تھا کہ ٹیبل پر رکھے سرخ رنگ کے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل ولیم نے چونک کر فائل کو ایک طرف رکھا اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''سیکرٹ آئی چیف سپیکنگ۔''_____ کرنل ولیم نے رسیور کو کان سے لگاتے ہوئے باوقار لہجے میں کہا۔

''جنرل مارٹن سپیکنگ۔''_____ دوسری طرف سے سی اے کے چیف کی آواز ابھری۔

''یس باس۔''_____ کرنل ولیم کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

''مشن ڈیفنس کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔''_____ جنرل مارٹن نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''میں نے مشن پر کام شروع کر دیا ہے چیف۔ جلد ہی آپ کو کامیابی کی اطلاع دوں گا۔''_____ کرنل ولیم نے جواب دیا۔

''کیا پیٹریاس پہنچ گیا ہے۔''_____ جنرل مارٹن نے پوچھا۔

''نہیں چیف۔ ابھی راستے میں ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ کروز سے فلائی کر گیا ہے۔''_____ کرنل ولیم کا لہجہ بدستور مؤدبانہ تھا۔

''اوکے۔ کیا پیٹریاس اکیلا ہی اس اہم مشن کے لئے جا رہا ہے۔ تم کہو تو میں سوزی کو بھی بھجوا دوں۔''_____ جنرل مارٹن نے پوچھا۔ سوزی سی اے کی سپیشل ایجنٹ تھی جو خصوصی ٹاسک پر سیکرٹ آئی کے

لئے بھی کام کرتی تھی۔

''نہیں چیف۔ پیٹریاس کی سوزی کے ساتھ نہیں بنتی۔ آپ کو پچھلے سال والا آپریشن کا مشن تو یاد ہی ہو گا۔ سوزی کی وجہ سے پیٹریاس بری طرح پھنس گیا تھا۔''_____ کرنل ولیم نے اسے یاد دلایا۔

''ہاں ہاں۔ تو یوں کہو نا چیلسی کو بھیج دوں ساتھ۔''_____ جنرل مارٹن کا لہجہ خوشگوار ہو گیا۔

''یس باس۔ ان دونوں کی جوڑی بہت خوب بن گئی ہے۔ انڈر سٹینڈنگ کی وجہ سے وہ مشن زیادہ بہتر طریقے سے مکمل کر لیتے ہیں۔''_____ کرنل ولیم نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا تو جنرل مارٹن نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ کرنل ولیم نے بھی رسیور رکھ دیا اور دوبارہ فائل اٹھا کر پڑھنے لگا۔ یہ فائل سی اے کی طرف سے اسے بھجوائی گئی تھی جس میں انہیں پاکیشیا میں ایک انتہائی اہم مشن سونپا گیا تھا۔ اس سے پہلے سی اے کے ہیڈ کوارٹر میں کرنل ولیم کو اس کے بارے میں مکمل بریفنگ بھی دی گئی تھی۔ کرنل ولیم تھوڑی دیر تک فائل کو پڑھتا رہا اور پھر اسے ختم کر کے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بند کیا اور میز کی دراز میں رکھ دیا۔ فائل میں درج معلومات کے مطابق سیکرٹ آئی کو پاکیشیا کے قبائلی علاقے کانٹر میں یہ مشن مکمل کرنا تھا۔ لیکن مطلوبہ ٹارگٹ تک کیسے پہنچنا تھا۔ اس کے لئے پلان تیار کرنے کی ضرورت تھی۔ اور اسی لئے کرنل ولیم نے پیٹریاس کو بلایا تھا۔ ظاہر ہے کہ چیلسی بھی اس کے ساتھ ہی آ رہی تھی۔ کرنل ولیم کچھ دیر تک اسی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بارے میں غور کرتا رہا پھر سامنے دیوار پر لگے کلاک کو دیکھ کر اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔ دوسری جانب گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔"_____ رابطہ قائم ہوتے ہی مانیٹرنگ روم کے انچارج ہیگل کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پیٹریاس اور چیلسی آ رہے ہیں۔ حفاظتی ریز ختم کر دو۔" کرنل ولیم نے اسے ہدایت کی اور اس کے اوکے کہنے پر رسیور رکھ دیا۔ اب پیٹریاس کا ہیلی کاپٹر ان پہاڑیوں میں لینڈ کر سکتا تھا۔ حفاظتی ریز کا سسٹم سیکرٹ آئی ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ یہ شعاعوں کا ایسا جال تھا جو فضا میں پانچ کلومیٹر کے دائرے میں پھیلا ہوا تھا اور کوئی جہاز یا ہیلی کاپٹر بغیر اجازت ہیڈ کوارٹر کے اوپر سے نہیں گزر سکتا تھا۔ کرنل ولیم کو ہدایت دیئے ابھی چند لمحے ہی گزرے تھے کہ اس کے انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس۔"_____ اس نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"باس۔ پیٹریاس کا ہیلی کاپٹر ہیڈ کوارٹر ایریئے میں داخل ہو چکا ہے۔"_____ ہیگل نے اسے اطلاع دی تو اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اپنے آفس کا دروازہ کھول کر میٹنگ روم کی جانب چل پڑا تاکہ مشن کے بارے میں پیٹریاس اور چیلسی کو بریف کر سکے۔

تنویر نے کار کی رفتار آہستہ کی اور اسے قدرے ویران سی سڑک کی جانب موڑ دیا۔ وہ مسلسل چار گھنٹے کے سفر کے بعد صوبائی دارالحکومت حیدر پہنچا تھا۔ حیدر میں زیادہ تر قبائلی رہتے ہیں۔ چونکہ صوبہ حیدر اور پڑوسی ملک بہادرستان کے لوگوں کی زبان اور رہن سہن ایک جیسا ہے۔ اس لئے پڑوسی ملک سے آنے والے بعض سمگلروں اور جرائم پیشہ افراد نے یہاں محفوظ ٹھکانے بنا رکھے تھے۔ ایکسٹو کو اطلاعات ملی تھیں کہ وہاں کے قبائلیوں کے بھیس میں کچھ مشکوک افراد حیدر میں موجود ہیں۔ اس بارے میں حقائق جاننے کے لئے اس مرتبہ خلاف توقع تنویر کو بھیجا گیا تھا تاکہ اس کی معلومات کی بنیاد پر کوئی لائحہ عمل تجویز کیا جا سکے۔ تنویر نگرانی کے کام سے جان چھڑاتا تھا لیکن اب خلاف معمول وہ اس پر فوراً ہی تیار ہو گیا تھا۔ تنویر ذہنی طور پر تیار نہ بھی ہوتا تب بھی ایکسٹو اگر اسے حکم دیتا تو اسے وہ کام کرنا تو ہر صورت میں

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

تھا لیکن وہ خوش تھا کہ حیدر میں کچھ پرانے دوستوں سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔ تنویر جن دنوں ایم آئی میں تھا تو کچھ عرصہ حیدر میں بھی تعینات رہا تھا اور شاید ایکسٹو نے یہی سوچ کر اسے وہاں بھیجا تھا۔ وہ چیف کے حسن انتخاب کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکا۔

حیدر پہنچ کر تنویر نے سب سے پہلے صوبائی دارالحکومت جس کا نام بھی حیدر ہی تھا، اپنے ایک سورس خرم خان کے ریسٹورنٹ کا رخ کیا۔ وہ یہاں کچھ دیر اس سے گپ شپ کرتا رہا اور چند معمول کی معلومات بھی حاصل کیں۔ اسی دوران ایک ویٹر نے خرم خان کو بتایا کہ ہال میں ایک مشکوک جوڑا موجود ہے جن کی گفتگو میں حکومت کی مقامی خفیہ لیبارٹری اور ایک سائنسدان کا ذکر آیا ہے۔ ویٹر نے یہ الفاظ محض اتفاق سے سن لئے جن کا انہیں علم نہ ہو سکا تھا۔ تنویر نے اس بات کا پتہ چلنے پر ایک نظر اس جوڑے کو دیکھا اور پھر کچھ سوچ کر خرم خان کو ان کے بارے میں چند ہدایات دینے کے بعد وہ آگے روانہ ہو گیا تاکہ کوئی اہم بات سامنے آئے تو اسے اطلاع مل سکے۔ حیدر شہر کے اس کم آباد علاقے میں وہ جس سڑک پر مڑا تھا۔ اس پر ملٹری انٹیلی جنس کا پروونشل ہیڈکوارٹر واقع تھا۔ یہاں اس کا ایک پرانا ساتھی اور دوست اب بھی فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ اس کا نام میجر خیام تھا۔ دونوں میں وقتاً فوقتاً ٹیلی فون پر رابطہ رہتا تھا۔ میجر خیام کو علم تھا کہ تنویر کا تعلق ملک کی سیکرٹ سروس سے ہے۔ اس لئے وہ ہمیشہ اس بات پر فخر کرتا تھا کہ اس کا ایک دوست دنیا کی بہترین انٹیلی جنس ایجنسی میں کام کر رہا

ہے۔ تنویر جس سڑک پر سفر کر رہا تھا یہ اتنی بھی ویران نہیں تھی۔ سڑک کے ساتھ ساتھ کھیت پھیلے ہوئے تھے اور کہیں کہیں رہائشی عمارتیں نظر آ رہی تھیں۔ یہ شہر کا آخری کنارہ تھا۔ تقریباً پانچ منٹ کی ڈرائیو کے بعد تنویر نے کار کی رفتار آہستہ کی اور ایک تین منزلہ عمارت سے ذرا پہلے ہی سڑک سے نیچے اتار کر جھاڑیوں کے پیچھے پارک کر دی۔ قریبی عمارت ایم آئی کا صوبائی ہیڈکوارٹر تھا۔ عمارت وسیع و عریض تھی اور گراؤنڈ فلور پر اس کی بلند دیواروں کے اوپر دو بنکر بنائے گئے تھے جن میں گارڈز موجود تھے دیواروں کے اوپر خار دار تاریں بھی نظر آ رہی تھیں۔ تنویر کار سے باہر نکلا اور مین گیٹ کی جانب چل پڑا تاکہ میجر خیام کو اپنی آمد کی اطلاع دے سکے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ ہیڈکوارٹر میں اس کے آفس میں بیٹھا تھا۔ ہیڈکوارٹر میں داخلے سے قبل اس کی مخصوص آلات کی مدد سے تلاشی بھی لی گئی جس کے بعد ایک اہلکار میجر خیام کے آفس تک اس کے ساتھ آیا تھا۔ آفس ایک بڑے سے کمرے پر مشتمل تھا جس میں ایک مستطیل میز کے پیچھے میجر خیام ریوالونگ چیئر پر بیٹھا تھا۔ میز پر تین ٹیلی فون سیٹ اور کچھ فائلیں اور سٹیشنری کا سامان نظر آ رہا تھا۔ ایک جانب دو کمپیوٹر پڑے تھے جبکہ میز کے دوسری جانب دو کرسیاں رکھی گئی تھیں۔

"تمہاری اچانک آمد میرے لئے سرپرائز ہے۔ مجھے اطلاع کر دیتے تو تمہارا ائیر پورٹ پر استقبال کرتا۔" ـــــ میجر خیام نے تنویر کو ویلکم کرتے ہوئے مسکرا کر کہا تو اس کی ہنسی نکل گئی۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM WWW.URDUFANZ.COM

"تم سے کس نے کہا ہے کہ میں ہائی ایئر آیا ہوں۔"_____ تنویر نے اس کی بات سے محظوظ ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا تم ہائی روڈ آئے ہو۔ گاڑی کہاں ہے تمہاری۔ پارکنگ میں ہوتی تو مجھے اطلاع مل جاتی۔"_____ میجر خیام نے چونکتے ہوئے قدرے حیران ہو کر پوچھا۔ اس سے پہلے کہ تنویر کوئی جواب دیتا، دروازے پر دستک ہوئی اور پھر ایک اہلکار ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا، جس میں کافی کے دو کپ اور بسکٹ موجود تھے۔ ٹرے اس نے ٹیبل پر رکھ دی اور واپس چلا گیا۔

"چھوڑو یار۔ کس تکلف میں پڑ گئے ہو۔ میں ٹیکسی پر آیا ہوں۔" تنویر نے اس کی بات کا گول مول سا جواب دیا اور پلیٹ میں سے ایک بسکٹ اٹھا کر کھانے لگا۔ جبکہ میجر خیام ٹرے سے کپ اٹھا کر کافی پینے لگا۔

"ہوں۔ بتانا نہیں چاہتے۔ حیدر میں یقیناً کوئی مشن ہوگا۔ اب سیر سپاٹے کے لئے تو تم نکلنے سے رہے۔ سیکرٹ سروس والوں کو اتنی فرصت کہاں ملتی ہوگی۔"_____ میجر خیام نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔ تنویر بھی اپنا کپ اٹھا کر کافی سپ کرنے لگا۔

"مشن تو نہیں۔ بس ایک چھوٹا سا کام ہے۔ کچھ انفارمیشن چاہئے تھیں۔ لیکن تم اسے سیر سپاٹا ہی کہہ لو۔"_____ تنویر نے مسکرا کر کہا۔

"کام کیا ہے۔"_____ میجر خیام نے پیکٹ سے سگریٹ نکال کر اسے سلگاتے ہوئے پوچھا۔ تنویر کا منہ بن گیا۔ اس نے کافی کا آخری

گھونٹ بھرا اور کپ میز پر رکھ دیا۔ میجر خیام اپنی کافی پہلے ہی ختم کر چکا تھا۔

"ارے۔ کیا ہوا۔ تم کچھ بتا رہے تھے۔"_____ تنویر کے منہ بسورنے پر میجر خیام بے ساختہ ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ تنویر نے اس کی سگریٹ نوشی کی عادت کو ناپسند کیا ہے۔

"تم نے چھوڑا نہیں اسے اب تک۔"_____ تنویر نے میجر خیام کے ہاتھ میں دبی سگریٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ارے یار۔ یہ بھی کوئی چھوڑنے کی چیز ہے بھلا۔ اب تو عادت سی ہوگئی ہے۔ تمہیں کس قسم کی انفارمیشن درکار ہیں۔"_____ میجر خیام نے سگریٹ کا کش لگاتے ہوئے پوچھا۔

"بہادرستان سے کچھ مشکوک لوگ حیدر آرہے ہیں۔ ان کے بارے میں۔"_____ تنویر نے کہا تو میجر خیام بے اختیار چونک اٹھا۔

"مشکوک افراد۔ کس حوالے سے۔ ذرا کھل کر بتاؤ۔ اس بارے میں کیسے پتہ چلا۔"_____ اس نے وضاحت طلب نظروں سے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔

"سیکرٹ سروس کو اطلاع ملی ہے کہ کچھ لوگ قبائلیوں کے بھیس میں بہادرستان سے پاکیشیا میں داخل ہو رہے ہیں، لیکن ان کی قومیت کوئی اور ہے۔"_____ تنویر نے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا تو میجر خیام بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ یہ تو بے حد سیریس اور خوفناک معاملہ ہے۔ اس کا مطلب

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہے کہ کوئی دشمن ایجنسی اپنے لوگ یہاں بھیج رہی ہے لیکن یہ کون ہو سکتے ہیں۔ ایکریمین یا کافرستانی۔"_____اس نے سوچنے کے انداز میں کہا اور جملہ تنویر کی طرف اچھال دیا۔

"اسی بات کا تو پتہ چلانا ہے۔ ویسے میرے خیال میں یہ ایکریمین ہی ہو سکتے ہیں۔ کافرستانیوں کو بھیس بدلنے کی کیا ضرورت ہے۔" تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو میجر خیام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا سیکرٹ سروس کے پروٹیژنل ہیڈکوارٹر نے اطلاع دی ہے۔" میجر خیام نے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن ان کے پاس سورس کی اتنی ہی خبر ہے۔ اور وہ اپنے طور پر کام کر رہے ہیں۔ میں یہ جاننے کے لئے آیا ہوں کہ ایم آئی کے پاس اس بارے میں کیا اطلاعات ہیں۔"_____تنویر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو میجر خیام بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ سیکرٹ سروس ہماری ایجنسی کی کارکردگی دیکھنا چاہتی ہے کہ ہمیں بھی کچھ خبر ہے یا نہیں۔ بہت خوب۔"_____میجر خیام نے سگریٹ کا آخری کش لیتے ہوئے کہا اور اسے مسل کر ایش ٹرے میں پھینک دیا۔ تنویر بھی بے ساختہ ہنس پڑا۔

"ارے ارے۔ ایسا کچھ نہیں ہے بھئی۔ یہ تو روٹین کے باہمی رابطے اور تعاون کی بات ہے۔ اگر اس بارے میں کوئی سنگین معاملہ سامنے آتا تو جوائنٹ ایڈونچر بھی ہو سکتا ہے۔"_____تنویر نے بات کو

آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ میرے خیال میں یہ تجویز بری نہیں۔ میں اس بارے میں پتہ کرتا ہوں۔ کیونکہ ایسی کوئی انفارمیشن کم از کم میرے علم میں تو نہیں ہے۔"_____میجر خیام نے چند سیکنڈ سوچنے کے بعد سر ہلاتے ہوئے کہا اور انٹر کام کا رسیور اٹھا کر دو بٹن پریس کر دیئے۔ تنویر سمجھ گیا کہ وہ ہیڈکوارٹر میں ہی کسی سے بات کر رہا ہے۔

"میرے آفس میں آ جاؤ۔"_____میجر خیام نے رابطہ قائم ہوتے ہی تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیپٹن شان کو بلایا ہے۔ ایجنسی میں نیا پوسٹ ہوا ہے۔ بہادرستان ڈیسک کو یہی ڈیل کر رہا ہے۔"_____میجر خیام نے کہا تو تنویر نے سر ہلا دیا۔

"اسے یہی بتانا کہ میں ایم آئی سے ہوں۔"_____تنویر نے فوراً کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے بات کرتے ہوئے کوئی ضروری نقطہ بتانا بھول گیا تھا۔

"ڈونٹ وری۔ میں سمجھتا ہوں۔"_____میجر خیام نے اسے اطمینان دلایا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی اور اگلے لمحے ہی کیپٹن شان دروازہ کھول کر اندر آ گیا۔ اس نے میجر خیام کو سلیوٹ کیا اور ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ تنویر کیپٹن شان کو دیکھ کر چونک اٹھا تھا۔ اس کے ماتھے پر کئی شکنیں ابھر آئی تھیں۔ میجر خیام نے سر کے اشارے سے اسے بیٹھنے کو کہا تو وہ تنویر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

''ان سے ملو۔ یہ میجر تنویر ہیں۔ ایم آئی سے ہی ہیں۔''_____ میجر خیام نے اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا تو تنویر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''آپ سے مل کر خوشی ہوئی سر۔''_____ کیپٹن شان نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر رسمی جملہ ادا کیا اور میجر خیام کی طرف متوجہ ہو گیا۔

''بارڈر کراسنگ کے حوالے سے ہمارے پاس اس وقت نئی انفارمیشن کیا ہیں۔''_____ میجر خیام نے اچانک سوال کیا تو کیپٹن شان بے اختیار چونک اٹھا۔

''کس حوالے سے سر۔ لوگ آر پار تو آتے جاتے رہتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر لوگ وہ ہیں جن کی یا تو رشتہ داریاں بہادرستان یا پاکیشیا میں ہیں اور کچھ ان میں سمگلر ہوتے ہیں۔''_____ میجر شان نے بڑے محتاط اور نپے تلے انداز میں جواب دیا۔

''مین ہیڈکوارٹر کو اطلاع ملی ہے کہ ان میں کچھ ایسے لوگ بھی پاکیشیا آ رہے ہیں جو بہادرستان کے رہائشی نہیں بلکہ انہوں نے ان کا روپ دھار رکھا ہے اور یہ لوگ جو میک اپ میں ہوتے ہیں دراصل ایکریمین ہیں۔''_____ میجر خیام نے تنویر کی بتائی ہوئی معلومات پر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ نو سر۔ ایسا کچھ نہیں ہو رہا۔ ہیڈکوارٹر کو یقیناً ڈس انفارمیشن ملی ہے۔ ورنہ اگر ایسا ہو رہا ہوتا تو ہم تک اطلاع ضرور پہنچ جاتی۔'' کیپٹن

شان نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ مین ہیڈکوارٹر کی اطلاع کا مذاق اڑا رہا ہو۔ اس بات کو میجر خیام اور تنویر نے بھی محسوس کیا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ہیڈکوارٹر جھوٹ بول رہا ہے۔''_____ تنویر نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کیپٹن شان کی طرف دیکھ کر سنجیدہ لہجے میں کہا تو وہ کچھ کنفیوژ سا ہو گیا اور اس کے چہرے پر پریشانی جھلکنے لگی۔

''مم۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔''_____ کیپٹن شان جواب دیتے ہوئے گڑبڑا سا گیا۔

''مس روز کو کب سے جانتے ہو۔''_____ تنویر نے کیپٹن شان کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے پوچھا تو اس کا رنگ فق ہو گیا۔ میجر خیام بھی تنویر کی بات پر چونک کر کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا تنویر نے آنکھ کے اشارے سے اسے کچھ بولنے سے منع کر دیا۔

''مم۔ مس روز۔ آپ کس کی بات کر رہے ہیں۔''_____ کیپٹن شان نے ماتھے سے پسینہ پونچھتے ہوئے کہا۔

''وہی مس روز جس کے ساتھ تم تھوڑی دیر پہلے ریسٹورنٹ میں چائے پی رہے تھے۔''_____ تنویر نے سخت لہجے میں کہا تو کیپٹن شان نے ایک طویل سانس لیا جیسے وہ کسی خوفناک انکشاف سے بال بال بچا ہو۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"اوہ اچھا۔ اس مس روز کی بات کر رہے ہیں۔ اس سے تو بس یونہی ملاقات ہو گئی تھی۔ بڑی دلچسپ خاتون ہے۔ اس لئے کچھ دیر گپ شپ ہو گئی بس۔" ـــــ کیپٹن شان نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا۔

"سی اے کے لئے کب سے کام کر رہے ہو۔" ـــــ تنویر نے اسے گھورتے ہوئے سرد لہجے میں پوچھا تو اس مرتبہ کیپٹن شان کے ساتھ ساتھ میجر خیام بھی اچھل پڑا۔

"کک۔ کیا مطلب۔ مم۔ میرا کیا تعلق بھلا سی اے کے ساتھ۔" کیپٹن شان نے بے حد گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور یکدم اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھ جاؤ کیپٹن۔ بیٹھ کر جواب دو۔ تنویر کیا واقعی ایسی بات ہے۔" میجر خیام نے پہلے کیپٹن کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے کہا اور پھر تنویر سے پوچھنے لگا۔ کیپٹن شان دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اس کا انداز ایسا تھا جیسے مجبوراً بیٹھا ہو۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں یہاں لطیفے سنانے کے لئے آیا ہوں۔" ـــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن۔ تم خود کو زیر حراست سمجھو۔ یہ بے حد سیریس معاملہ ہے۔ اس کی انکوائری ہوگی۔" ـــــ میجر خیام نے کیپٹن شان کو گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا تو وہ دوبارہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سر۔ یہ صاحب بغیر کسی ثبوت کے مجھ پر

الزام لگا رہے ہیں۔" ـــــ کیپٹن شان نے احتجاج کرتے ہوئے کہا اس کی آواز پہلے سے بلند تھی۔

"ابھی اہم بات تو میں نے بتائی ہی نہیں میجر۔" ـــــ تنویر نے کیپٹن کی بدحواسی اور احتجاج کو انجوائے کرتے ہوئے کہا۔

"اہم بات۔ وہ کیا۔" ـــــ میجر خیام اور کیپٹن شان نے تقریباً ایک جیسے الفاظ میں ہی چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارا یہ کیپٹن کل مقامی خفیہ لیبارٹری کے ایک اہم سائنسدان کو اغوا کرنا چاہتا ہے۔ جانتے ہو کسے۔" ـــــ تنویر نے سسپنس پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ نو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کسے اغوا کرنا چاہتا ہے۔" میجر خیام حیرت بھرے لہجے میں بے ربط جملہ ادا کرتے ہوئے کرسی سے لاشعوری طور پر اٹھ کھڑا ہوا جبکہ کیپٹن شان آنکھوں سے تنویر کو گھورنے لگا۔

"تمہارے انکل۔ ڈاکٹر فیض ملک کو۔" ـــــ تنویر نے انکشاف کرتے ہوئے بتایا تو میجر خیام کو لگا جیسے کمرے میں بم پھٹ گیا ہو۔ ایک لمحے کے لئے تو وہ سن سا ہو کر رہ گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی ردعمل ظاہر کرتا اچانک کیپٹن شان تیزی کے ساتھ چار قدم پیچھے ہٹتے ہوئے پکارا۔

"خبردار۔ کوئی اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرے گا۔" ـــــ اس نے اپنا ریوالور تنویر اور میجر خیام پر تانتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اس مرتبہ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بے حد سخت تھا اور ریوالور کا رخ کبھی میجر خیام اور کبھی تنویر کی طرف کر رہا تھا۔

"ابے تیری تو۔"_____ میجر خیام نے ریوالور کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جمپ لگا کر کیپٹن کو چھاپنے کی کوشش کی جبکہ تنویر نے، جو قدرے لاپروا سا بیٹھا تھا، میز پر پڑا ہوا ایش ٹرے اٹھا کر کیپٹن کے ریوالور والے ہاتھ پر دے مارا لیکن جب تک ایش ٹرے ریوالور تک پہنچتا۔ وہ ٹریگر دبا چکا تھا۔ اگلے ہی لمحے کمرہ گولی چلنے اور انسانی چیخ سے گونج اٹھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی کی آواز سن کر بلیک زیرو نے چونک کر فائل سے نظریں اٹھائیں اور پھر ہاتھ بڑھا کر ٹیبل پر رکھے سبز رنگ کے ٹیلی فون سیٹ کا رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو سپیکنگ۔"_____ اس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ کیا عمران یہاں ہے۔"_____ دوسری طرف سر سلطان تھے۔ بلیک زیرو ان کا لہجہ سن کر چونک اٹھا کیونکہ ان کا تیز تیز بولنا کسی پریشانی کی چغلی کھا رہا تھا۔ وہ اس انداز میں گفتگو اس وقت ہی کرتے تھے جب کوئی تشویشناک بات ان کے علم میں آتی تھی۔

"طاہر بول رہا ہوں سر۔ عمران صاحب چند روز سے غائب ہیں اور میرا بھی ان سے رابطہ نہیں ہو سکا۔"_____ بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔ عمران کئی روز ہوئے دانش منزل آیا تھا اور نہ ہی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

اس نے رابطہ کیا تھا۔ بلیک زیرو نے ایک ضروری کام کے سلسلہ میں اس سے رابطے کی کوشش کی تھی لیکن حیرت انگیز طور پر نہ تو عمران کے موبائل پر رابطہ ہو سکا تھا اور نہ ہی ایمرجنسی کے لئے ریسٹ واچ وائر لیس پر۔ اسے قدرے تشویش تو ضرور ہوئی تاہم وہ مطمئن تھا کہ عمران اپنی حفاظت کرنا جانتا ہے اور وہ جہاں بھی ہوگا خیریت سے ہی ہوگا۔

"بہت خوفناک معاملہ سامنے آیا ہے طاہر بیٹے۔ تم عمران کو تلاش کر کے اسے کہو کہ فوراً مجھ سے رابطہ کرے۔"_____ سر سلطان نے پریشان کن لہجے میں کہا تو بلیک زیرو، جو کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا، سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"سر۔ خیریت تو ہے نا۔ کوئی پریشانی والی بات ہے تو بتائیں۔ ویسے میں عمران صاحب کو تلاش کر کے آپ کا پیغام پہنچاتا ہوں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"طاہر۔ ایک خوفناک سازش پکڑی گئی ہے۔ صوبہ حیدر کے صوبائی وزیر داخلہ کے میک اپ میں دشمن ملک کا ایک ایجنٹ پکڑا گیا ہے۔ شبہ ہے کہ اصلی وزیر داخلہ کو اس نے اغوا کر رکھا ہے یا ہلاک کر دیا ہے۔ چونکہ اسے ملٹری انٹیلی جنس نے پکڑا ہے اس لئے فی الحال کیس ان کے پاس ہے اور وہی ایجنٹ سے تفتیش کر رہے ہیں۔ معاملے کو فی الحال راز میں ہی رکھا گیا ہے اور میڈیا کو خبر نہیں ہونے دی گئی۔"_____ سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کے ہونٹ بے اختیار سیٹی بجانے کے انداز میں گول گئے اور ماتھے پر کئی شکنیں ابھر آئیں۔

ابھی ایم آئی آفیسر کے روپ میں ایک ایجنٹ پکڑا گیا تھا کہ یہ نئی بات سامنے آ گئی۔ بلیک زیرو نے سوچا صورتحال اس سے زیادہ گھمبیر ہے جتنی کہ وہ سمجھ رہا تھا۔ کیونکہ صوبائی وزیر داخلہ بھی بہرحال ایک حساس پوسٹ تھی۔

"ہیلو۔ کیا تم لائن پر ہو طاہر۔"_____ سر سلطان کی آواز سن کر بلیک زیرو، جو کسی خیال میں گم تھا، چونک کر دوبارہ فون کی طرف متوجہ ہوا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اس معاملے کو چیک کرتا ہوں۔ اور فوری طور پر جولیا اور صفدر کو چھان بین کے لئے بھیج رہا ہوں۔ جو بھی سازش ہوگی سامنے آ جائے گی۔"_____ بلیک زیرو نے سر سلطان کو مطمئن کرتے ہوئے کہا۔ وہ ایم آئی کے صوبائی ہیڈ کوارٹر میں پیش آنے والے واقعہ کو فی الحال گول کر گیا تھا کیونکہ اس پر ابھی اندر کھاتے تحقیقات ہو رہی تھی۔

"اوکے۔ اور ہاں عمران سے رابطہ ہو تو اسے فوراً میرے پاس بھیجو۔"_____ سر سلطان نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔ بلیک زیرو نے بھی رسیور کریڈل پر رکھا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا دی۔ وہ کچھ دیر تک اسی کیفیت میں بیٹھا سوچتا رہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اگلے ہی لمحے وہ جولیا کو صوبائی وزیر داخلہ کے بھیس میں پکڑے جانے والے کافرستانی ایجنٹ کے بارے میں بریف کرنے کے بعد کچھ اہم ہدایات دینے لگا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

پیٹریاس ایکریمیا کی خفیہ ایجنسی ''سی اے'' کا بہترین ایجنٹ تھا جسے حال ہی میں ڈیپوٹیشن پر سیکرٹ آئی میں بھیجا گیا تھا۔ وہاں اس نے کچھ ہی عرصہ میں کئی پیچیدہ اور مشکل کیسز کو اپنی بے پناہ ذہانت اور مہارت کے بل بوتے پر مکمل کیا تھا، جس کی گونج ایکریمین صدر تک بھی پہنچی تھی اور اب وہ سیکرٹ آئی کی آنکھ کا تارا بن چکا تھا۔ وہ ایک بے حد مضبوط جسم کا مالک تھا۔ ایجنسی میں آنے سے قبل اس نے انٹیلی جنس اور سپیشل فائٹ کے مختلف کورسز مکمل کئے تھے جن میں وہ ہمیشہ پہلے نمبر پر رہا تھا۔ سیکرٹ آئی ہیڈکوارٹر میں کرنل ولیم کے ساتھ میٹنگ اور بریفنگ لینے کے بعد وہ اور چیلسی اگلے روز ہی پاکیشیا پہنچ گئے۔ چیلسی بھی اس کی طرح پہلے ایک ایکریمین ایجنسی میں تھی جہاں سے اسے سی اے میں پرموٹ کر دیا گیا اور وہیں اس کی پیٹریاس کے ساتھ دوستی ہو گئی۔ دونوں نے پاکیشیا کے دارالحکومت پہنچتے ہی ایک فائیو سٹار

ہوٹل میں اپنا سویٹ بک کروایا تھا۔ پیٹریاس نے ہوٹل کا فون استعمال کرنے سے گریز کیا تھا اور اپنے سیٹلائٹ فون پر مختلف رابطے کرنے لگا۔ چیلسی کو اس نے کچھ ضروری ہدایات دے کر بھیجا تھا تاکہ مشن پر باقاعدہ کام شروع کرنے سے پہلے کچھ معاملات کو نمٹا لے۔ چند ضروری کالز کرنے کے بعد اس نے انٹر کام پر ہوٹل سروس کو کافی کا آرڈر کیا اور کرسی سے اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔ پھر اچانک مخصوص بیل کی آواز سن کر اس نے دروازہ کھولا۔ باہر ایک شوفر ٹرالی پر کافی کے برتن سجائے کھڑا تھا۔ اس نے کافی کمرے میں منگوائی اور کرسی پر بیٹھ کر اسے پیتے ہوئے مشن کے بارے میں غور کرنے لگا۔ اچانک اس کے موبائل پر مخصوص ٹون کی آواز ابھری۔ اس نے جلدی سے کپ ٹرالی پر رکھ کر موبائل کو جیب سے نکالا تو اس پر ایک مقامی نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔

''یس۔ فائٹر سپیکنگ۔''۔۔۔۔۔ اس نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے آواز بدل کر کہا۔

''وحید بول رہا ہوں سر۔''۔۔۔۔۔ دوسری جانب سے ایک پریشان سی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک اٹھا۔ یہ وزارت داخلہ میں ان کے ایک سورس کا نام تھا، جس کے بارے میں اسے بریف کیا گیا تھا۔

''یس۔ کیوں کال کی ہے۔''۔۔۔۔۔ پیٹریاس نے بدستور اسی لہجے میں پوچھا۔

''سر۔ ہیبت خان کو پکڑ لیا گیا ہے۔''۔۔۔۔۔ وحید نے خوفزدہ سے لہجے میں اسے اطلاع دی تو وہ بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"اوہ۔ یہ کیسے ہوا۔ اب کہاں ہے وہ۔"_____پیٹریاس نے چونکتے ہوئے تیز تیز لہجے میں پوچھا۔

"سر۔ اسے ملٹری انٹیلی جنس نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ اب تو صوبائی وزیر داخلہ وقاص خان کے قتل کا راز بھی فاش ہو جائے گا۔" وحید نے متوحش لہجے میں کہا۔

"ہیبت خان تمہارے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ اس لئے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ویسے بھی اس قتل سے تمہارا تو کوئی تعلق نہیں ہے۔"_____پیٹریاس نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میں تو بڑا پریشان ہو گیا تھا۔ اب خطرے والی تو کوئی بات نہیں ہے۔"_____وحید بدستور خوفزدہ تھا۔

"ہاں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ تم بالکل نارمل رہو اور اپنے کان اور آنکھیں کھلی رکھو۔ اس بارے میں کوئی بھی نئی بات معلوم ہو تو فوراً اطلاع دو۔"_____پیٹریاس نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میرا انعام تو مجھے مل جائے گا نا۔"_____وحید نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"آل رائٹ۔ میں تمہارا انعام آج ہی تمہارے بینک اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دیتا ہوں۔"_____پیٹریاس نے اسے اطمینان دلایا۔ وہ رقم خرچ کرنے میں کنجوسی سے کام نہیں لیتا تھا اور اس بات کا ہمیشہ اسے فائدہ ہی پہنچتا تھا۔

"تھینک یو سر۔"_____وحید نے خوش ہو کر کہا تو پیٹریاس نے

رابطہ ختم کر دیا اور ٹرالی میں رکھا کپ اٹھا کر کافی پینے لگا۔ کافی بہت لذیذ تھی۔ اس نے دو گھونٹ بھرے اور کپ کو واپس ٹرالی پر رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے اپنے بیڈ کے ساتھ ہی رائٹنگ ٹیبل پر رکھے ٹیلی فون سیٹ کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے لگا۔ نقلی وزیر داخلہ کی گرفتاری کی اطلاع پر وہ کچھ فکرمند ہو گیا تھا اور اس کی چھٹی حس نے خطرے کا الارم بجا دیا تھا۔ ہیبت خان ان کا خاص ایجنٹ تھا جو سی اے کے ساتھ ساتھ سیکرٹ آئی کے لئے بھی کام کر رہا تھا۔ تاہم وہ بے حد تربیت یافتہ تھا اور اسے قوی یقین تھا کہ وہ زبان نہیں کھولے گا کیونکہ ایسی صورت میں عبرت ناک موت اس کا مقدر بن جاتی۔ وہ مشن کا راز لیک آؤٹ کرنے والوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا کرتے تھے۔ ایم آئی کا نام سامنے آنے پر اس نے ملٹری انٹیلی جنس میں اپنے سورس سے رابطے کا فیصلہ کیا تھا تاکہ ہیبت خان کی رہائی یا قتل میں سے کسی ایک آپشن پر عمل درآمد کیا جا سکے۔ رابطہ قائم نہ ہونے پر اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کئے۔

"ہیلو۔ ریکارڈ سیکشن۔"_____دوسری طرف سے رسیور اٹھاتے ہی ایک بلغم زدہ بھاری سی آواز سنائی دی۔ یہ ایم آئی ہیڈکوارٹر کا ریکارڈ سیکشن تھا۔

"الماس بول رہا ہوں۔ شیراز کرنل سے بات کروائیں۔" پیٹریاس نے مقامی لہجے میں کہا۔ اسے مختلف زبانوں اور لہجوں میں بات کرنے کی پریکٹس تھی۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

''ہولڈ کریں۔ کرنل صاحب آپ کی کال ہے۔''_____ کال اٹینڈ کرنے والے نے ہنستے ہوئے کہا اور شیراز کو پکارا۔ شیراز ایم آئی میں صوبیدار میجر تھا مگر اس کے رعب و دبدبے کی وجہ سے اس کے کولیگ اسے کرنل کہہ کر چھیڑتے تھے۔ پیٹریاس کی فون پر پہلے بھی اس سے بات ہو چکی تھی۔

''ہیلو۔ کون بات کر رہا ہے۔''_____ شیراز نے رسیور اٹھا کر محتاط لہجے میں کہا۔

''الماس بول رہا ہوں۔ آپ کی گاڑی ٹھیک ہو گئی ہے سر۔ وہ لے جائیں۔''_____ پیٹریاس نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ میں آج شام کو گاڑی لے جاؤں گا۔''_____ شیراز نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ یہ کوڈ ورڈ پیغام تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ آج ورکشاپ کے قریب ہی مقررہ جگہ پر رابطہ قائم کرے گا۔ پیٹریاس شام سے پہلے ہی مقررہ مقام پر پہنچ گیا۔ اس نے ماسک میک اپ کر رکھا تھا۔ یہاں آنے سے قبل اس نے علاقے کی ریکی بھی مکمل کر لی تھی تاکہ بوقت ضرورت کام آ سکے۔ شیراز طے شدہ وقت سے پہلے ہی پہنچ چکا تھا۔ دونوں بڑی گرمجوشی کے ساتھ ایک دوسرے سے ملے۔ شیراز عرصہ دراز سے سی اے کے لئے کام کر رہا تھا اور ریکارڈ سیکشن میں ہونے کی وجہ سے اسے بظاہر غیر اہم عہدے کے باعث بڑی اہم معلومات تک رسائی ہو جاتی تھی جو وہ سی اے کو ٹرانسفر کر دیتا تھا۔

''ہیبت خان کو کہاں رکھا گیا ہے۔''_____ پیٹریاس نے فورا مطلب کی بات کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے کچھ دیر پہلے ہی پتہ چلا ہے۔ میں چھٹی پر تھا۔ آج ہی ڈیوٹی جوائن کی ہے۔ میں نے کوشش کی تھی لیکن کامیاب نہیں ہو سکا۔'' شیراز نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

''اسے کسی سیف ہاؤس میں رکھا گیا ہوگا۔ تم ٹرائی جاری رکھو اور ہاں، کیا پتہ چلنے پر اسے وہاں سے فرار کروا سکتے ہو۔''_____ پیٹریاس نے گائیڈ لائن دینے کے بعد اس کی آنکھوں میں بغور جھانکتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ مشکل کام ہے۔ میں نے فیلڈ میں ورک نہیں کیا۔ ہاتھ پیر بچا کر رکھتا ہوں۔''_____ شیراز نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

''اگر میں کہوں کہ اسے قتل کر دو تو پھر۔''_____ پیٹریاس نے زیر لب مسکراتے ہوئے پوچھا اور جیب سے سگریٹ کی ڈبیا نکال کر ایک سگریٹ کو ہونٹوں میں دبایا اور پھر اسے لائٹر سے سلگا کر لمبے لمبے کش لینے لگا۔ وہ ایک کافی شاپ کے نسبتا تاریک سے گوشے میں بیٹھے تھے اور تقریبا سرگوشیوں میں ہی گفتگو کر رہے تھے۔

''اوہ نو۔ یہ بے حد خطرناک کام ہے۔ میں کسی مشکل میں نہیں پھنسنا چاہتا۔''_____ شیراز نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا تو پیٹریاس کا بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔ کافی شاپ میں بیٹھے افراد نے نظریں اٹھا کر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ان کی طرف دیکھا اور پھر سے اپنے معمول میں مصروف ہو گئے۔

''اوکے۔ اب تم جا سکتے ہو۔''۔۔۔۔ اس نے سگریٹ کا کش لینے کے بعد دھواں شیراز کے چہرے پر پھینکتے ہوئے کہا تو وہ اٹھ کر کاؤنٹر پر چلا گیا اور کافی کا بل ادا کرنے کے بعد کافی شاپ میں بیٹھے افراد پر سرسری سی نظر ڈالتے ہوئے انٹرنس ڈور کو کھول کر باہر نکل گیا۔ شاپ میں اس وقت چار پانچ افراد ہی بیٹھے تھے۔ شاید کافی کا دور ڈنر کے بعد شروع ہوتا تھا۔ شیراز کے جانے کے بعد پیٹریاس نے ابھی اٹھنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ اس کے سیل فون کی ٹون بج اٹھی۔ اس نے اپنے کوٹ کی جیب سے موبائل فون کو نکال کر دیکھا تو اس پر چیلسی کا نام اور نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔ جس پر اس نے کال اٹینڈ کر لی۔

''ایک بیڈ نیوز ہے۔''۔۔۔۔ چیلسی نے رابطہ قائم ہوتے ہی بتایا۔

''ہیبت خان کے بارے میں مجھے پتہ چل چکا ہے۔''۔۔۔۔ پیٹریاس نے بدستور دھیمے لہجے میں کہا۔

''اسے کیا ہوا ہے۔''۔۔۔۔ چیلسی کے لہجے میں حیرت تھی۔

''اس کا نقاب اتر چکا ہے۔''۔۔۔۔ پیٹریاس نے وضاحت کی۔

''اوہ۔ ایک ایسی ہی بری خبر اور ملی ہے۔''۔۔۔۔ چیلسی نے کہا تو پیٹریاس بری طرح چونک پڑا۔

''وہ کیا۔''۔۔۔۔ اس نے استفہامیہ لہجے میں پوچھا۔

''کیپٹن شان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔''۔۔۔۔ چیلسی نے بتایا تو

پیٹریاس اپنی کرسی سے بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ یہ کیسے ہوا۔ کیا اسے بھی ایم آئی نے پکڑا ہے۔ میں نے اس کے ذمے ایک اہم ٹاسک لگایا تھا۔''۔۔۔۔ پیٹریاس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ اس کا لہجہ خود کلامی جیسا تھا۔

''ہاں۔ تو کیا ہیبت خان کو بھی ملٹری انٹیلی جنس نے پکڑا ہے۔ وہ ہمارا اچھا ایجنٹ ثابت ہو سکتا تھا۔ کہیں وہ سب کچھ اگل ہی نہ دے۔'' چیلسی نے خدشہ ظاہر کیا۔

''تم کہاں ہو۔''۔۔۔۔ پیٹریاس نے ہال کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں سے ایک نوجوان اندر داخل ہوا تھا، جو ایک خالی ٹیبل کی طرف بڑھ گیا تھا۔

''میں حیدر میں ہوں۔ آج رات ہی واپس آ رہی ہوں۔'' چیلسی نے کہا۔

''کیا کام ہو گیا ہے۔''۔۔۔۔ پیٹریاس نے گول مول انداز میں پوچھا۔

''ہاں''۔۔۔۔ چیلسی نے مختصر سا جواب دیا۔

''آل رائیٹ۔ تم ہوٹل پہنچو پھر آئندہ کا لائحہ عمل تجویز کرتے ہیں۔''۔۔۔۔ پیٹریاس نے کہا اور کال ختم کر کے سیل فون کو جیب میں رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ کافی شاپ سے باہر نکلتے ہوئے اس نے ایک مرتبہ پھر ہال میں بیٹھے ہوئے افراد پر ایک اچٹتی سی نظر دوڑائی اور مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے دروازے سے نکل کر اپنی گاڑی کی طرف

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بڑھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس ہوٹل پہنچ چکا تھا۔ یہاں اس نے پہلے ڈنر کیا اور پھر تھرڈ فلور پر واقع اپنے کمرے میں چلا گیا۔ رات قریباً آدھی گزر چکی تھی جب چیلسی وہاں پہنچی۔ سونے سے قبل انہوں نے آئندہ کے لائحہ عمل پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا تھا اس لئے رات گئے تک جاگتے رہے۔ اگلی صبح دونوں بیدار ہوئے اور ابھی کہیں جانے کا پروگرام بنا ہی رہے تھے کہ پیٹریاس کے سیل فون کی گھنٹی بجی۔ سکرین پر ڈسپلے ہونے والے نمبر کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک اٹھا۔

''کس کی کال ہے۔''۔۔۔۔ چیلسی نے اپنے پسٹل کو چیک کر کے اسے پرس میں رکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہیلو۔''۔۔۔۔ پیٹریاس نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے اسے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

''مائیکل بول رہا ہوں سر۔''۔۔۔۔ دوسری طرف سے سیکرٹ آئی کے پاکیشیا میں موجود انچارج کی آواز سنائی دی۔

''یس۔''۔۔۔۔ پیٹریاس نے کہا اور ساتھ ہی چیلسی کو اشارے سے بتایا کہ ہمارا فارن ایجنٹ ہے۔

''سر۔ ڈاکٹر گلریز کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے والے ایک شخص کو پکڑا گیا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں۔''۔۔۔۔ مائیکل کے انکشاف پر پیٹریاس بری طرح چونک اٹھا۔

''اوہ۔ یہ تو بے حد اہم بات ہے۔ کون ہے وہ۔''۔۔۔۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی۔

''سر۔ ابھی کلیئر نہیں ہوا۔ ڈاکٹر گلریز کا ایک عزیز پرویز، ہوٹل منیجر ہے۔ اس سے چھوٹے موٹے کام لیتے رہتے ہیں۔ یہ آدمی ڈاکٹر گلریز کے باپ کا پیچھا کرتے ہوئے ہوٹل پہنچ گیا، جہاں منیجر نے اسے بے ہوش کر دیا۔ میں اسے ریسیو کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔''۔۔۔۔ مائیکل نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''ہوں۔ تم محتاط رہنا۔ ہمارے دو آدمی پکڑے گئے ہیں۔ تم کام ہوتے ہی اسے اپنے اڈے پر لے جاؤ۔ وہاں ایک شخص پیرٹ ہوگا۔ اس آدمی کو تم پیرٹ کے حوالے کر دینا۔ میری آئندہ ہدایات ملنے تک تم اپنے اڈے پر ہی رہو گے۔''۔۔۔۔ پیٹریاس نے ہنکارہ بھرتے ہوئے مائیکل کو ہدایت کی اور پھر رابطہ ختم ہو گیا۔

''کس کو پکڑا ہے۔''۔۔۔۔ چیلسی نے کال ختم ہوتے ہی پوچھا۔

''شاید انٹیلی جنس کا آدمی ہے کیونکہ سیکرٹ سروس تو ابھی تک لگتا ہے سوئی ہوئی ہے۔ نام تو بہت سنا تھا ان کا لیکن کوئی سرگرمی نظر نہیں آ رہی۔ البتہ حیرت اس بات کی ہے کہ ہمارے دو آدمی ایک ساتھ کیسے پکڑے گئے۔ دیکھو شاید اس شخص سے کچھ معلوم ہو سکے۔'' پیٹریاس نے چیلسی کے ساتھ ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا اور سامنے ٹیبل پر رکھی شراب کو گلاس میں انڈیل کر پینے لگا۔

''بیت خان اور کیپٹن شان کی گرفتاری سے کیا مشن میں رکاوٹ کا خدشہ ہے۔''۔۔۔۔ چیلسی نے پیٹریاس کی طرف دیکھتے ہوئے سوال اٹھایا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"ہیبت خان کے پاس ایک خط موجود تھا جس میں کانٹر کی لیبارٹری کا ذکر موجود ہے۔ لیکن یہ ہمارے استعمال ہونے والے قدیم کوڈ میں ہے جسے یہاں کوئی نہیں سمجھ سکتا۔"۔۔۔۔۔ پیٹریاس نے شراب کا گھونٹ بھرتے ہوئے بڑے فخریہ انداز میں کہا تو چیلسی نے مسکراتے ہوئے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا اور دوسرے گلاس میں شراب انڈیل کر پینے لگی۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

عمران سیڑھیاں چڑھنے کے بعد تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اپنے فلیٹ کے سامنے پہنچا اور بیرونی دروازے کی ایک جانب دیوار میں نصب کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ فلیٹ کے اندر کہیں گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ عمران دو روز فلیٹ سے غائب رہا تھا اور مسلسل مصروف رہنے کی وجہ سے وہ کچھ تھکا ہوا بھی لگ رہا تھا۔ گھنٹی بجنے کے بعد چند منٹ گزر گئے لیکن سلیمان دروازہ کھولنے کے لئے نہ آیا تو اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے دوبارہ کال کا بٹن پریس کر دیا اور دروازے کے سامنے ٹہلنے لگا۔ عمران نے نیوی بلیو کلر کا تھری پیس سوٹ زیب تن کر رکھا تھا۔ آنکھوں پر سیاہ رنگ کا چشمہ اور ہاتھ میں سلور کلر کا بریف کیس پکڑ رکھا تھا۔ چند منٹ مزید گزر گئے مگر دروازہ اس مرتبہ بھی نہ کھلا۔ اس کے انداز سے بے چینی جھلک رہی تھی جبکہ چہرے پر گہری سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ اس وقت اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی عمران ہے جس کا

چہرہ ہمیشہ مسکراتا اور منہ سے ہر وقت پھول جھڑتے ہیں۔ اتفاق سے اس وقت راہداری میں کوئی نہیں تھا۔ پھر چند لمحے گزرنے کے بعد اندر سے کسی کے قدموں کی آواز آتی سنائی دی اور ایک جھٹکے کے ساتھ دروازہ کھلا تو سلیمان کا چہرہ نظر آیا۔ وہ آنکھیں ٹپٹپا کر حیرت سے عمران کو دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر خلاف توقع غصے کے آثار نمایاں تھے۔

''کہاں مر گئے تھے تم۔ میں کب سے کال بیل دے رہا ہوں۔'' عمران نے اسے ڈانٹتے ہوئے سخت لہجے میں کہا اور فلیٹ میں داخل ہونے کے لئے آگے بڑھا تو سلیمان جو عمران کے لہجے پر قدرے نروس سا ہو گیا تھا، ایک طرف ہو گیا۔ عمران کے اندر داخل ہونے پر اس نے دروازہ بند کیا اور پھر اسے ڈبل لاکڈ کرنے کے بعد سر کھجاتا ہوا عمران کے پیچھے لپکا جو فلیٹ پر ایک نظر دوڑاتے ہوئے راہداری سے گزر کر کامن روم میں داخل ہو گیا تھا۔

''صاحب۔ نصیب دشمناں۔ آج طبیعت کچھ ناساز سی لگتی ہے۔ پھول کی جگہ منہ سے آگ کے شعلے برس رہے ہیں۔ دعاؤں کی جگہ بددعائیں نکل رہی ہیں۔ غضب خدا کا کنوارے پن میں ہی آپ نے میرے مرنے کی بات کیسے کر ڈالی۔ توبہ توبہ میں کیوں مروں۔ مریں میرے دشمن۔'' سلیمان نے کامن روم کے دروازے پر کھڑے ہو کر عمران کے جملے پر پہلے حیران ہو کر اور پھر ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا جبکہ عمران بریف کیس ٹیبل پر رکھنے کے بعد صوفے پر

بیٹھ گیا اور بلاوجہ ہی ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس نے سلیمان کی بات سنی ان سنی کر دی تھی۔ سلیمان کامن روم میں داخل ہوا اور جھک کر بغور اسے دیکھنے لگا۔

''کیا بات ہے صاحب۔ مجھے پہلی دفعہ دیکھا ہے کیا۔'' سلیمان نے قدرے تعجب سے پوچھا۔ اس کا منہ کھلا تھا اور وہ ہونق سا عمران کو یک ٹک دیکھ رہا تھا۔

''شٹ اپ۔ یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیا دیکھ رہے ہو۔ جاؤ میرے لئے ہاٹ کافی بنا کر لاؤ۔'' عمران نے اسے ڈانٹنے کے انداز میں کہا۔ اس کا لہجہ سخت اور سنجیدہ تھا۔

''جی صاحب۔ شربت عناب اس سے پہلے پئیں گے یا بعد میں۔'' سلیمان نے اپنے لہجے میں سنجیدگی پیدا کرتے ہوئے پوچھا۔

''واٹ۔ کیا کہا۔ شربت عناب۔ وہ کس لئے۔'' عمران کے چہرے پر شدید حیرت عود کر آئی۔

''مجھے کسی بزرگ حکیم نے بتایا تھا کہ یہ شدید غصے کا بے مثال توڑ ہے۔ بس دو چمچ کافی رہیں گے۔'' سلیمان نے اشارے کنائے میں عمران کے بدلے ہوئے رویے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو اس کا منہ بن گیا۔

''بس بس۔ اپنا شربت اپنے پاس ہی رکھو۔ جو کہا ہے وہ کرو۔'' عمران نے ہاتھ کے اشارے سے اسے منع کرتے ہوئے کہا۔

سلیمان کمرے سے جانے کی بجائے وہیں کھڑے ہو کر منہ ہی منہ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

میں کچھ بڑبڑانے لگا۔ وہ چند سیکنڈ ایسا کرتا رہا۔ پھر اس نے عمران کی طرف منہ کر کے پھونکیں مارنا شروع کر دیں۔

"یہ کیا کر رہے ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے اسے ایسا کرتے دیکھ کر حیرت سے کہا۔

"وہ۔ صاحب آپ غصے میں ہیں نا۔ تو میں آپ پر دم کر رہا ہوں"۔۔۔۔۔ سلیمان نے بڑے معصومانہ لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔ بند کرو اسے۔ جو کہا ہے وہ کرو"۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ مزید تلخ ہو گیا۔

"اچھا صاحب۔ مگر یہ عینک تو اتار دیں۔ کچھ اجنبی سے لگ رہے ہیں"۔۔۔۔۔ سلیمان نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ یہ لو اتار دی عینک۔ اب ٹھیک ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے چشمہ اتار کر سامنے پڑی ہوئی میز پر رکھتے ہوئے کہا تو سلیمان نے سر ہلا دیا اور واپس کچن میں جانے کے لئے مڑا مگر پھر فوراً ہی واپس پلٹا۔

"صاحب۔ کافی کے ساتھ کیا پسند کریں گے۔ سنیکس، بسکٹ، سموسہ، جلیبی یا کچھ اور"۔۔۔۔۔ سلیمان نے فرماں بردار شوفر کی طرح کورنش بجالاتے ہوئے پوچھا۔ اس کے ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ تھی۔

"ہوں۔ ٹھیک ہے۔ بسکٹ لے آؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا تو سلیمان نے پہلے تو قدرے حیران ہو کر عمران کو دیکھا مگر پھر فوراً ہی مڑا اور کچن کی جانب چل پڑا۔

"لگتا ہے صاحب کو کچھ ہو گیا ہے۔ اس قدر سنجیدہ پہلے تو کبھی نہیں

ہوئے۔ بڑی بیگم صاحبہ کو اطلاع دینی پڑے گی"۔۔۔۔۔ سلیمان بڑبڑایا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس کامن روم میں آ گیا۔ عمران ایک الماری میں رکھی ہوئی ڈائری دیکھ رہا تھا۔ سلیمان نے ٹرالی پر رکھے برتن اٹھا کر میز پر سجا دیئے۔ عمران ڈائری کی سرسری سی ورق گردانی کے بعد اسے الماری میں واپس رکھ کر دوبارہ صوفے پر آ کر بیٹھ گیا اور میز سے کپ اٹھا کر کافی سپ کرنے لگا۔

"ایک بات کہوں صاحب۔ بڑی دلچسپ بات ہے"۔۔۔۔۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو تم"۔۔۔۔۔ عمران نے اس کی طرف بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ جب اوٹ پٹانگ ہانکتے ہیں تو دل ہی نہیں کرتا کہ آپ سنجیدہ ہو جائیں اور جب سنجیدہ ہوتے ہیں تو الٹا ہمیں گھبراہٹ ہونے لگتی ہے"۔۔۔۔۔ سلیمان نے کہا تو اس دفعہ حیران ہونے کی باری عمران کی تھی۔

"یہ ہمیں کا کیا مطلب ہوا۔ کیا تمہارے علاوہ اور بھی کسی کو گھبراہٹ ہوتی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بنا کر کہا اور بسکٹ اٹھا کر کھانے لگا۔

"میرا مطلب تھا کہ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو۔ سر سلطان، جوزف، ٹائیگر، خاص طور پر بڑی بیگم صاحبہ کو۔ ہاں صرف ایک صاحب ایسے ہیں جو آپ کو سنجیدہ دیکھ کر خوش ہوں گے"۔۔۔۔۔ سلیمان نے

COURTESY SUMAIRA NADEEM WWW.URDUFANZ.COM

مسکراتے ہوئے کہا۔ فقرے کے آخر میں اس کے چہرے پر شرارت چھلک آئی۔

"وہ کون ہیں۔" ـــــ عمران نے حیران ہوتے ہوئے استفسار کیا۔ اس کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

"بڑے صاحب۔ ان کی دلی تمنا ہے کہ آپ سنجیدگی اختیار کر لیں۔" ـــــ سلیمان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ بھی اچھا ہے۔ اب وہ خوش ہو جائیں گے۔ میں نے بھی سنجیدہ ہونے کا حتمی فیصلہ کر لیا ہے۔" ـــــ عمران نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا تو سلیمان بے اختیار اچھل پڑا۔

"ارے یہ میں کیا سن رہا ہوں صاحب۔ خدانخواستہ سورج آج کہیں مغرب سے تو نہیں نکل آیا۔" ـــــ سلیمان نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

"اب یہ کیا بکواس شروع کر دی ہے تم نے۔ چیخ کیوں رہے ہو۔ میں بہرہ تو نہیں ہوں اور کیا میں سنجیدہ نہیں ہو سکتا۔" ـــــ عمران نے سلیمان کو گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اوکے صاحب۔ اگر سورج نے مغرب سے طلوع ہونے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ قیامت کو آنے سے بھلا کون ٹال سکتا ہے۔" ـــــ سلیمان نے ہونٹ چباتے ہوئے افسردہ لہجے میں

کہا۔

"شٹ اپ۔ یہ کیا سورج، قیامت لگا رکھی ہے تم نے۔ یہ برتن لے جاؤ اور مجھے کچھ سوچنے دو۔" ـــــ عمران نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا تو سلیمان کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔

"کک۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے تمہیں جو یوں رونے لگے ہو۔ ارے بدھو ایک دن تو ایسا ہونا ہی ہے۔ چپ کر جاؤ۔ سنجیدگی اختیار کرنے سے سارے معاملات جلد حل ہو جائیں گے۔" ـــــ عمران نے سلیمان کو پچکارتے ہوئے کہا تو اس نے ہاتھوں سے اپنے آنسو پونچھے اور برتن اٹھا کر ٹرالی پر رکھنے لگا۔

"ٹھیک ہے صاحب۔ جیسے آپ کی مرضی۔ آپ نے سنجیدگی اختیار کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔" ـــــ سلیمان نے گلوگیر لہجے میں کہا اور ٹرالی گھسیٹتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران سے اسے شدید ذہنی صدمہ پہنچا تھا۔ وہ تصور میں مستقبل کا دھندلا سا منظر دیکھنے لگا اور سوچنے لگا کہ عمران کا لاابالی اور کھلنڈرا پن کتنا اچھا اور یادگار تھا۔

"کس پاگل سے پالا پڑ گیا ہے۔" ـــــ عمران بڑبڑا رہا تھا اور اس کی آواز شاید قدرے اونچی تھی کہ سلیمان نے سن لی۔ وہ ٹھٹھک کر رکا مگر اس سے پہلے کہ وہ کوئی ردعمل ظاہر کرتا ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ہیلو۔ علی عمران سپیکنگ۔" ـــــ عمران نے ریسور اٹھا کر سنجیدہ لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے آنے والی آواز سننے لگا۔ سلیمان دروازے میں ہی رک گیا تھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"یس۔ میں عمران ہی بول رہا ہوں۔ کہیے کیسے فون کیا۔"۔ عمران کا لہجہ بدستور سنجیدہ تھا۔ سلیمان کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔ چونکہ لاؤڈر آن نہیں تھا اس لئے اسے اندازہ نہ ہو سکا کہ کس کی کال ہے۔

"لگتا ہے صاحب پر سنجیدگی کا بھوت سوار ہو گیا ہے۔ چلو چند دن اسے بھی انجوائے کرتے ہیں۔"۔۔۔۔ سلیمان بڑبڑایا۔

"کیوں میں سنجیدہ کیوں نہیں ہو سکتا بھئی۔ مجھ پر پابندی ہے کیا۔" عمران نے کال کرنے والے سے باقاعدہ بحث کرتے ہوئے کہا۔ یقیناً دوسری طرف جو شخص تھا اس نے بھی عمران کے سنجیدہ لہجے پر اعتراض کیا ہوگا اور کیوں نہ کرتا۔ عمران اور سنجیدگی۔ واقعی ایک حیران کن بات تھی۔

"ٹھیک ہے۔ میں تو پھر ہو چکا ہوں۔ اب بتائیے کیا کہتے ہیں۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا تو سلیمان واپس کامن روم میں داخل ہوا۔ اس کے انداز میں جھجک تھی کہ کوئی بات کرے یا چپ رہے۔

"ہاں۔ اب کیا بات ہے۔ کیا تمہارا اعتراض ابھی تک برقرار ہے یا ۔۔۔"۔۔۔۔ عمران نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"وہ۔ صاحب۔ آپ ایک دفعہ پھر کیوں نہیں سوچ لیتے۔ آخر سنجیدگی میں رکھا ہی کیا ہے۔ بندہ ہنستا بولتا ہی اچھا لگتا ہے۔" سلیمان

نے سنجیدگی کے خلاف گویا دلیل پیش کی۔

"ارے الو۔ تمہیں کس گھامڑ نے کہا ہے کہ ہنستے بولتے لوگ ہی اچھے لگتے ہیں۔ سنجیدہ اچھے اور باوقار نظر آتے ہیں جیسا کہ میں۔" عمران نے جواز گھڑتے ہوئے کہا تو سلیمان کا منہ بن گیا۔

"صاحب مسکرانے سے چہرے کے عضلات حرکت میں آتے ہیں جو چہرے کی ایک طرح سے ایکسر سائز بھی ہے جبکہ سنجیدہ رہنے سے صرف چھ عضلات حرکت کرتے ہیں اور وہ بھی کھانے پینے کے دوران۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ میڈیکل سائنس کہتی ہے۔ آج ہی ایک ڈاکٹر صاحب ٹی وی پر بتا رہے تھے۔"۔۔۔۔ سلیمان نے ترپ کا آخری پتہ بھی پھینکتے ہوئے کہا مگر یہ وار بھی خالی گیا کیونکہ عمران ہونٹ چباتے ہوئے اسے زہر بھری نظروں سے گھورنے لگا۔

"فون پر کس سے بحث کر رہے تھے۔"۔۔۔۔ سلیمان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران برے برے منہ بنانے لگا۔

"صفدر تھا۔ ہونہہ۔"۔۔۔۔ عمران نے سر جھٹکتے ہوئے کہا تو سلیمان کی ہنسی نکل گئی۔

"اب کس کس کو یقین دلائیں گے صاحب۔ کس کس سے بحث کریں گے۔"۔۔۔۔ سلیمان نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا تو عمران کو غصہ آ گیا۔

"باورچی کی اولاد۔ اپنی اوقات میں رہو۔ سمجھے۔ جاؤ مجھے اب کچھ ضروری کام بھی کرنا ہیں۔"۔۔۔۔ عمران نے دانت پیستے ہوئے کہا تو

COURTESY SUMAIRA NADEEM WWW.URDUFANZ.COM

سلیمان کی ہنسی کو بریک لگ گئی۔

''ٹھیک ہے صاحب۔ غلطی ہوگئی۔ آپ مالک ہیں۔ میں مشورہ دینے والا کون ہوتا ہوں۔ آج ڈنر میں کیا لیں گے۔''۔۔۔۔ سلیمان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے لہجے کو قدرے نرم کرتے ہوئے کہا۔

''جو مرضی پکا لینا''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سلیمان سر ہلاتے ہوئے واپس مڑ گیا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کانٹر پاکیشیا کے قبائلی علاقے کا ایک اہم سرحدی شہر تھا۔ اس کے پہاڑی سلسلے کی وجہ سے یہ ملک کا دفاعی شہر سمجھا جاتا تھا۔ کانٹر کے تین اطراف میں پہاڑ واقع تھے جن کی بدولت یہاں سرحدی فورس برائے نام ہی تھی جبکہ قریب ہی ایک ایئر بیس بھی بنایا گیا تھا۔ یہ ایئر بیس کچھ عرصہ پہلے ہی تعمیر کیا گیا تھا۔ کانٹر کے پہاڑی علاقوں میں حکومت نے ایک انتہائی اہم خفیہ لیبارٹری بنائی تھی۔ جس کی حفاظت ملٹری انٹیلی جنس میں بنائے گئے ایک خفیہ کمانڈو ونگ کے ذمے تھی۔ اس لیبارٹری میں سائنسدان مختلف قسم کے تجربات میں مصروف تھے جو بظاہر عام قسم کے تھے لیکن غیر معمولی سکیورٹی انتظامات مقامی آبادی کے لوگوں کے لئے اپنی جگہ حیران کن تھے۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ اس کی وجہ کانٹر کے گردونواح میں امن و امان کی مخدوش ہوتی صورتحال ہے۔ کانٹر کے قریبی شہر سراج کے نواحی جنگلات پر کچھ عرصہ سے جرائم

پیشہ افراد نے قبضہ کر رکھا تھا اور ان جنگلات میں جانے والے پراسرار طور پر ہلاک ہو جاتے تھے۔ ان واقعات کی وجہ سے لوگوں نے اب ان جنگلات کا رخ کرنا چھوڑ دیا تھا اور اس سے لوگوں کا روزگار بھی متاثر ہوا تھا کیونکہ جو قبائلی محنت کش لکڑیاں وغیرہ کاٹ کر فروخت کے لئے لاتے تھے وہ سلسلہ اب تقریباً بند ہو گیا تھا جس سے مقامی سطح پر ایندھن کے ذرائع بھی محدود ہو گئے۔ قبائلیوں نے مقامی انتظامیہ اور پولیس سے نوٹس لینے کی اپیل کی تھی لیکن کسی کے کان پر جوں نہیں رینگی۔ جنگلات میں غیر ملکی افراد کو بھی آتے جاتے دیکھا گیا تھا جس کی وجہ سے مختلف قسم کی چہ مگوئیاں سننے کو مل رہی تھیں۔ ان غیر ملکیوں کو کچھ مقامی بااثر افراد کا تحفظ اور سرپرستی بھی حاصل تھی۔ یہاں داخلے کے لئے دو مختلف راستے بنائے گئے تھے جبکہ دو اطراف میں چھوٹی پہاڑیاں واقع تھیں۔ داخلی راستوں پر مسلح قبائلی افراد نے باقاعدہ چیک پوسٹیں بنا رکھی تھیں۔

سراج کا علاقہ ایک تفریحی مقام بھی تھا۔ یہاں غیر ملکی سیاحوں کی آمد ممنوع نہیں تھی۔ تاہم کانٹر میں داخلے سے قبل اچھی طرح پوچھ گچھ کی جاتی تھی۔ یہاں شام ہوتے ہی مقامی افراد اور سیاح اپنی سرگرمیاں محدود کر دیتے تھے جبکہ کچھ عرصہ سے سیاحوں کی آمد میں بھی کمی ہو گئی تھی۔ اس وقت رات کے دس بجے تھے اور سراج کا بیشتر علاقہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ جنگلات کی طرف جانے والے راستے پر ایک جیپ رواں دواں تھی۔ جیپ مقامی قبائلی ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ

سائیڈ سیٹ پر مائیکل بیٹھا ہوا تھا جس نے مقامی افراد کا میک اپ کر رکھا تھا۔ عقبی سیٹ پر بھی دو قبائلی نوجوان بیٹھے ہوئے تھے جن کے ہاتھوں میں جدید اور آٹومیٹک مشین گنیں تھیں اور وہ بے حد چوکنا نظر آ رہے تھے۔ جنگلات کے قریب پہنچ کر جیپ نے ایک لمبا ٹرن لیا اور مخصوص راستے کی جانب مڑ گئی۔ یہاں سڑک پر عارضی بیریئر جیسی ایک رکاوٹ بنائی گئی تھی۔ جیپ کے ڈرائیور نے ہیڈ لائٹس مخصوص انداز میں دو مرتبہ بجھا کر اشارہ دیا تو بیریئر اٹھا لیا گیا اور جیپ آگے روانہ ہو گئی۔

''نوازش۔ اس مرتبہ کتنے لڑکوں کو ٹریننگ کے لئے بلایا ہے۔'' مائیکل نے مقامی زبان میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے قبائلی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''سر۔ بیس لڑکے ہیں۔''۔۔۔۔۔ نوازش نے معذرت خواہانہ لہجے میں جواب دیا۔

''اوہ۔ یہ بہت کم ہیں۔ زیادہ لوگوں کو اپنے ساتھ ملاؤ''۔۔۔۔ مائیکل نے کہا۔

''یس سر۔ ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ زیادہ نوجوانوں کو بم بنانے، اسے چلانے، حملہ کرنے، فائرنگ کرنے اور فرار ہونے کی ٹریننگ دی جائے۔''۔۔۔۔۔ نوازش نے جواب دیا۔

''گڈ۔ پیسے کی فکر نہ کرو۔ ہم تمہاری ڈیمانڈ پوری کریں گے۔'' مائیکل نے مطمئن ہوتے ہوئے سر ہلا کر کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM WWW.URDUFANZ.COM

''جی سر۔ اگلی بار ساری کسر نکال دیں گے۔''۔۔۔۔۔ نوازش نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو مائیکل کا چہرہ کھل اٹھا۔

''ایک مرتبہ ہمارا منصوبہ کامیاب ہو گیا تو تمہیں اس پورے علاقے میں وزیراعلیٰ بنا دیں گے۔ یاد رکھو اس ملک میں جلد ہماری حکومت ہو گی۔''۔۔۔۔۔ مائیکل نے اسے لالچ دیتے ہوئے کہا تو نوازش نے اس کی طرف دیکھ کر دانت نکال دیئے۔ تھوڑا آگے جا کر انہوں نے جیپ ایک محفوظ جگہ کھڑی کی اور پیدل آگے روانہ ہو گئے۔

عمران نے چائے کا آخری گھونٹ بھرا اور کپ کو ٹیبل پر رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ لنچ کرنے کے لئے فلیٹ کے قریب ہی واقع ایک نئے کھلنے والے ہوٹل مرحبا میں آیا تھا۔ اس وقت دوپہر کے دو بجے تھے اور ہال میں کافی رش تھا۔ یہ ایک تھری سٹار ہوٹل تھا۔ عمران نے کاؤنٹر پر بل ادا کیا اور ہوٹل کے ہال کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ سلیمان دو تین روز کے لئے آج صبح ہی کسی ضروری کام سے گاؤں چلا گیا تھا جس کی وجہ سے عمران کو لنچ کرنے کے لئے ہوٹل کا رخ کرنا پڑا تھا۔ وہ پارکنگ کی جانب بڑھ رہا تھا کہ ایک شخص جو اس کے قریب سے گزر رہا تھا اچانک اس سے ٹکرا کر گر پڑا۔

''اوہ۔ بڑے میاں آپ ٹھیک تو ہیں۔''۔۔۔۔۔ عمران نے جلدی سے مڑتے ہوئے اس شخص کو اٹھنے میں مدد دی۔ اس کی عمر تقریباً ستر سال کے لگ بھگ تھی۔ اس نے سفید رنگ کے کپڑے اور بلیک

COURTESY SUNAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

واسکٹ پہن رکھی تھی۔

"شکریہ بیٹا۔ بس چکر آ گیا تھا۔" ——— بڑے میاں نے کپڑے جھاڑتے ہوئے کہا۔

"لگتا ہے آپ حلوہ نہیں کھاتے۔ ورنہ یوں نہ گر پڑتے۔" عمران نے بڑے میاں کا بازو چھوڑتے ہوئے مسکرا کر کہا تو وہ دھیرے سے ہنس پڑا۔

"اوہو۔ کیا خوب یاد دلایا ہے برخوردار۔ لیکن اب وہ زمانہ کہاں رہا حلوے کھانے کا۔ کوئی چیز بھی خالص نہیں رہی۔ اب تو فاسٹ فوڈز کا دور ہے بھئی۔ حلوہ پکانے کے لئے خالص دیسی گھی کہاں سے لائیں۔ بس کچھ نہ پوچھو۔ اندھیر نگری مچی ہے۔" ——— بڑے میاں نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات تو ہے۔ خیر آپ کہیں تو خالص دیسی گھی کا بندوبست کیا جا سکتا ہے۔" ——— عمران نے لاجواب ہوتے ہوئے بڑے میاں کو آفر کی لیکن وہ شکریہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئے تو عمران بھی کندھے اچکاتے ہوئے پارکنگ کی جانب بڑھنے لگا۔ لیکن پھر ٹھٹھک کر رک گیا۔ جس جگہ بڑے میاں گرے تھے وہاں ایک وزٹنگ کارڈ پڑا تھا۔ عمران نے اسے اٹھا کر دیکھا تو اس پر کسی سائنسدان کا نام درج تھا، ڈاکٹر گلریز اور نیچے ڈگریوں کی ایک لمبی قطار درج تھی۔ جبکہ ایک کونے میں حکومت پاکیشیا کا سرکاری مونوگرام اور دوسرے کونے میں ایک لیبارٹری کا نام دائرے کی شکل میں تحریر تھا۔

دائرے کے اندر ایک روبوٹ کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ عمران لیبارٹری کا نام پڑھ کر بے اختیار چونک اٹھا۔ یہ پاکیشیا کے قبائلی علاقے میں حال ہی میں بنائی گئی ایک خفیہ لیبارٹری تھی۔ کارڈ کی بیک پر پچیس لاکھ ڈالر اور کسی کے دستخط تحریر تھے۔ عمران نے کارڈ کو اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالا اور خود واپس ہوٹل کے ہال کی طرف مڑا کیونکہ اس دوران بڑے میاں ہال میں داخل ہو چکے تھے۔ عمران واپس ہال میں پہنچا لیکن بڑے میاں اسے کہیں دکھائی نہ دیئے۔ اس نے حیرت سے ہال میں دوبارہ ایک نظر دوڑائی لیکن بڑے میاں تو گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو چکے تھے۔ وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھا جہاں تین چار آدمی ڈیوٹی دے رہے تھے۔ اس نے ایک شخص سے حلیہ بتا کر بڑے میاں کا پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ فرسٹ فلور پر واقع منیجر کے آفس میں گئے ہیں اور ساتھ ہی ایک ملازم کو اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آفس تک پہنچنے کے لئے عمران کی رہنمائی کرے۔ جس پر عمران شکریہ ادا کرتے ہوئے ملازم کے پیچھے چل پڑا۔ اس کا ذہن شدید الجھا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے عملے کے ساتھ کوئی مذاق بھی نہیں کیا تھا۔ عمران کو آفس کے دروازے تک پہنچا کر وہ ملازم واپس چلا گیا۔ دروازے پر لگی ایک تختی پر جلی حروف میں منیجر لکھا تھا۔ منیجر کے آفس کے باہر ایک ادھیڑ عمر چپڑاسی بیٹھا سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔ اس نے ایک نظر عمران کو سر سے پاؤں تک دیکھا اور منہ سے کچھ بولنے کی بجائے سر کو ہلا کر اشارے سے یوں پوچھا، جیسے کہہ رہا ہو کہ کس سے ملنا ہے۔ عمران کو

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بھی شرارت سوجھی۔ اس نے بولنے کی بجائے سر سے آفس کی طرف اشارہ کیا۔ جس پر سگریٹ کا کش لگاتے چپڑاسی کا منہ بن گیا۔

''جی فرمایئے۔ آپ کو کس سے ملنا ہے۔''۔۔۔۔ چپڑاسی نے برا سا منہ بنا کر پوچھا۔

''بڑے میاں سے۔''۔۔۔۔ عمران نے کہا تو وہ ہونق سا عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

''بڑے میاں۔ وہ کون ہیں۔''۔۔۔۔ اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہی بڑے میاں جو ابھی ابھی تمہارے منیجر کے دفتر میں گئے ہیں۔''۔۔۔۔ عمران نے اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اچھا۔ علیم صاحب۔ وہ تو ہمارے منیجر صاحب کے عزیز ہیں۔ میں انہیں اطلاع کرتا ہوں۔''۔۔۔۔ چپڑاسی نے سگریٹ کا آخری کش لگاتے ہوئے اس کو قریب ہی چھوٹی سی ٹیبل پر رکھی ایش ٹرے میں پھینک دیا جو قریباً راکھ سے بھری ہوئی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر اندر اطلاع کرتا اچانک دفتر کا دروازہ کھلا اور وہی بڑے میاں ایک درمیانے سے قد کے داڑھی والے شخص کے ہمراہ باہر نکلے۔ اس کی عمر پچاس سال کے لگ بھگ ہوگی۔ وہ یقیناً ہوٹل کا منیجر تھا۔ بڑے میاں چہرے سے کافی پریشان لگ رہے تھے۔ عمران کو وہاں دیکھ کر وہ ٹھٹھک کر رک گئے۔

''بیٹا۔ جہاں میں گرا تھا وہاں تم نے کوئی کارڈ پڑا تو نہیں دیکھا۔''

انہوں نے امید بھرے لہجے میں عمران سے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ میرے پاس ہے۔ آیئے میں آپ کے حوالے کر دوں۔''۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ان کا جواب سنے بغیر دروازہ کھول کر آفس میں داخل ہوگیا۔ آفس ایک بڑے سے کمرے پر مشتمل تھا جو جدید سہولیات سے آراستہ تھا۔ عمران نے ایک نظر کمرے پر ڈالی اور منیجر کی ٹیبل کے سامنے رکھی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔ اس دوران منیجر بھی واپس دفتر میں آ کر اپنی مخصوص چیئر پر بیٹھ گیا جبکہ بڑے میاں عمران کی ساتھ والی کرسی پر براجمان ہو گئے۔

''وہ کارڈ انہیں واپس کر دیں۔''۔۔۔۔ منیجر نے قدرے سخت لہجے میں کہا تو بڑے میاں نے اسے ہاتھ کے اشارے سے بولنے سے منع کر دیا۔ وہ شاید کوئی تلخی پیدا نہیں کرنا چاہتے تھے۔

''ہاں بیٹا۔ لاؤ وہ کارڈ مجھے واپس کر دو۔''۔۔۔۔ بڑے میاں نے بڑے نرم لہجے میں عمران سے کہا۔

''یہ کارڈ کس کا ہے اور وہ آپ کا کیا لگتا ہے۔''۔۔۔۔ عمران نے منیجر کے سخت لہجے کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑے میاں سے پوچھا۔

''دیکھو مسٹر۔ تمہارا اس بات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''۔۔۔۔ منیجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''لیکن اب تو بن گیا ہے۔ آخر پیسوں کا معاملہ ہے۔ یہ پچیس لاکھ ڈالر آپ نے ڈاکٹر گلریز کو ادا کرنے ہیں یا اس سے وصول کرنے ہیں۔''۔۔۔۔ عمران نے بڑے میاں اور منیجر کی طرف دیکھتے ہوئے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کسی تفتیشی افسر کی طرح باقاعدہ پوچھ گچھ کرتے ہوئے کہا۔ بڑے میاں نے تو سختی کے ساتھ ہونٹ بھینچ لئے جبکہ منیجر غصے سے اسے گھورنے لگا۔

"وہ میرا بیٹا ہے۔ بڑا قابل سائنسدان ہے۔ یہ رقم گلریز کے دوست نے ایکریمیا سے بھجوائی ہے۔"_____ بڑے میاں نے بتانا شروع کیا تو عمران کی آنکھوں میں چمک سی لہرائی جیسے کوئی گرہ کھل گئی ہو۔

"آپ خاموش رہیں برکت صاحب۔ دیکھو مسٹر یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے۔ وہ کارڈ واپس کر دو۔ ورنہ....."_____ منیجر نے پہلے تو بڑے میاں کو مزید کچھ بولنے سے روکا اور پھر عمران کو باقاعدہ دھمکی دے ڈالی۔

"اوہ۔ اچھا۔ پھر تو ٹھیک ہے۔ آپ کے بیٹے کے اس دوست کا کیا نام ہے۔"_____ عمران نے منیجر کی دھمکی کو انجوائے کرتے ہوئے بڑے میاں کی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا۔

"پیٹر یاس۔"_____ اس سے پہلے کہ منیجر بڑے میاں کو روکتا ان کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا۔

"ہینڈز اپ۔ تم زندہ بچ کر نہیں جا سکتے۔"_____ منیجر نے اچانک دراز سے ایک پستول نکال کر عمران پر تانتے ہوئے غصے سے کہا۔

"ارے ارے۔ پرویز۔ اوہ ٹھہرو۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ یہ پولیس

کیس بن جائے گا۔"_____ بڑے میاں منیجر کے پستول نکالنے پر بوکھلا گئے۔

"پولیس کیس تو بن چکا ہے۔ آپ دونوں خود کو زیر حراست سمجھیں۔"_____ عمران نے اس مرتبہ سخت لہجے میں کہا اور ٹیبل پر پڑے پیپر ویٹ کو اٹھا کر منیجر کے پستول والے ہاتھ پر دے مارا مگر اس سے پہلے کہ وہ اس کے ہاتھ تک پہنچتا۔ اچانک منیجر نے ٹریگر دبا دیا۔ پستول سے ایک گولی بجلی کی طرح نکلی اور سیدھی عمران کے سینے پر آ کر لگی۔ ایک لمحے کے لئے اس کا سانس سینے میں ہی گھٹ کر رہ گیا۔ اگلے ہی لمحے اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ چکے تھے۔ آخری احساس جو عمران کو ہوا وہ یہی تھا کہ اپنی تمام تر پھرتی اور چالاکی کے باوجود وہ ایک عام سے ہوٹل منیجر کے ہاتھوں مار کھا گیا تھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

تنویر نے دروازے کے ہینڈل کو گھمایا تو وہ بے آواز کھلتا چلا گیا۔ یہ ملٹری انٹیلی جنس کا صوبہ حیدر میں پروویژنل ہیڈ کوارٹر کا ویٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا ایک کمرہ تھا۔ کیپٹن شان کی اچانک اور غیر متوقع فائرنگ سے میجر خیام شدید زخمی ہو گیا تھا، تاہم بر وقت طبی امداد ملنے کے باعث اس کی جان بچ گئی تھی۔ کیپٹن شان کی چلائی گئی گولی میجر خیام کے پہلو میں لگی تھی جس سے اس کا ایک گردہ معمولی چھلنی ہوا تھا۔ گولی کٹ لگاتی ہوئی کمر سے پار ہو گئی تھی۔ میجر خیام کو ایم آئی کے خصوصی ہسپتال میں منتقل کر کے اس کا آپریشن کیا گیا تھا اور اب اس کی حالت تسلی بخش تھی۔ فائرنگ کی آواز سے ہیڈ کوارٹر میں ہنگامی صورت حال پیدا ہو گئی تھی اور کمانڈوز نے کیپٹن شان کو حراست میں لے لیا تھا۔ صورت حال کی نزاکت کے باعث تنویر کو اپنی شناخت کروانا پڑی تاہم وہ

سیکرٹ آئی کا معاملہ گول کر گیا تھا۔ کیپٹن شان سے ایم آئی کے آفیسرز تحقیقات کر رہے تھے۔ تنویر ویٹنگ روم میں کرسی پر بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اسے صورت حال کے بارے میں چیف کو بتا دینا چاہیے۔ یہی سوچتے ہوئے وہ اپنے سپیشل موبائل سے چیف کو کال کرنے لگا۔

''ایکسٹو سپیکنگ۔''۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی آواز سنائی دی۔

''چیف۔ تنویر بول رہا ہوں۔ ایم آئی حیدر ہیڈ کوارٹر سے۔'' تنویر نے اپنے منہ کے آگے ہاتھ کی اوٹ بناتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔

''تم وہاں کیا کر رہے ہو۔''۔۔۔۔۔ ایکسٹو کا لہجہ سخت ہو گیا۔

''باس میں یہاں ایک دوست سے کچھ انفارمیشن لینے کے لئے آیا تھا۔''۔۔۔۔۔ تنویر نے بتانا شروع کیا اور کیپٹن شان کے ایکریمین خفیہ تنظیم سے تعلق اور اس کے آئندہ کے لائحہ عمل کے بارے میں بھی بتا دیا۔

''ہوں۔ شاباش۔ یہ بے حد اہم کلیو ہے۔ کیا ایم آئی کو کیپٹن شان کی اصلیت معلوم ہو گئی ہے۔''۔۔۔۔۔ ایکسٹو نے ہنکارہ بھرتے ہوئے استفسار کیا۔

''نہیں چیف۔ اگر کیپٹن شان کو ہم اپنی تحویل میں لے لیں تو خاصی اہم پیش رفت ہو سکتی ہے اور سیکرٹ آئی کے نیٹ ورک کے بارے میں بھی پتہ چل سکتا ہے۔''۔۔۔۔۔ تنویر نے پرجوش لہجے میں کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ایکسٹو کی شاباش ملنے پر اس کا سینہ خوشی سے پھول گیا تھا۔

"اوکے۔ تم وہیں رہ کر صورتحال پر نظر رکھو اور اگلے احکامات کا انتظار کرو۔" ـــــ ایکسٹو نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔ تنویر نے بھی طویل سانس لیتے ہوئے موبائل آف کیا اور بے چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگا۔ فائرنگ کے واقعہ کے بعد تنویر نے کیپٹن شان کو تحویل میں لینے کی کوشش کی تھی تاکہ اسے دانش منزل لے جا کر پوچھ گچھ کی جا سکے کہ اس نے سیکرٹ سروس اور ایم آئی آفیسرز پر حملہ کیوں کیا لیکن اسے اجازت نہ دی گئی اور انتظار کرنے کے لئے کہا گیا۔ غالباً پرویژنل ہیڈکوارٹر کے انچارج کرنل نے اپنے مین ہیڈکوارٹر میں بات کی تھی۔ تنویر کو یقین تھا کہ ایکسٹو کے حکم پر ابھی کیپٹن شان کو سیکرٹ سروس کے حوالے کر دیا جائے گا۔ وہ ابھی یہی بات سوچ رہا تھا کہ اچانک ویٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور ایک لیفٹیننٹ اندر داخل ہوا۔

"آپ کو کرنل صاحب نے بلایا ہے۔" ـــــ اس نے اطلاع دی تو تنویر سر ہلاتے ہوئے اس کے پیچھے چل پڑا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ کرنل کے آفس میں بیٹھا تھا۔ کرنل خرم راؤ اس کا پورا نام تھا۔ کرنل نے اس سے فائرنگ کے واقعہ کا پس منظر جاننے کی کوشش کی لیکن تنویر نے سیکرٹ آئی کا ذکر نہیں کیا۔ انٹیلی جنس ایجنسز میں یہ کوئی انوکھا واقعہ نہیں تھا۔ کیونکہ اکثر ایسے واقعات ہوتے رہتے تھے اور پھر اس کی تحقیقات بھی ہوتی رہتی تھیں۔ تاہم سیکرٹ سروس کے ایک آفیسر کی موجودگی میں اس

طرح کے واقعہ سے کرنل کچھ الجھن کا شکار ہو گیا تھا۔ چونکہ میجر خیام بے ہوش تھا اس لئے اب وہ صرف کیپٹن شان اور تنویر کی گفتگو سے ہی صورتحال کا اندازہ کر پایا تھا۔

"مسٹر تنویر۔ آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔ یہ اور بات ہے کہ یہ ملاقات خوشگوار ماحول میں نہیں ہو رہی۔" ـــــ کرنل خرم راؤ نے مسکرانے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا جسے تنویر نے فوراً واچ کر لیا۔ وہ سمجھ گیا یہ کرنل بڑا گھاگ آدمی ہے۔

"آپ کو ایکسٹو کے احکامات مل گئے ہوں گے۔" ـــــ تنویر کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

"ہاں۔ ابھی مجھے ہیڈکوارٹر سے کال آئی ہے۔ اب چیف آف سیکرٹ سروس کے احکامات تو ماننا ہی پڑتے ہیں لیکن چونکہ یہ سب کچھ میری ناک کے نیچے ہوا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اصل وجہ معلوم ہو جائے تاکہ میں ہیڈکوارٹر رپورٹ کرتے ہوئے اس کا ذکر کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں۔ حقیقت یہ ہے کہ بات میرے حلق سے نیچے نہیں اتر رہی۔" ـــــ کرنل خرم راؤ نے بڑی خوبصورتی سے تنویر کو قائل کرنے کی کوشش کی کہ وہ اصل بات اگل دے۔

"ممکن ہے دونوں میں پہلے بھی کوئی تلخ کلامی ہو چکی ہو۔" تنویر نے زیرلب مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ میجر خیام کو کہہ دے گا کہ وہ فی الحال خاموش رہے۔

"آل رائیٹ۔ آپ کیپٹن شان کو لے جا سکتے ہیں۔" ـــــ کرنل

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

خرم نے کرسی سے اٹھ کر تنویر کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ جس کا مطلب تھا کہ میٹنگ ختم ہوئی۔ تھوڑی دیر کے بعد تنویر کیپٹن شان کو گرفتار کر کے دارالحکومت کی جانب عازم سفر تھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

غزالی چوک میں ٹریفک کا اژدھام دیکھ کر صفدر نے جیپ کی رفتار آہستہ کی اور اسے چوک سے پہلے بائیں ہاتھ مڑنے والے لنک روڈ کی طرف موڑ دیا۔

"ارے۔ یہ تو عمران کی گاڑی ہے۔ یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔" سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے ایک پلازے کے باہر عمران کی کار کھڑی دیکھ کر کہا تو صفدر نے چونکتے ہوئے رفتار آہستہ کر کے گاڑی سائیڈ پر کر کے روک دی۔

"کیا عمران صاحب ہمارے ساتھ جائیں گے۔"۔۔۔۔ صفدر نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"چیف نے ایسا کچھ کہا تو نہیں اور پھر اس کو خبر ہو گئی تو وہ پورا کیس ہی ہائی جیک کر لے گا۔"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر کی بے اختیار ہنسی چھوٹ گئی۔

"ہاں۔ یہ بات تو ہے لیکن اسے کہیں نہ کہیں سے اطلاع بہرحال مل ہی جائے گی۔ ویسے کیا کیس باقاعدہ شروع ہو چکا ہے۔"۔۔۔۔ صفدر نے پہلے ایک رائے قائم کی اور پھر الٹا جولیا پر سوال داغ دیا۔

"باقاعدہ اور بے قاعدہ کا تو مجھے علم نہیں لیکن حالات بتاتے ہیں کہ یہ کیس شروع ہو چکا ہے کیونکہ صوبائی وزیر داخلہ کے بھیس میں پکڑا جانے والا ایجنٹ یقیناً کسی بڑے مشن پر ہی ہوگا۔"۔۔۔۔ جولیا نے خیال ظاہر کیا۔ پھر اس سے پہلے کہ صفدر کوئی جواب دیتا عقب میں ہارن کا شور سن کر دونوں نے مڑ کر پیچھے دیکھا تو گاڑیوں کی قطاریں لگ گئی تھیں۔ لگتا تھا کہ ابھی غزالی چوک میں ٹریفک بدستور بلاک تھی اور لوگوں نے جلد نکل بھاگنے کے چکر میں لنک روڈ کی طرف مڑنا شروع کر دیا تھا۔ جس سے اس راستے پر بھی بے تحاشا ٹریفک ہو گئی تھی۔ صفدر نے گاڑی کو روڈ سے مزید تھوڑا سا ہٹایا اور مناسب سی جگہ کھڑی کر کے انجن بند کر دیا۔ پارکنگ کی کمی وجہ سے لوگوں نے دفاتر اور دکانوں کے باہر ہی گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں کھڑی کر رکھی تھیں جس سے لنک روڈ آدھے سے زیادہ بند تھا اور لوگوں کو گزرنے میں مشکلات کا سامنا تھا۔

"عمران کو کال کرو اور پوچھو کہ وہ کہاں ہے۔"۔۔۔۔ جولیا نے کہا مگر اس سے پہلے کہ صفدر کال کرتا سامنے ایک پلازہ کی انٹرنس سے عمران باہر نکلتا ہوا نظر آیا۔ عمران نے بلیک کلر کا تھری پیس سوٹ زیب تن کر رکھا تھا اور اس کے ایک ہاتھ میں سلور کلر کا بریف کیس تھا۔

"ارے۔ وہ رہا عمران۔۔۔۔۔"۔۔۔۔ جولیا نے صفدر کو بتانے کے لئے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہنا شروع کیا لیکن پھر عمران کے عقب میں ایک ایکریمین نژاد دوشیزہ کو دیکھتے ہی چونک کر رک گئی۔ وہ دوشیزہ اٹھلا کر عمران سے بڑے لاڈ بھرے انداز میں گفتگو کرتی ہوئی اس کے پہلو میں چل رہی تھی۔

"اوہ۔ یہ کون ہو سکتی ہے۔"۔۔۔۔ صفدر نے جولیا کے اشارہ کرنے پر سیل فون واپس جیب میں ڈالتے ہوئے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور پھر جولیا کی طرف مڑا جو پلکیں جھپکائے بغیر عمران کو سکتے کی سی کیفیت میں دیکھ رہی تھی۔

"جولیا"۔۔۔۔ صفدر نے جولیا کی ذہنی کیفیت کو فوراً محسوس کرتے ہوئے اسے بازو سے پکڑ کر ہلایا تو جولیا نے پہلے تو خالی خالی نظروں سے صفدر کو دیکھا اور پھر سر کو جھٹکا سا دیا جیسے وہ کسی خواب سے بیدار ہوئی ہو۔

"صفدر۔ وہ عمران"۔۔۔۔ جولیا نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ادھر عمران ایکریمین دوشیزہ کے ساتھ ایک کار میں بیٹھ رہا تھا۔ صفدر آگے بڑھ کر اسے روکنے لگا تو جولیا نے اسے روک دیا۔

"نہیں رہنے دو۔ ہر شخص کو زندگی اپنی مرضی سے گزارنے کا حق ہے صفدر"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ کراہ سے مشابہ تھا جسے صفدر محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا۔

"اوہ۔ کم ڈاؤن جولیا۔ خود کو سنبھالو۔ ہو سکتا ہے وہ عمران صاحب

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کی مہمان ہو۔"_____ صفدر نے جولیا کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اسے دیکھو۔ وہ کس لاڈ بھرے انداز میں اس کے ساتھ چپکی باتیں کر رہی تھی۔ تم دیکھ رہے تھے نا۔"_____ جولیا روہانسی ہو گئی۔

"ارے۔ وہ تو غیر ملکی خاتون تھی اور پھر ہے بھی ایکریمین۔ یہ لوگ تو راہ چلتے آدمی کے گلے پڑ جاتے ہیں۔"_____ صفدر نے منطق پیش کی تو جولیا لاجواب ہو کر رہ گئی۔

"ہوں۔ عمران تو چلا گیا۔ اب ہمیں خود ہی ایم آئی کے سیف ہاؤس میں جانا ہوگا۔"_____ صفدر کے جواب پر جولیا کا موڈ اب کسی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا اور اس نے خود کو اچانک پہنچنے والے ذہنی جھٹکے سے نکال لیا تھا۔

"اوکے۔ اب ہمیں چلنا چاہیے۔"_____ صفدر نے جولیا کی ذہنی روٹھیک ہونے پر مسکراتے ہوئے جیپ اسٹارٹ کی اور اسے مین روڈ پر لے آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ شہر کے پوش ایریا میں ایک پارک کے نزدیک واقع ملٹری انٹیلی جنس کے سیف ہاؤس کے قریب پہنچ چکے تھے۔ یہ جگہ دیکھنے میں کسی رہائشی بلڈنگ کا ویران حصہ ہی نظر آ رہی تھی لیکن صفدر جانتا تھا کہ بظاہر ویران سی اس عمارت میں کیا کیا اسرار چھپے ہوئے ہیں اور خستہ حال بلڈنگ کے اندر ایک اور ہی دنیا آباد ہے۔ صفدر نے جیپ مین گیٹ سے، جو کسی بھوت بنگلے کا اینٹرس کہلانے کے لائق تھا، ذرا ہٹ کر کھڑی کی اور سیل فون نکال کر کسی کو کال کرنے لگا۔

"یہ جگہ سیف ہاؤس کے لئے کتنی شاندار ہے۔"_____ جولیا نے کہا تو موبائل فون کان سے لگائے صفدر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی دوران اس کا دوسری جانب رابطہ قائم ہو گیا۔

"یار۔ اپنے بھوت بنگلے کا دروازہ تو کھولو۔"_____ صفدر نے اپنا تعارف کرانے کے بعد کہا اور دوسری طرف سے آنے والا جواب سن کر ہنس پڑا۔

"اوکے۔ ہم انتظار کر رہے ہیں۔"_____ صفدر نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا۔

"کیپٹن شیر آ رہا ہے۔ یہ اس کا کوڈ نیم ہے۔ اصل نام کا مجھے بھی پتہ نہیں۔"_____ صفدر نے جولیا کو بتایا۔

"کیا یہ ہمیں نقلی وزیر داخلہ سے تحقیقات کرنے دے گا۔"_____ جولیا نے پوچھا۔

"اصل میں ہم یہاں اس سے کھل کر تفتیش نہیں کر سکتے۔ لیکن پھر بھی کچھ کریں گے۔ شائد کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے۔"_____ صفدر نے جواب دیا۔ دونوں گفتگو کرتے ہوئے سیف ہاؤس کے آگے سے گزر گئے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ واک کرنے کے لئے نکلے ہوئے ہوں۔ یہ راستہ تقریباً ویران ہی تھا۔ شاید اس روڈ پر عام شہریوں کی رہائش گاہیں نہیں تھیں۔ اس لئے انہیں زیادہ چہل پہل نظر نہیں آ رہی تھی۔ یہاں سے اکا دکا لوگ اور گاڑیاں گزر رہی تھیں۔ تھوڑا آگے جا کر وہ واپس پلٹ آئے۔ پھر جیسے ہی وہ سیف ہاؤس کے سامنے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

پہنچے مین گیٹ کا ایک پٹ کھلتا چلا گیا۔

"یو آر ویلکم سر۔" ـــــ کیپٹن شیر نے اچانک باہر نکلتے ہوئے کہا اور بڑی گرم جوشی کے ساتھ صفدر سے ہاتھ ملایا جبکہ جولیا کو سر کے اشارے سے سلام کیا۔ دونوں اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے سیف ہاؤس میں داخل ہوگئے۔ یہ عمارت اندر سے صاف ستھری اور جدید سہولیات سے آراستہ نظر آرہی تھی۔ مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے وہ کیپٹن شیر کے آفس میں پہنچ گئے۔ اس دوران ایک جگہ انہیں مہمانوں کے رجسٹر میں اپنا نام درج کرانا پڑا جبکہ سکیورٹی پر مامور عملہ نے ان کی سرسری سی تلاشی لی تھی۔ جولیا کا صرف پرس چیک کیا گیا تھا۔

"ارے سعید صاحب۔ آپ نے بتایا ہی نہیں کہ خفیہ پولیس میں غیر ملکی خواتین کو بھی بھرتی کیا گیا ہے۔" ـــــ کیپٹن شیر نے جولیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے استفسار کیا جس پر جولیا کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ صفدر نے خود کو خفیہ پولیس کا شوکر رکھا ہے۔

"ہاں۔ اب کچھ عرصہ سے یہ ڈویلپمنٹ ہوئی ہے اور مختلف حساس شعبوں میں بھی خواتین اور غیر ملکی افراد کو اپنے جوہر دکھانے کا موقعہ مل رہا ہے اور تو اور اب ہمارے لڑاکا جہاز بھی صنف نازک اڑا رہی ہیں۔" ـــــ صفدر نے جواب دیا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ صفدر کی بات پر جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی تھی۔

"لیکن آپ صوبائی وزیر داخلہ سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ میں نے آپ کو بتایا تو تھا کہ اس کیس پر ایم آئی تحقیقات کر رہی ہے۔" کیپٹن شیر نے بڑے فخر سے کہا تو صفدر اور جولیا کے چہروں پر بے اختیار طنزیہ مسکراہٹ آ گئی۔

"مجھے پتہ ہے۔ دراصل میں پہلے سے اس کیس پر کام کر رہا ہوں۔ ہم نے بھی ایک مجرم پکڑا تھا جس نے میک اپ کر رکھا تھا۔ لیکن باوجود کوشش کے میں اس معاملے میں آگے نہیں بڑھ سکا۔ میرا خیال تھا کہ شاید اس نقلی صوبائی وزیر داخلہ سے کوئی کلیو مل جائے۔ ممکن ہے یہ ایک ہی گینگ ہو۔" ـــــ صفدر نے ایک کہانی گھڑتے ہوئے کہا تو کیپٹن شیر چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں ایک چمک سی لہرائی تھی۔

"ویری گڈ۔ آپ نے یہ اچھا پوائنٹ بتایا ہے۔ ہم اس سے کوئی خاص بات نہیں اگلوا سکے ہیں۔" ـــــ کیپٹن شیر نے پرجوش سے لہجے میں کہا۔

"اسے رکھا کہاں گیا ہے۔" ـــــ صفدر نے پوچھا تو کیپٹن شیر اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ لوگ میرے ساتھ آئیں۔ ہمیں انویسٹی گیشن سیل میں جانا ہوگا۔" ـــــ کیپٹن شیر نے کہا اور باہر کی طرف لپکا۔ دونوں نے اس کی پیروی کی اور آفس سے نکل کر وہ ایک راہداری میں آ گئے جس کا اختتام ایک زمین دوز راستے پر ہوا۔ یہاں سیڑھیاں اترنے کے بعد

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

صفدر اور جولیا کیپٹن شیر کے ہمراہ ایک راہداری میں آ نکلے، جہاں سے گزر کر وہ ایک ہال نما کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہاں ٹارچر کرنے کے مختلف آلات نظر آ رہے تھے جبکہ ایک جانب قطار میں رکھی گئی کرسیوں میں سے ایک پر نعلی وزیرداخلہ بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے اور چہرے پر وحشت چھائی ہوئی تھی جبکہ نیند سے بوجھل آنکھوں میں خوف کی پرچھائیاں جھلک رہی تھیں۔ اس کے چہرے کے ایک جانب زخم کا نشان بھی تھا۔ تفتیش کے دوران یقیناً اس پر تشدد کیا گیا تھا اور مسلسل جگائے رکھنے سے اس کی آنکھیں سرخ پڑ گئی تھیں کیونکہ نیند ایسی چیز ہے جس کے لئے بڑے بڑے مجرم سچ اگل دیتے ہیں لیکن اس کا کچھ نہ بتانا ظاہر کرتا تھا کہ یہ باقاعدہ تربیت یافتہ ہے۔ صفدر نے ایک نظر میں ہی یہ سب کچھ دیکھ لیا اور کیپٹن شیر کی جانب مڑا جو جولیا کی کسی بات کا جواب دے رہا تھا۔

"اس نے کیا بتایا ہے۔"_____ صفدر نے کیپٹن شیر سے پوچھا۔

"بڑا سخت جان ہے۔ مسلسل جاگنے اور مار پیٹ کے باوجود اس نے اپنا پلان نہیں بتایا۔"_____ کیپٹن شیر نے شرمندہ سی ہنسی ہنستے ہوئے اعتراف کیا کہ وہ مجرم سے کوئی خاص بات نہیں اگلوا سکے۔

"یہ پکڑا کیسے گیا۔"_____ جولیا نے پوچھا۔

"صوبائی وزیرداخلہ وقاص خان کو قتل کرنے کے بعد اس نے وقاص خان کے اسسٹنٹ کے ذریعے اس کے گھر اطلاع بھجوائی کہ وہ مصروف ہے اور گھر نہیں آئے گا۔ صوبائی وزیرداخلہ کی والدہ کا کل

آنکھوں کا آپریشن تھا۔ اہل خانہ بڑے پریشان ہوئے۔ وزیر داخلہ کا سیل فون چونکہ اس نے آف کر کے پھینک دیا تھا اس لئے اس پر بھی رابطہ نہ ہو سکا۔ وقاص خان کا ایک ہی بھائی ہے جو بیرون ملک کسی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے۔ اگلے روز وزیرداخلہ کا دوست جب اسے ملنے آیا کہ والدہ کے آپریشن کے بارے میں خیریت جان سکے تو اس نے اس کو پہچانا ہی نہیں جس پر صورتحال بڑی عجیب سی ہو گئی۔ وزیر داخلہ کا دوست سنٹرل انٹیلی جنس میں رہ چکا تھا۔ اسے شک پڑ گیا جس پر یہ پکڑا گیا حالانکہ اس نے میک اپ بڑا زبردست کر رکھا تھا۔" کیپٹن شیر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس سے کچھ برآمد ہوا ہے۔ میرا مطلب ہے کوئی مشکوک چیز۔" صفدر نے پوچھا۔

"نہیں۔ بس ایک جعلی شناختی کارڈ ملا ہے جس پر اس کا نام ہیبت خان درج ہے۔"_____ کیپٹن شیر نے بتایا۔

"کیا ہم اس سے علیحدگی میں پوچھ گچھ کر سکتے ہیں۔"_____ جولیا نے اچانک صفدر کے کان میں آہستہ سے کہا تو وہ زیر لب مسکرا دیا اور کوئی جواب نہ دیا۔

"آپ کی ساتھی کیا کہہ رہی ہے۔"_____ کیپٹن شیر نے بھنویں سکیڑتے ہوئے کہا۔ اسے شاید کھسر پھسر کرنا برا لگا تھا۔

"مس جولیا بڑی منجھی ہوئی پولیس آفیسر ہے۔ وہ ہیبت خان سے علیحدگی میں پوچھ گچھ کرنا چاہتی ہے۔ اگر تمہیں اعتراض نہ ہو تو۔"

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

صفدر نے کہا تو کیپٹن شیر نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"سوری صفدر صاحب۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔ اتنا تعاون بھی میں نے آپ سے اس لئے کیا ہے کہ کئی کیسز میں آپ نے میری بہت سی پرابلمز حل کی ہیں۔ لیکن میری ڈیوٹی مجھے اس کی اجازت نہیں دیتی۔ آپ کے تشدد سے اگر یہ ہلاک ہو گیا تو بڑا مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔" کیپٹن شیر نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"آل رائیٹ۔ کیا اس نے اپنے ساتھیوں کے نام بتائے ہیں۔" جولیا نے کیپٹن شیر کا مسئلہ سمجھتے ہوئے بادل نخواستہ گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس کے سیل فون کا ڈیٹا دس موبائل نمبرز پر مشتمل ہے جس پر کام ہو رہا ہے۔ ایک نمبر کے علاوہ باقی سارے نمبر بند ہیں۔" کیپٹن شیر نے بتایا اور اپنے کوٹ کی جیب سے ایک کاغذ نکال کر دکھایا۔ صفدر نے جلدی سے کاغذ کو پکڑ کر اپنے سامنے کیا اور غیر محسوس طریقے سے اپنے کوٹ کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ کاغذ پر لکھے موبائل نمبرز کی فہرست اس کے کوٹ میں لگے خفیہ کیمرے کی مدد سے خصوصی لہروں میں بدل کر اس کے موبائل کے ڈیٹا میں منتقل ہو چکی تھی۔ فہرست ایک نظر دیکھنے کے بعد صفدر نے وہ کیپٹن شیر کو واپس کر دی، جسے اس نے دوبارہ اپنی جیب میں منتقل کر لیا۔ اس دوران جولیا، جو نفی وزیر داخلہ کے قریب آ کھڑی ہوئی تھی، اس کے گلے میں پڑا ہوا تعویذ پکڑ کر الٹ پلٹ کر کے دیکھ رہی تھی۔ جس پر ہیبت خان بے چینی سے پہلو

بدلنے لگا۔

"صفدر۔ اس کا تعویذ کھولو۔" ـــــ جولیا نے مڑ کر صفدر سے کہا تو کیپٹن شیر جلدی سے آگے بڑھا۔

"کیا یہ تعویذ مشکوک ہے۔" ـــــ کیپٹن شیر کے چہرے پر حیرت تھی۔

"چیک کر لینے میں کیا حرج ہے۔" ـــــ جولیا نے کہا۔

"ٹھہرو۔ میں اسے قینچی سے کاٹتا ہوں۔" ـــــ کیپٹن شیر یہ کہتے ہوئے ایک الماری کی طرف بڑھا لیکن صفدر نے اس سے پہلے ہی کوٹ کی خفیہ جیب سے ایک مختصر سا چاقو نکال کر تعویذ کی ڈوری کو کاٹا اور پھر تعویذ کی سلائی ادھیڑنے لگا۔ یہ کام چند سیکنڈ میں مکمل ہو گیا۔ صفدر نے تعویذ کو کھولا تو اس میں سے ایک کاغذ برآمد ہوا جس پر عجیب و غریب الفاظ میں کچھ درج تھا۔

"اوہ۔ یہ تو کسی کوڈ میں لکھا گیا ہے۔" ـــــ جولیا نے کہا تو کیپٹن شیر بھی چونکا پڑا۔ اس دوران صفدر نے اس کی بھی خفیہ کیمرے کی مدد سے تصویر بنا لی تھی۔

"یہ مجھے دکھاؤ۔" ـــــ کیپٹن شیر نے کہا تو صفدر نے کاغذ اس کو پکڑا دیا اور اپنا سیل فون نکال کر ڈیٹا چیک کرنے لگا۔ دونوں تصاویر اس کے موبائل فون کی میموری میں محفوظ ہو چکی تھیں۔

"یہ کون سا کوڈ ہے۔ ایسی تحریر اس سے پہلے تو کبھی نہیں دیکھی۔" کیپٹن شیر نے کہا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"ہاں۔ میرے لئے بھی یہ نیا کوڈ ہے۔ اب تو اس سے تفتیش کرنا ہی پڑے گی۔"۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور جیب سے چاقو نکال کر ہیبت خان کی جانب بڑھا۔

"ٹھہرو۔ تم کیا کرنے لگے ہو۔"۔۔۔۔ کیپٹن شیر نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روکتے ہوئے کہا۔

"تم کچھ معلوم نہیں کر سکو گے۔"۔۔۔۔ ہیبت خان نے دانت پیستے ہوئے کہا اور اس کے منہ سے جھاگ سی نکلنے لگی۔ جس پر سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"اوہ۔ لگتا ہے اس نے سائنائیڈ کیپسول چبا لیا ہے۔"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھی لیکن اتنی دیر میں ہیبت خان ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔

"اوہ۔ یہ تو ہلاک ہوگیا ہے۔ اب کیا ہوگا۔"۔۔۔۔ کیپٹن شیر نے اس کا منہ کھولتے ہوئے کہا جو جھاگ سے بھر گیا تھا۔ اس کے لہجے سے فکرمندی جھلک رہی تھی۔

"کوڈ والا کاغذ تمہارے پاس ہے۔ تم اپنی رپورٹ میں لکھ دینا کہ پوچھ گچھ کے دوران مجرم نے اپنے دانتوں میں چھپایا خفیہ کیپسول چبا کر خودکشی کر لی اور پھر اس قسم کے واقعات تو پیش آتے ہی رہتے ہیں۔ کیا تم نے پہلے اس کی اچھی طرح تلاشی نہیں لی تھی۔"۔۔۔۔ صفدر نے کیپٹن شیر کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اسے تسلی دینے کے انداز میں کہا تو وہ پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

سلیمان نماز سے فارغ ہو کر عمران کے بیڈ روم کے سامنے سے گزرا تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ بیڈروم کے نیم وا دروازے سے اندر کا جو منظر نظر آ رہا تھا وہ سلیمان کے لئے ناقابل یقین تھا۔ اس نے اپنی آنکھوں کو دونوں ہاتھوں سے ملا کہ شاید یہ اس کی نظر کا دھوکہ ہو مگر جب سامنے کے منظر میں کوئی تبدیلی نظر نہ آئی تو اس نے اپنے ہاتھ کی انگلی کو دانتوں سے کاٹا، جس کا نتیجہ ماسوائے اس کے منہ سے نکلنے والی سسکاری کے اور کچھ نہ نکلا۔ کمرے کا منظر ہی کچھ ایسا تھا جو اس نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھا تھا کہ عمران، جو صبح سویرے اٹھنے کا عادی، دنیا و مافیہا سے بے خبر اپنے بستر پر بے سدھ پڑا تھا۔ وہ سوچ میں پڑ گیا کہ عمران چاہے رات کو کتنا ہی تاخیر سے کیوں نہ سوئے، سحر پھوٹنے سے قبل ہر حال میں نماز ضرور پڑھ لیتا تھا۔ ہاں ایسا کئی بار ہوا تھا کہ بعض اوقات رات گئے تک مصروفیات اور پھر اگلی صبح

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

معمول سے کچھ تاخیر سے بیدار ہونے کی وجہ سے وہ مسجد جانے کی بجائے نماز فلیٹ پر ہی پڑھ لیتا تھا۔ سلیمان نے سوچا ممکن ہے صاحب کی طبیعت ٹھیک نہ ہو جس کی وجہ سے رات گئے آنکھ لگی ہو اور اس سے قبل کہ نماز کا وقت نکل جائے وہ اسے بیدار کر دے۔ یہی سوچ کر وہ فوراً آگے بڑھا اور عمران کو بیدار کرنے کے لئے اسے بازو سے پکڑ کر آہستہ سے ہلایا تو وہ یک دم اٹھ کر بیٹھ گیا اور پھر اپنے سامنے سلیمان کو دیکھ کر اس کا پارہ چڑھ گیا۔

"واٹ نانسنس۔ یہ کیا حرکت ہے۔"_____ اس نے تقریباً چیختے ہوئے غصے سے کہا۔

"صص۔ صاحب۔ نماز کا وقت گزر رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو بیدار کر دوں۔"_____ سلیمان نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں وضاحت کی۔ وہ عمران کے مزاج کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔

"تم جاؤ۔ مجھے سونے دو۔ میری ابھی نیند پوری نہیں ہوئی۔" اس نے لہجے کو قدرے نرم کرتے ہوئے کہا۔ سلیمان نے بحث کرنا مناسب نہ سمجھا اور کندھے اچکاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔ صبح کے معمولات سے فارغ ہو کر اس نے ناشتے کی تیاری شروع کر دی۔ اس دوران عمران بھی بیدار ہو گیا اور تیار ہو کر کامن روم میں صوفہ پر بیٹھ کر سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے اخبارات پڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے سلیمان کو زور سے پکارا تو وہ کسی جن کی طرح فوراً ہی دروازے پر نمودار ہو گیا۔

"جی صاحب۔ آج ناشتے میں کیا کھانا پسند کریں گے۔" سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"نانسنس۔ یہ بات تم اب پوچھ رہے ہو۔ مجھے بیڈ ٹی کیوں نہیں دی۔"_____ عمران نے غصے سے کہا۔

"صاحب۔ یہ آپ بیڈ ٹی کب سے پینے لگے۔ ویسے بھی اماں بی نے آپ کو بیڈ ٹی پینے سے سختی سے منع کر رکھا ہے۔"_____ سلیمان نے حیرت سے عمران کو سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"سنو۔ اب کل سے میں بیڈ ٹی لیا کروں گا۔"_____ عمران نے اس کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"جی بہت بہتر۔ کیا بڑی بیگم صاحبہ کو اس کی اطلاع دے دوں۔" سلیمان نے کندھے اچکاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں۔ میں خود کو چینج کرنا چاہتا ہوں۔" عمران نے ہاتھ سے اسے واپس جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور دوبارہ اخبار کی ورق گردانی شروع کر دی جبکہ سلیمان دوبارہ کچن کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے واپس جاتے ہی عمران نے سامنے ٹیبل پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر پھر فوراً ہی ارادہ بدل دیا اور اپنا سیل فون نکال کر کسی کو کال کرنے ہی لگا تھا کہ اس کی رنگ ٹون بجنے لگی۔ اس نے چونک کر سیل فون کی سکرین پر دیکھا تو ایک نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آ گئی۔

"یس۔"_____ اس نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے بڑے دھیمے لہجے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

میں کہا اور دوسری طرف سے کسی خاتون کی بات سننے لگا۔

''ہاں۔ میں نے عمران کا مکمل روپ دھار لیا ہے۔''_____ عمران کا روپ دھارے پیٹرسن نے کہا۔ اس کی آواز کسی سرگوشی جتنی ہی بلند تھی۔

''اس کے ملازم کو کوئی شک تو نہیں پڑا۔''_____ دوسری طرف سے چیلسی کی آواز آئی۔

''نہیں۔ فی الحال خطرے والی کوئی بات نہیں۔ لیکن یہ عمران کا ملازم بڑا عجیب وغریب شخص ہے۔''_____ پیٹرسن نے کہا۔

''عجیب وغریب سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ کیا اس کے دو سر ہیں۔''_____ چیلسی نے خوشگوار لہجے میں کہا تو پیٹرسن دھیرے سے ہنس دیا۔

''نہیں۔ لیکن عمران کا رول کرتے ہوئے مجھے بڑی پرابلم ہو رہی ہے۔ بڑا ہی عجیب سا کریکٹر ہے۔''_____ پیٹرسن نے منہ بناتے ہوئے کہا تو چیلسی بے اختیار ہنس پڑی۔

''لیکن تمہارا تو دعویٰ تھا کہ تم ہر قسم کا رول بخوبی انجام دے سکتے ہو۔ پھر اب ایسا کیوں نہیں ہوا۔''_____ چیلسی نے سوال کیا۔

''دراصل۔ عمران ان سب میں ایک انوکھا کردار ہے۔ ہر وقت اوٹ پٹانگ حرکتیں کرنے والا۔ اب یہ کام تو کوئی جوکر ہی کر سکتا ہے۔''_____ پیٹرسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ مشن کی کامیابی کے لئے تھوڑی دیر کے لئے تم بھی

جوکر بن جاؤ۔''_____ چیلسی نے ہنستے ہوئے اسے چھیڑا۔

''تم میری چھوڑو اور اپنی سناؤ۔ جو ہدایت میں نے تمہیں کی تھیں اس پر کہاں تک عمل درآمد ہوا ہے۔''_____ پیٹرسن نے اس کے ہنسنے کا برا مناتے ہوئے موضوع بدلنے کی غرض سے کہا۔

''ہاں۔ ہیبت خان کی گرفتاری کی وجہ سے سائنسدان تک پیغام پہنچانے کا متبادل ذریعہ استعمال کیا ہے۔ ڈاکٹر گلریز نے گرین سگنل دیا ہے کہ کام ہو جائے گا مگر اس کی تمام شرائط پوری ہونی چاہئیں۔'' چیلسی نے بتایا۔

''اس بارے میں اسے مکمل یقین دہانی کرائی گئی تھی لیکن یہ مجھے کوئی خبطی اور وہمی قسم کا سائنسدان لگتا ہے۔''_____ چیلسی کی بات سن کر پیٹرسن کو غصہ آ گیا۔

''تم اپنے غصے پر قابو رکھو۔ سائنسدان کو میں رام کر لوں گی۔'' چیلسی نے اسے اطمینان دلایا۔

''ہوں۔ کوشش تو کر رہا ہوں۔ میں نے عمران کے ملازم کو بھی کچھ زیادہ ہی ڈانٹ دیا ہے۔''_____ پیٹرسن نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تمہیں اس بارے میں احتیاط برتنی چاہیے۔ اگر اسے کوئی شک پڑ گیا تو سارا کھیل ہی نہ بگڑ جائے۔''_____ چیلسی نے فکرمند سے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ ایسا کچھ نہیں ہوگا۔ عمران کا باورچی بھی اس کی طرح کچھ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

مشکل کریکٹر ثابت ہو رہا ہے۔ سوال کر کر کے میرا تو ناک میں دم کر دیا ہے اس نے۔ بس یوں سمجھ لو کہ اسے ہینڈل کرنے میں مجھے دانتوں پسینہ آ رہا ہے۔"_____ پیٹرسن نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تو یوں کہو ناں کہ تمہیں ایک باورچی نے زچ کر کے رکھ دیا ہے۔"_____ چیلسی نے اس کی گفتگو سن کر صورتحال سے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا تو پیٹرسن ہنس پڑا۔

"ہاں۔ اور تو اور صبح مجھے نماز پڑھنے کے لئے اٹھا رہا تھا۔" پیٹرسن نے سلیمان کی بات یاد کر کے محظوظ ہوتے ہوئے بتایا تو چیلسی بے ساختہ ہنس پڑی۔

"تمہیں عمران کے والد سے بھی ملنا ہوگا۔"_____ چیلسی نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا مگر اس سے پہلے کہ پیٹرسن کوئی جواب دیتا سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا، جس پر اس نے اوکے کہہ کر کال ختم کر دی اور سیل فون اپنے کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔

"صاحب۔ آپ نے اپنا سیل فون تبدیل کر لیا ہے کیا۔" سلیمان نے ناشتے کے برتن ٹیبل پر سجاتے ہوئے پوچھا تو پیٹرسن بے اختیار چونک اٹھا۔

"کیوں۔ یہ بات تم کیوں پوچھ رہے ہو۔"_____ اس نے سلیمان کی طرف بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"رنگ ٹون کی آواز کچھ عجیب سی تھی۔ پہلے تو آپ ایسی رنگ ٹون پسند نہیں کرتے تھے۔"_____ سلیمان نے وضاحت کی تو پیٹرسن ایک

طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"ہاں۔ میں نے کہا تو ہے کہ میں خود کو بدل رہا ہوں۔ تنگ آ گیا ہوں میں اس زندگی اور شب و روز کی یکسانیت سے۔"_____ اس نے ناشتے کے لئے بریڈ کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے اور ہمیں خبر تک نہیں۔" سلیمان نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو تم۔"_____ پیٹرسن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ زندگی سے تنگ آ گیا ہوں۔ خدانخواستہ آپ کہیں۔ اوہ اب تو مجھے بڑی بیگم صاحبہ کو لازماً بتانا ہی پڑے گا۔"_____ سلیمان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور جلدی سے قریب پڑے ٹیلی فون کے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ پیٹرسن نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"شٹ اپ۔ خبردار اگر ایسی حرکت کی تو۔ کچھ نہیں ہوا ہے مجھے۔ سمجھے تم۔ اب جاؤ اور مجھے اپنی مرضی سے جینے دو۔"_____ پیٹرسن نے سخت لہجے میں اسے ڈانٹتے ہوئے کہا تو سلیمان منہ بناتے ہوئے واپس مڑ گیا جبکہ پیٹرسن جلدی جلدی ناشتہ کرنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد ناشتے سے فارغ ہو کر اس نے سلیمان کو شاپنگ کے بہانے کچھ چیزوں کی فہرست تھما کر مارکیٹ روانہ کر دیا اور تسلی کے ساتھ فلیٹ کی تلاشی لینے لگا مگر کوئی مطلب کی چیز اس کے ہاتھ نہ لگی۔ سلیمان کے واپس آنے سے پہلے ہی وہ فلیٹ چھوڑ چکا تھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بلیک زیرو دانش منزل کے آپریشن روم میں ایک عجیب وغریب کوڈ میں لکھی تحریر کو اپنے سامنے رکھے پریشان بیٹھا تھا۔ ٹیبل پر ایک طرف چند کاغذات کا ڈھیر سا لگا تھا جن پر اس نے کوڈ کو ڈی کوڈ کرنے کے لئے مختلف کلیے استعمال کر کے اس لاینحل مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن باوجود تمام کوشش اور سر کھپائی کے ناکام رہا تھا۔ یہ وہی تحریر تھی جو صفدر نے ایم آئی کے سیف ہاؤس میں نقلی وزیر خارجہ کے تعویذ کی تصویر کھینچ کر حاصل کی تھی اور ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود سپیشل سپر کمپیوٹر نے صفدر کی ای میل ملتے ہی اس کا ایک پرنٹ نکالا تھا۔ بلیک زیرو کا خیال تھا کہ عمران کے ساتھ کئی سالوں سے مختلف قسم کے کوڈز کو ڈی کوڈ کر لینے کی وجہ سے اب کسی ایسی تحریر کو ڈی کوڈ کر لینا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے لیکن اس کوڈ نے اس کے دماغ کی چولیں ہلا کر رکھ دی تھیں۔ اس نے ہاتھ

میں پکڑے ہوئے قلم کو ٹیبل پر رکھا اور اٹھ کر کچن میں چلا گیا تاکہ اپنے لئے کافی تیار کر سکے۔ اس نے کچھ دیر کے لئے اپنی توجہ اس مسئلے سے ہٹالی تاکہ ذرا فریش ہو کر اس بارے میں سوچ سکے۔ اگر عمران صاحب ہوتے تو اس کوڈ کو کیسے حل کرتے۔ بلیک زیرو نے کافی تیار کرتے ہوئے سوچا۔ لیکن کچھ دیر انہی خیالات میں غرق رہنے کے باوجود کوئی حل اس کے ذہن میں نہ آیا۔ وہ کافی تیار کر کے واپس آپریشن روم میں آیا اور کپ کو ٹیبل پر رکھ کر عمران سے دوبارہ رابطے کی کوشش کرنے لگا۔ عمران کافی دنوں سے غائب تھا۔ نہ اس کے موبائل فون پر رابطہ ہو رہا تھا، نہ ہی ریسٹ وائرلیس پر۔

''کہیں عمران صاحب کسی مصیبت میں تو نہیں پھنس گئے۔'' بلیک زیرو نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے لمحہ بھر کو سوچا مگر اس کے دل نے یہ خیال رد کر دیا۔ بلیک زیرو نے ٹیبل پر رکھے مختلف ٹیلی فون سیٹوں میں سے سبز رنگ کے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور جولیا سے رابطہ کرنے لگا۔ لیکن میسج ریکارڈ کرانے کی مخصوص آواز سنتے ہی اس نے مختصر سا پیغام نوٹ کرایا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر جولیا کے موبائل فون پر رابطہ کرنے لگا۔ اگلے ہی لمحے جولیا لائن پر تھی۔

''ایکسٹو سپیکنگ۔'' ـــــ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر۔'' ـــــ جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''عمران کو تلاش کر کے کہو کہ مجھ سے رابطہ کرے۔'' ـــــ بلیک زیرو نے بڑی مشکل سے یہ الفاظ ادا کئے۔ اسے اندازہ تھا کہ دوسری

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

جانب جولیا، ایکسٹو کے منہ سے یہ الفاظ سن کر یقیناً حیران رہ گئی ہو گی۔

''چیف۔ آج کل وہ ایک ایکریمین نژاد دوشیزہ کے ساتھ شہر میں گھومتا پھر رہا ہے۔''۔۔۔۔ جولیا نے بتایا۔ بلیک زیرو اس کے لہجے کی تلخی کو محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا۔

''کیا وہ عمران کی مہمان ہے۔''۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''صفدر کا خیال بھی یہی تھا سر۔ کیونکہ وہ عمران سے کافی بے تکلف لگ رہی تھی۔''۔۔۔۔ بلیک زیرو کو جولیا کی آواز کسی کنوئیں سے آتی ہوئی محسوس ہوئی جس پر وہ بے اختیار زیر لب مسکرا دیا۔

''خود کو سنبھالو جولیا۔ یہ جذباتی پن تمہارے شایان شان نہیں ہے۔ تم سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو۔ رہی بات عمران کی تو اسے غیر ذمہ داری کی سخت ترین سزا بھی مل سکتی ہے۔''۔۔۔۔ بلیک زیرو کا لہجہ اچانک سرد ہو گیا۔

''یس سر۔ وہ لڑکی یقیناً عمران کی دوست ہی ہو گی۔''۔۔۔۔ جولیا نے جو ایک لمحہ پہلے کھوئی کھوئی سی تھی، فوراً ہی ہوشیار لہجے میں جواب دیا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے اس کی ذہنی رو پلٹ گئی ہو۔ عمران کا تحفظ کرنے کی لاشعوری کوشش پر بلیک زیرو دل ہی دل میں بے اختیار ہنس پڑا۔

''دوست ہونا اور بات ہے جولیا اور ساتھی ہونا دوسری بات۔

صفدر کی ڈیوٹی لگاؤ کہ وہ عمران کو تلاش کرے اور خود بھی اس سے رابطہ کر کے اس تک میرا پیغام پہنچاؤ۔''۔۔۔۔ بلیک زیرو نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔ وہ نہ کہتے ہوئے بھی بہت کچھ کہہ گیا تھا۔ جس پر وہ خود بھی حیران تھا۔

''او کے چیف۔ میں ابھی صفدر کو حرکت میں لاتی ہوں۔''۔۔۔۔ جولیا کی کپکپاتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں ایک چستی کا احساس اور جوش وجذبہ تھا جس کو بلیک زیرو نے نوٹ کیا۔ اس کے ایک جملے نے گویا جولیا کو ری چارج کر دیا تھا۔ بلیک زیرو نے لاشعوری طور پر اسے احساس دلایا تھا کہ عمران کے لئے جو اہمیت تمہاری ہے وہ کسی ایکریمین نژاد دوشیزہ کی نہیں ہو سکتی۔ شاید یہ بات کہیں بلیک زیرو کے لاشعور میں تھی جو اچانک زبان پر آ گئی تھی حالانکہ جس سیٹ پر وہ بیٹھا تھا یہاں کبھی اس طرح کی گفتگو اس نے نہیں کی تھی۔ اس لئے کہ اس نے ہمیشہ ایکسٹو کے امیج کو برقرار رکھا تھا اور عمران نے اس کو یہی ٹریننگ دی تھی۔ کافی پینے کے بعد وہ اٹھ کر لائبریری میں چلا گیا اور وہاں مختلف کوڈز کے حوالے سے دستیاب مواد کا جائزہ لینے لگا۔ یہاں اسے دنیا بھر میں شائع ہونے والی کچھ نایاب قسم کی کتب بھی ملیں جبکہ ایک بڑی تعداد میں فائلز بھی موجود تھیں۔ اس نے مختلف کوڈز کے بارے میں درج معلومات کا سرسری سا جائزہ لیا لیکن مطلوبہ کوڈ پر مشتمل کوئی تحریر اسے نظر نہ آئی۔ جب کوئی بات نہ بن پڑی تو اچانک بلیک زیرو کو سپر پنسل کا خیال آ گیا۔ یہ پنسل روسیاہ سے پاکیشیا سیکرٹ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سروس کے فارن ایجنٹ نے حال ہی میں بھیجی تھی جس کا وہ تجزیہ بھی کر چکا تھا لیکن اسے اس کا خیال نہ رہا تھا۔ اس نے جلدی سے اپنے عقب میں موجود سپیشل الماری کی خفیہ دراز میں رکھی ہوئی سپر پنسل نکالی۔ مختصر سی اس پنسل میں ایسا پیچیدہ سنسر کا نظام نصب تھا جس کی مدد سے کئی طرح کی اشاراتی زبانوں کا ترجمہ روسیاہی زبان میں کیا جاسکتا تھا۔ اور اگر ایسا ہو جاتا تو اس کے لئے اس اشاراتی پیغام کو سمجھنا قطعاً دشوار نہیں تھا۔ سپر پنسل کا پورا نظام سولر سیلز پر چلتا تھا اس لئے اس کے لئے کسی بیٹری وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ اس نے سپر پنسل کو آن کرنے کے بعد اس کا نچلا کنارہ جس میں سے لیزر لائٹ نکل رہی تھی، کوڈ والی تحریر کے اوپر کر کے لیزر پھینکی اور پنسل کے سائیڈ پر بنی مستطیل سی سکرین پر نظر دوڑائی تو اس کا منہ بن گیا۔ سپر پنسل بھی اس عجیب وغریب اور پیچیدہ کوڈ کو ڈی کوڈ نہ کر سکی تھی۔ پھر اچانک جیسے بجلی کوندتی ہے۔ بالکل اسی طرح ایک خیال اس کے ذہن میں آیا تو وہ بے اختیار چونک اٹھا اور جلدی سے واپس آپریشن روم میں آ گیا۔ اسے اچانک یاد آیا کہ عمران صاحب نے مختلف کوڈز اور ان کے ڈی کوڈز پر مبنی معلومات بڑی عرق ریزی کے بعد تیار کر کے آپریشن روم کے سپیشل سپر کمپیوٹر میں فیڈ کر رکھی ہیں۔ بلیک زیرو کمپیوٹر کے ڈیٹا میں موجود مطلوبہ مواد کو سرچ کرنے لگا اور بالآخر اس کی مراد بر آئی۔ مخصوص فولڈرز کو چیک کرنے کے بعد اس کا مطلوبہ کوڈ اور ساتھ ہی اس کے ڈی کوڈ کے اشارات پر مبنی معلومات اس کے سامنے تھی، جسے

دیکھ کر وہ خوشی سے اچھل پڑا۔ اس نے کوڈ والی تحریر کے پرنٹ کو سامنے رکھا اور کاغذ قلم لے کر جلدی سے اسے ڈی کوڈ کرنے لگا۔ وہ تھوڑی دیر تک بڑے انہماک کے ساتھ یہ کام کرتا رہا اور اس کے مکمل ہوتے پر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اسے پڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر تجسس کے تاثرات تھے کہ آخر یہ عجیب وغریب کوڈ والی تحریر ہے کیا۔ یہ کسی پیٹرسن کی طرف سے ہیت خان کے نام ایک خفیہ پیغام تھا جس کے مطابق پاکیشیا کے قبائلی علاقے کانٹر میں واقع کسی لیبارٹری کے ایک سائنسدان ڈاکٹر گلریز کو ایک مخصوص ٹاسک دیا گیا تھا اور اسے وہاں ایک انتہائی اہم مشن مکمل کرنا تھا۔ جس میں لیبارٹری کے زیر زمین حصے میں داخلے کے لئے خفیہ راستے کی تلاش اور اس کے بدلے پچیس لاکھ ڈالر دینے کی آفر کی گئی تھی۔ آخر میں ڈاکٹر گلریز سے رابطہ کرنے کا طریقہ بتایا گیا تھا۔ یہاں پہنچ کر تحریر ختم ہو گئی۔ بلیک زیرو نے ڈی کوڈ ہونے والی تحریر کو دوبارہ پڑھا اور ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ پچیس لاکھ ڈالر ایک بھاری رقم تھی جس کے لئے کوئی خوفناک کام ہونے جا رہا تھا۔ لیبارٹری کے زیر زمین حصے میں کیا تیار ہو رہا تھا۔ اس کا اسے علم نہیں تھا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے لگا لیکن پھر کچھ سوچ کر اس نے کریڈل دبایا اور دوبارہ ٹون آنے پر سرداور کے نمبر ڈائل کر دیئے۔ دوسری جانب گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"داور سپیکنگ۔" ——— سرداور کی آواز سنائی دی۔

"چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ ایکسٹو سپیکنگ۔" ——— بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔" ——— سرداور کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"سرداور۔ کانٹر میں ہماری کونسی لیبارٹری ہے اور وہاں سکیورٹی کے کیا انتظامات ہیں۔" ——— بلیک زیرو نے پوچھا۔

"سر۔ وہاں جدید روبوٹس پر تحقیق ہو رہی ہے اور سکیورٹی کے بے حد سخت انتظامات کئے گئے ہیں۔ ابھی لیبارٹری میں ابتدائی مراحل کا کام ہو رہا ہے۔ کیا وہاں کوئی خطرے والی بات ہے۔" ——— سرداور نے لیبارٹری کے بارے میں بتانے کے بعد سوال کیا۔

"کچھ ایسی اطلاعات ملی ہیں کہ دشمن وہاں کوئی اہم مشن مکمل کرنا چاہتا ہے۔ لیبارٹری کے زیر زمین حصے میں جانے کے لئے خفیہ راستے کی کیا پوزیشن ہے۔" ——— بلیک زیرو نے مزید پوچھا۔

"زیر زمین حصے میں جانے کے لئے کوئی خفیہ راستہ نہیں ہے۔ سائنسدان اور دیگر عملہ عام راستہ ہی استعمال کرتے ہیں۔" ——— سرداور نے الجھے ہوئے لہجے میں بتایا۔

"ہوں۔ یہ بے حد اہم بات ہے۔ کیا لیبارٹری کی زمین دوز بلڈنگ ایک منزلہ ہے۔" ——— بلیک زیرو نے کچھ سوچتے ہوئے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"یس سر۔" ——— سرداور نے کہا تو بلیک زیرو کے ماتھے پر کئی شکنیں ابھر آئیں۔ چونکہ سرداور پاکیشیا کی تمام لیبارٹریوں کے انتظامی انچارج تھے اور ان میں وزٹ بھی کرتے تھے۔ اس لئے بلیک زیرو کو اندازہ تھا کہ وہ جو بات کہہ رہے ہیں پوری ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہے ہیں۔

"کیا وہاں ڈاکٹر گلریز نام کے کوئی سائنسدان بھی کام کرتے ہیں۔" ——— بلیک زیرو نے پوچھا۔

"جی ہاں۔" ——— سرداور نے مختصر سا جواب دیا۔

"سیکرٹ سروس کو ایسی مصدقہ اطلاعات ملی ہیں کہ دشمن اس ڈاکٹر گلریز کو بھاری رقم دے کر کوئی اہم معلومات حاصل کرنا یا کوئی اور کام کروانا چاہتا ہے۔ آپ اس پر کوئی چیک بٹھا دیں۔ کوئی اہم بات معلوم ہو تو فوراً سر سلطان کے فونس میں لے آئیں۔ اس سائنسدان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔" ——— بلیک زیرو نے صورت حال واضح کرتے ہوئے سرداور سے پوچھا۔

"سر۔ ڈاکٹر گلریز کے بارے میں اب تک کوئی مشکوک بات تو معلوم نہیں ہو سکی۔ لیکن پھر بھی میں اس کی فائل منگوا کر پڑھتا ہوں۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، یہ کچھ لالچی شخص ہے، لیکن اس حد تک گر جائے گا کبھی سوچا نہیں تھا۔" ——— سرداور نے سوچنے کے انداز میں کہا۔ ان کا لہجہ تاسف بھرا تھا۔

"اوکے۔ آپ کو لیبارٹری کے بارے میں کوئی اہم بات معلوم ہو تو

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

فوراً بتائیں۔ میں اس کی سکیورٹی کے لئے سیکرٹ سروس کے دو ممبران کی ڈیوٹی لگا رہا ہوں۔"_____ بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا آپ عمران صاحب کو بھی بھجوا رہے ہیں۔"_____ سر داور کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

"نہیں۔ عمران فی الحال کسی اور کام میں مصروف ہے۔"_____ بلیک زیرو نے کہا اور رابطہ ختم کر کے ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ عمران کے لاپتہ ہونے کے بارے میں اپنی لاعلمی کو چھپا گیا تھا۔

پیٹریاس کو جس مشکوک آدمی کے پکڑے جانے کی اطلاع ملی تھی اس کی شکل عمران سے ہوبہو ملتی جلتی تھی۔ تحقیق پر یہ بات سچ ثابت ہوئی۔ یہ گویا اس کے لئے قارون کا خزانہ ہاتھ آ جانے والی بات تھی ورنہ اسے بتایا یہی گیا تھا کہ عمران کو قابو کرنا ممکن نہیں۔ سیکرٹ آئی کے چیف نے اسے اور چیلسی کو بریفنگ دیتے ہوئے خاص طور پر ہدایت کی تھی کہ عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران سے بچ کر رہیں اور ان سے الجھنے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔ کانٹر کی لیبارٹری میں داخلے کے لئے اسے عمران کا روپ دھارنے کا خیال آیا تو اس نے فوراً اس پر عمل درآمد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اگرچہ یہ ایک بے حد خطرناک کام تھا مگر اسے لیبارٹری پر ریڈ کرنے اور ڈائریکٹ ایکشن کے برخلاف یہی آپشن بہتر لگا تھا۔ کیونکہ اس کے کرمنالوجی کے استاد نے اسے جو پتے کی بات بتائی تھی وہ یہی تھی کہ دشمن کے درمیان ان کا روپ دھار کر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سیکرٹ تک پہنچنا اور اپنا ٹارگٹ خاموشی کے ساتھ ہٹ کر کے نکل جانے والا ہی سب سے بہتر جاسوس سمجھا جاتا ہے۔ ماضی میں اس نے ایسے کئی مشنز کامیابی کے ساتھ مکمل کئے تھے۔ اسے دوسروں کے لہجوں کی کاپی کرنے میں بھی ایک خاص مہارت حاصل تھی۔ اگرچہ ہیڈکوارٹر میں اسے عمران کے خفیہ ریکارڈنگ پر مبنی سین دکھائے اور آواز سنائی گئی تھی لیکن عمران کا کردار نبھاتے ہوئے اسے بے حد مشکل پیش آئی تھی اور اس نے دانستہ عمران کے ساتھیوں کے ساتھ ملاقات سے گریز کیا تھا۔ عمران کو قتل کرنے کا ارادہ اس نے فی الحال ملتوی کر دیا تھا اور اسے طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا کر اپنے خفیہ اڈے پر رکھا ہوا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ مشن مکمل کرنے کے بعد وہ اس پر تشدد کر کے پاکیشیا کے سیکرٹس بھی حاصل کر لے گا۔ مشن پر روانہ ہونے سے قبل اس نے چیلسی کے ساتھ کچھ معاملات طے کئے اور پھر مطمئن ہونے کے بعد وہ کانٹر روانہ ہوگیا۔ لیبارٹری میں جانے سے پہلے پیٹریاس نے کانٹر کے قریب سیکرٹ آئی کے تحت قائم کئے گئے قبائلی نوجوانوں کی برین واشنگ اور انہیں تخریبی کارروائیوں کی تربیت دینے کے ایک خفیہ سنٹر کا بھی دورہ کیا۔ جس کی ہدایت اسے ہیڈکوارٹر سے روانہ ہونے سے قبل کرنل ولیم نے خاص طور پر کی تھی۔ یہاں ان کی خفیہ تنظیم کا مقامی ہیڈ مائیکل موجود تھا۔ مائیکل نے اسے تربیت مکمل کرنے والے لڑکوں سے بھی ملوایا اور ان سے پہلے والوں کی رپورٹ بھی پیش کی تھی۔

''ان لڑکوں نے اب تک کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔'' پیٹریاس

نے تخریب کاری کے لئے لائے گئے نوجوانوں کی فائل کو ایک نظر دیکھنے کے بعد پوچھا۔

''سر۔ اب تک تیرہ مختلف ٹارگٹس ہٹ کئے گئے ہیں۔ جس میں چند اہم ملکی و غیر ملکی شخصیات کا اغوا اور قتل بھی شامل ہے۔ چھ حساس مقامات پر بم دھماکے کروائے گئے ہیں جبکہ ملٹری پرسنز اور حساس اداروں کی بلڈنگز کو بھی ٹارگٹ کیا گیا ہے۔'' ——— مائیکل نے بڑے فخریہ انداز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو پیٹریاس کا چہرہ کھل اٹھا۔

''گڈ۔ ان لڑکوں میں سے جو بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کریں گے انہیں ہم سیکرٹ آئی کے مستقل ایجنٹ بنا کر اپنے وہ عزائم پورے کریں گے جس کے لئے یہ ٹریننگ سنٹر بنایا گیا ہے۔'' ——— پیٹریاس نے اس کی کارکردگی سے خوش ہو کر کہا۔ وہ اس وقت ٹریننگ سنٹر کے ہی ایک حصے میں بنائے گئے زمین دوز خفیہ بنکر نما آفس میں موجود تھے جس کا ایک زیر زمین راستہ جنگل سے باہر جا کر نکلتا تھا۔ یہ راستہ کسی بھی ممکنہ آپریشن سے بچنے کے لئے بنایا گیا تھا۔

''یس سر۔'' ——— مائیکل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ کچھ دیر ٹریننگ سنٹر کے حوالے سے کئے گئے سیکورٹی انتظامات پر بھی بات چیت کرتے رہے۔ جس کے بعد مائیکل نے اپنا سیل فون نکالا اور کسی کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

''ہیلو ہیلو۔ ڈارک وے۔'' ——— رابطہ قائم ہوتے ہی موبائل فون کے آن کئے گئے سپیکر سے آواز سنائی دی۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

''کوڈ بتاؤ''۔۔۔۔۔ مائیکل نے سخت لہجے میں کہا۔

''بلیو مون کلیئر''۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو مائیکل نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

''اوکے۔ ڈارک وے پر آ جاؤ۔ پارسل ساتھ ہی لیتے آنا۔'' مائیکل نے کہا اور دوسری طرف سے جواب سننے کے بعد سیل فون آف کر دیا۔

''یہ آدمی کب سے تمہارے ساتھ کام کر رہا ہے''۔۔۔۔۔ پیٹریاس نے کال ختم ہونے کے بعد پوچھا۔

''سر۔ چھ سال ہو گئے ہیں۔ بھروسے کا آدمی ہے''۔۔۔۔۔ مائیکل نے بتایا۔

''لالچی تو نہیں''۔۔۔۔۔ پیٹریاس نے دوبارہ پوچھا۔

''پیسے کے معاملے میں تھوڑا لالچی ہے مگر بندہ بڑے کام کا ہے'' مائیکل نے کہا تو پیٹریاس کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

''ایک بات یاد رکھو مائیکل۔ لالچی آدمی کتنا بھی کام کا ہو۔ وقت پڑنے پر دھوکا دے سکتا ہے''۔۔۔۔۔ پیٹریاس نے اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

''سر۔ میں نے اس پر ایک کاؤنٹر چیک رکھا ہوا ہے''۔۔۔۔۔ مائیکل نے بے شرمی سے دانت نکالتے ہوئے کہا تو پیٹریاس کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔ پھر دونوں کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔ اس دوران پیٹریاس نے اپنے سیل فون سے اپنے خفیہ اڈے پر فون کر کے عمران کے بارے میں بھی رپورٹ لی تھی جس کے بعد وہ

قدرے مطمئن ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد مائیکل نے اپنے اہم قبائلی سورس کے ساتھ اس کی ملاقات کروائی تھی۔ پیٹریاس نے اس کے ساتھ چند معاملات کی ڈیل کی اور اسے بھاری رقم کیش کی صورت میں ادا کر دی۔ قبائلی سورس کے رخصت ہوتے ہی پیٹریاس نے مائیکل کو کچھ ضروری ہدایات دیں اور پھر کانٹر کی لیبارٹری میں جانے کی تیاری کرنے لگا۔

COURTESY SUMAIRA HADEEN
WWW.URDUFANZ.COM

عمران کا روپ دھارنے کے بعد پیٹریاس فلیٹ سے عمران کی سپورٹس کار لے کر نکلا اور سنٹرل انٹیلی جنس کی عمارت کے باہر پہنچ گیا۔ یہ وہی کار تھی جس پر عمران ہوٹل گیا تھا۔ ابھی وہ سکیورٹی چیکنگ کے لئے کھڑے اہلکاروں کو اپنا تعارف کرانے کا سوچ ہی رہا تھا کہ گیٹ کے آگے سے رکاوٹ ہٹا لینے پر اس نے گاڑی آگے بڑھا دی اور اسے آفس کی پارکنگ میں لے جا کر کھڑا کر دیا۔ غالباً مین گیٹ پر کھڑے سکیورٹی اہلکاروں نے اسے بطور عمران پہچان لیا تھا اسی لئے انہوں نے باقاعدہ سلام بھی کیا تھا۔ اس نے کار کا دروازہ لاک کیا اور پھر سوپر فیاض کے دفتر کی جانب چل دیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ دفتر کے باہر بیٹھے چپڑاسی نے بھی اسے دیکھ کر نہ صرف سلام کیا تھا بلکہ اپنے دانتوں کی نمائش بھی کی تھی۔ لیکن پیٹریاس نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور اسے حیران و پریشان چھوڑ کر

فیاض کے دفتر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

"ہائے۔ ہاؤ آر یو"۔۔۔۔۔ پیٹریاس نے کرسی گھسیٹ کر فیاض کی آفس ٹیبل کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا تو وہ چونک کر اسے حیرت سے دیکھنے لگا۔

"واٹ۔ ایسے کیا دیکھتے ہو"۔۔۔۔۔ پیٹریاس نے کھنکار کر گلا صاف کرتے ہوئے کہا تو فیاض کے ماتھے پر شکنیں سی ابھر آئیں۔ پیٹریاس عمران کے لہجے کی بہترین نقل کر رہا تھا۔

"ارے یہ تم ہو۔ کمال ہے۔ نہ سلام نہ دعا۔ یہ انگریزوں والے القابات ہائے، ہاؤ تو تمہیں پسند نہیں تھے۔ پھر آج کیا ہوا۔ طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری"۔۔۔۔۔ سوپر فیاض نے الجھن آمیز لہجے میں گویا عمران پر طنز کی تو وہ بڑے پراسرار انداز میں مسکرا دیا اور کوئی جواب دینے کی بجائے سر گھما کر آفس کا جائزہ لینے لگا۔ پیٹریاس کو پاکیشیا بھیجنے سے قبل، سی اے کے چیف نے جن لوگوں کے بارے میں بریفنگ دی تھی ان میں فیاض بھی شامل تھا۔ اس لئے اسے پتہ تھا کہ اسے کیسے ڈیل کرنا ہے۔ وہ یہاں عمران کے والد سر عبدالرحمان سے ملنے آیا تھا۔ جن سے ملاقات کے لئے فیاض کو ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔

"حیرت ہے۔ اس قدر سنجیدگی۔ تمہاری تو سٹی گم ہو گئی ہے۔ بات کیا ہے۔ اور ہاں۔ کہاں تھے تم اتنے دن سے۔ میں نے کئی مرتبہ فلیٹ پر بھی فون کیا تھا۔ ایک ضروری کام کے سلسلہ میں۔ وہ سلیمان بتا

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

رہا تھا کہ تم غائب ہو اور تمہاری واپسی کب ہو گی۔ کچھ پتہ نہیں۔ کہاں گئے تھے۔ کیا بیرون ملک۔"۔۔۔۔۔ فیاض بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا۔

"نہیں۔ یہیں تھا۔ بس سیکرٹ سروس کے ایک ضروری کام کے سلسلہ میں دوسرے شہر گیا ہوا تھا۔"۔۔۔۔۔ پیٹریاس نے خلاف توقع سنجیدگی سے مختصر سا جواب دیا تو فیاض جو گفتگو کرتے ہوئے ساتھ ساتھ ایک فائل بھی چیک کر رہا تھا۔ اسے بند کرنے کے بعد آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو یوں دیکھنے لگا، جیسے اس کے سر پر سینگ نکل آئے ہوں۔

"اوہ میرے خدایا۔ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ یا تو آج میں پاگل ہو جاؤں اور یا"۔۔۔۔۔ فیاض نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔ وہ عمران کی کایا پلٹ سے خاصا پریشان سا ہو گیا تھا۔

"کیوں۔ کیا ہوا ہے آخر"۔۔۔۔۔ پیٹریاس اپنے لہجے کو شگفتہ بناتے ہوئے زیر لب مسکرایا۔

"ارے۔ تو تمہارے خیال میں یہ کوئی بات ہی نہیں ہے۔ طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔ اوہ۔ میں بھی کیسا بے وقوف ہوں۔ تم سے ٹھنڈے گرم کا تو پوچھا ہی نہیں۔ کیا چلے گا۔ کافی یا کولڈ ڈرنک"۔۔۔۔۔ فیاض نے بڑے خلوص سے پوچھا لیکن پیٹریاس نے خلاف توقع انکار کرتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے اسے منع کر دیا۔

"اوہ کم آن۔ تکلف رہنے دو۔ میں ایک ضروری کام کے سلسلہ

میں آیا تھا۔ اچھا۔ پتہ کرو۔ پاپا آفس میں بیٹھے ہیں یا"۔۔۔۔۔ پیٹریاس نے اسے ٹھنڈا یا گرم لانے سے منع کرتے ہوئے ایکسٹینشن کی طرف اشارہ کیا تو فیاض کی آنکھیں پھیل کر کانوں تک چلی گئیں۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے آنکھیں اچھی طرح ملیں اور پھر ہونقوں کی طرح عمران کو دیکھنے لگا جس کی حرکات و سکنات اس کے مزاج کے بالکل الٹ نظر آ رہی تھیں۔

"ہاں۔ آفس ہی میں ہیں۔ لیکن کیا کہوں ان سے"۔۔۔۔۔ فیاض نے لفظ پاپا پر کندھے اچکاتے ہوئے فون کی ایکسٹینشن کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر پھر رک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کہنا۔ عمران ملنا چاہتا ہے۔ تم بھی ساتھ چلنا"۔۔۔۔۔ پیٹریاس نے کہا۔

"لیکن کس سلسلہ میں"۔۔۔۔۔ فیاض نے پھر استفسار کیا۔

"ارے۔ فادر کو ملنے کے لئے کیا پہلے مسئلہ بتانا پڑے گا" پیٹریاس نے قدرے سخت لہجے میں کہا تو فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔ چند سیکنڈ کے بعد رسیور اٹھا لیا گیا۔ دوسری جانب سر عبدالرحمان تھے۔

"سر۔ فیاض بول رہا ہوں۔ عمران آپ سے ملنا چاہتا ہے کسی خاص مسئلہ کے سلسلہ میں"۔۔۔۔۔ فیاض نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں تھوک نگلتے ہوئے کہا۔ سیٹ میں چونکہ لاؤڈر کا سسٹم نہیں تھا اس لئے پیٹریاس دوسری طرف سے آنے والی آواز نہ سن سکا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"سر۔ وہ کہہ رہا ہے کہ آفس میں کرنے والی بات ہے۔"۔۔۔۔ فیاض نے کہا تو پیٹریاس نے زیرلب مسکراتے ہوئے اس طرح سر ہلایا جیسے اس کی عقلمندی کی داد دے رہا ہو۔

"آؤ۔ باس نے ملاقات کے لئے صرف دس منٹ دیئے ہیں۔ وہ تو کہہ رہے تھے کہ ملاقات کرنی ہے تو گھر آئے۔ یہ آفس ہے۔ یہاں تمہاری فضول گفتگو سننے کے لئے ان کے پاس وقت نہیں ہے۔" فیاض نے رسیور رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا۔ سائیڈ ٹیبل پر رکھی اپنی کیپ اس نے اٹھا کر پہن لی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ دونوں سر عبدالرحمان کے آفس میں موجود تھے۔

"ہیلو ڈیڈی۔ ہاؤ آر یو۔"۔۔۔۔ پیٹریاس نے آفس میں داخل ہو کر بلند آواز میں کہا اور سر عبدالرحمان کی ٹیبل کے سامنے رکھی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ ساتھ والی کرسی پر فیاض بھی بیٹھ گیا۔ سر عبدالرحمان کے چہرے پر خلاف معمول مسکراہٹ آ گئی اور وہ اپنی عینک کو، جسے انہوں نے کسی فائل کو پڑھنے کے لئے آنکھوں پر لگا رکھا تھا کو ناک کے کنارے پر لے جا کر عمران کو آنکھیں سکیڑ کر غور سے دیکھنے لگے۔

"آپ کیسے ہیں ڈیڈی۔ بڑے دنوں سے ملاقات نہیں ہوئی تھی تو میں نے سوچا کہ آپ کی خدمت میں سلام کیا جائے۔ ممی کیسی ہیں۔" پیٹریاس نے مسکراتے ہوئے کہا تو فیاض تو فیاض، سر عبدالرحمان بھی آنکھیں پھاڑے حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے۔ ان کا منہ تعجب سے بے اختیار کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"بیٹا۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔ کوئی پرابلم تو نہیں۔ اگر کوئی رقم وغیرہ کا مسئلہ ہے تو بتاؤ۔ آخر میری دولت کس دن کام آئے گی۔" عمران کے رویے سے پریشان ہو کر سر عبدالرحمان نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا تو فیاض کی آنکھیں حیرت سے پھیل کر کانوں تک چلی گئیں اور وہ کبھی باپ اور کبھی بیٹے کو دیکھے چلا جا رہا تھا کہ یہ اچانک کیا انقلاب آ گیا ہے۔

"ارے نہیں پاپا۔ یہ رقم وغیرہ کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ دراصل میں نے سائنسی شعبے میں تحقیق کا کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس لئے سوچ رہا ہوں کہ حکومت کی کسی اہم لیبارٹری میں کام کروں۔ کانٹر میں حکومت نے ایک بڑی لیبارٹری بنائی ہے جہاں سائنسدانوں کی تقرری کا کام ہمارے نئے وزیراعظم صاحب ہی کر رہے ہیں اور آپ کے ان سے دوستانہ تعلقات بھی ہیں۔"۔۔۔۔ پیٹریاس نے کہا تو سر عبدالرحمان ایک طویل سانس لے کر رہ گئے جبکہ رقم کی پیشکش ٹھکرانے پر فیاض کندھے اچکا کر رہ گیا۔

"ہوں۔ تو تم مجھ سے سفارش کرانے آئے ہو۔ جبکہ تمہیں اچھی طرح علم ہے کہ میں سفارش کے سخت خلاف ہوں۔"۔۔۔۔ سر عبدالرحمان کا لہجہ سخت ہو گیا۔

"او۔ کم آن پاپا۔ کیا آپ نہیں چاہتے کہ میں اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کروں۔ مجھے میں قابلیت ہے۔ سفارش تو اب ہماری پہچان بن گئی ہے۔"۔۔۔۔ پیٹریاس نے سر عبدالرحمان کو قائل کرنے کی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کوشش کی۔ اس کی دلیل اور اصرار پر وہ کچھ موم سے ہو گئے اور سوچ میں پڑ گئے۔

''ہوں۔ لیکن کیا تم سیکرٹ سروس چھوڑ رہے ہو۔ کیا تمہارا چیف اس کی اجازت دے دے گا۔ یہاں سے تمہیں کتنی تنخواہ ملتی ہے۔'' سر عبدالرحمان نے نیم رضامندی ظاہر کرتے ہوئے پوچھا تو پیٹریاس کا چہرہ کھل اٹھا۔ وہ سمجھ گیا کہ اب کام ہو جائے گا۔

''بس کچھ نہ پوچھیں۔ تنخواہ نہ بتانے سے میرا بھرم رہ جائے گا اور رہی بات سیکرٹ سروس کے چیف کی تو میں بطور فری لانسر ورک کرتا ہوں۔ باقاعدہ ملازم نہیں ہوں۔'' ـــــ پیٹریاس نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سر عبدالرحمان دھیرے سے ہنس دیئے اور ٹیلی فون اٹھا کر وزیراعظم صاحب کو فون کرنے لگے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بلیک زیرو نے ٹارچر روم کا دروازہ بند کیا اور پھر اسے لاکڈ کرنے کے بعد آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شان کو تنویر بے ہوش کر کے اس کے حکم پر دانش منزل لے آیا تھا جہاں اس نے کیپٹن شان سے ایم آئی کے حیدر میں واقع پرویژنل ہیڈکوارٹر میں پیش آنے والے واقعہ اور دیگر اطلاعات کی روشنی میں پوچھ گچھ کی تھی۔ کیپٹن شان کافی سخت جان واقع ہوا تھا اور بلیک زیرو کو اس سے تفتیش کے لئے جدید سائنٹیفک طریقے استعمال کرنا پڑے تھے۔ اس نے تشدد کرنے سے گریز کیا تھا کیونکہ یہ صرف مخصوص مجرموں کو ڈرانے دھمکانے کا ایک حربہ تھا جبکہ کیپٹن شان ایک تجربہ کار ایجنٹ تھا جس سے پوچھ گچھ کے لئے نئے اور جدید حربوں کی ضرورت تھی۔ کیپٹن شان نے بے حد اہم انکشافات کئے تھے۔ اس نے ایم آئی سمیت ملک کی دوسری دو انٹیلی جنس ایجنسیوں میں بھی بعض اہم افراد کے سی اے سے رابطوں کا

انکشاف کیا تھا۔ بلیک زیرو کے لئے البتہ یہ بات نئی تھی کہ سی اے کے تحت ایکریمیا نے ایک خفیہ تنظیم سیکرٹ آئی کے نام سے قائم کی ہے۔ جس کے پاکیشیا کے مختلف اداروں اور حکومت میں ایجنٹ موجود ہیں۔ کیپٹن شان ایکریمیا کا اہم مہرہ ثابت ہوا تھا۔ جس کے اعتراف جرم پر بلیک زیرو نے اس کے کورٹ مارشل کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ اسے موت کی سزا دینا چاہتا تھا لیکن چونکہ ایم آئی نے اسے آفیشلی سیکرٹ سروس کے حوالے کیا تھا اس لئے بلیک زیرو نے اسے ہلاک کرنے سے گریز کیا تھا۔ وہ آپریشن روم میں بیٹھا کچھ دیر تک اس مسئلے پر غور کرتا رہا۔ پھر ایم آئی کے چیف سے رابطے کا سوچ کر ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ایکسٹو سپیکنگ۔"—— اس نے رسیور اٹھا کر اسے کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ کیا عمران یہاں موجود ہے۔"—— دوسری طرف سر سلطان تھے۔

"طاہر بول رہا ہوں سر۔ عمران صاحب سے ابھی تک رابطہ نہیں ہو سکا۔"—— بلیک زیرو کے لہجے میں شرمندگی کا عنصر موجود تھا۔

"طاہر بیٹا۔ یہ میں کیا سن رہا ہوں۔ بھئی حد ہو گئی ہے۔ اتنے دن ہو گئے اور ابھی تک عمران سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ خدانخواستہ وہ کوئی جن بھوت تو نہیں ہے۔"—— سر سلطان نے خفا ہوتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کی ہنسی نکل گئی۔ اس نے فوراً منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

"سوری سر۔ ہمارے لئے تو عمران صاحب جن بھوت ہی بن گئے ہیں۔ سیکرٹ سروس کے ارکان سے بھی وہ ملنے سے کترا رہے ہیں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"کترا رہے ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا وہ اپنے ساتھیوں سے ناراض ہے۔"—— سر سلطان کی حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز آئی۔

"نہیں سر۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ لیکن نہ تو وہ کسی سے مل رہے ہیں اور نہ ہی رابطہ کیا ہے۔"—— بلیک زیرو نے الجھن آمیز انداز میں کہا جیسے وہ خود بھی کلیئر نہ ہو کہ اصل بات کیا ہے۔

"اوہ۔ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ میں ابھی سر عبدالرحمان اور بھابھی سے رابطہ کر کے پوچھتا ہوں۔ شاید انہیں کوئی خبر ہو۔"—— سر سلطان نے حیران ہو کر کہا۔

"کوئی اہم بات معلوم ہو تو مجھے بھی بتایئے گا۔"—— بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے۔ اب یہ نوبت بھی آنا تھی کیا۔ اب اس عمر میں کہیں مجھ سے باقاعدہ جاسوسی کروانے کا تو ارادہ نہیں ہے تمہارا۔"—— سر سلطان کے کاٹ دار جملے پر بلیک زیرو بے اختیار کھسیانی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"آئی ایم رئیلی ویری سوری سر۔ میرا مطلب کچھ اور تھا۔"—— بلیک زیرو نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔

"میں سمجھتا ہوں بیٹا۔ تم لوگوں کی صلاحیتوں پر مجھے پورا بھروسہ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہے۔ یہ بات تو برسبیل تذکرہ یونہی مذاق میں کہہ دی۔ میں نے یہ پوچھنے کے لئے فون کیا تھا کہ کیپٹن شان کو تم نے کیوں حراست میں لیا ہے۔ مجھے ابھی ایک رپورٹ ملی ہے۔ یہ کیا سلسلہ ہے۔"_____ سر سلطان نے وضاحت مانگی۔

"سر۔ یہ دشمن کا ایجنٹ ہے اور اس نے اعتراف جرم بھی کر لیا ہے۔ کچھ ایسی انفارمیشن ملی ہیں جو فون پر شیئر کرنا ٹھیک نہیں۔ میں آپ کو تحریری رپورٹ بھجوا رہا ہوں۔"_____ بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"طاہر بیٹا۔ ہولڈ کرو یا پھر میں دوبارہ تمہیں کال کرتا ہوں۔ میرے دوسرے ڈائریکٹ نمبر پر سر عبدالرحمان کی کال ہے۔"_____ سر سلطان نے کہا۔

"میں ہولڈ کرتا ہوں سر۔"_____ بلیک زیرو نے جلدی سے کہا تو سر سلطان نے اوکے تم بھی سنو کہہ کر دوسرے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اس سیٹ پر سر عبدالرحمان کے آفس کا نمبر ایک کونے میں مخصوص کوڈ نمبر کی صورت میں ڈسپلے ہو رہا تھا جبکہ بائیں ہاتھ پر ریڈ لائٹ جل بجھ رہی تھی۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں۔"_____ سر سلطان نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے کہا تو ریڈ لائٹ بجھ گئی اور سبز جل اٹھی۔

"یہ عمران کو کیا ہو گیا ہے بھئی۔ ایک دم ہی بدل گیا ہے۔" دوسری طرف سے سر عبدالرحمان نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو تمہاری ملاقات ہو چکی ہے اس شیطان سے۔ یہاں تو مجھ سمیت پوری سیکرٹ سروس اسے ڈھونڈتی پھر رہی ہے۔"_____ سر سلطان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ڈھونڈتی پھر رہی ہے۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا۔ کیا وہ کوئی مجرم ہے۔"_____ سر عبدالرحمان کا لہجہ ایک دم غصیلا ہو گیا۔

"اوہو۔ بھئی وہ کئی دنوں سے گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہے۔ جبکہ ایکسٹو اس سے کوئی اہم کام لینا چاہتا ہے۔" سر سلطان نے گول مول انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹو سے کہو کہ اب اسے بھول جائے۔ سیکرٹ سروس کے لئے وہ ساری زندگی سڑکوں پر بے کاری کی جوتیاں نہیں گھسیٹ سکتا۔" سر عبدالرحمان نے بڑے پراسرار سے انداز میں کہا تو سر سلطان بے اختیار کرسی سے اچھل پڑے جبکہ بلیک زیرو، جو ہولڈ آن رکھے رسیور کے ذریعے بات چیت سن رہا تھا، کے چہرے پر بھی حیرت امڈ آئی تھی۔

"کیا کہہ رہے ہیں سر عبدالرحمان۔ کیا عمران نے سیکرٹ سروس چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔"_____ سر سلطان کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"فیصلہ کر لیا۔ ارے بھائی۔ اس نے تو سیکرٹ سروس چھوڑ بھی دی ہے۔ وہ آیا تھا میرے پاس۔ ایکسٹو کی ناانصافیوں کا رونا رونے۔" سر عبدالرحمان کے لہجے میں خفگی تھی۔

"ارے۔ کیا بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو۔ عمران اور سیکرٹ سروس

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کو چھوڑ دے۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ مچھلی بھی بھلا تالاب سے باہر رہ سکتی ہے۔ وہ تو پیدا ہی جاسوسی کے لئے ہوا ہے۔"۔۔۔۔۔ سر سلطان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں توجیح پیش کرتے ہوئے کہا جبکہ بلیک زیرو نے، جو یہ گفتگو حیرت کے ساتھ سن رہا تھا، بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

"خیر۔ اب ان باتوں پر بحث کا کیا فائدہ۔ میں نے تمہیں یہ بتانے کے لئے کال کی ہے کہ عمران نے اب بطور سائنسدان ملک کے لئے خدمات سرانجام دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔"۔۔۔۔۔ سر عبدالرحمان کی بات سن کر اب حیرت کے مارے کرسی سے اچھلنے کی باری بلیک زیرو کی تھی جبکہ سر سلطان قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تھے۔

"اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے سر سلطان۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ میرا بیٹا اپنی صلاحیتوں سے ملک کا نام روشن کرے۔"۔۔۔۔۔ سر عبدالرحمان کو پھر غصہ آ گیا اور ان کا لہجہ تلخ ہو گیا تھا۔

"ارے ارے۔ یہ کیسی بات کر رہے ہو۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا۔ عمران جتنا تمہیں عزیز ہے تم نے یہ سوچ کیسے لیا کہ وہ مجھے عزیز نہیں ہوگا۔ اس کی کسی بھی فیلڈ میں ترقی ہم سب کے لئے خوشی کی بات ہے۔ میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ کہیں اس نے تمہیں بے وقوف۔ اوہ میرا مطلب ہے چکر تو نہیں دیا۔ یہ فیصلہ وہ کر کیسے سکتا ہے۔ مجھے تو قطعاً یقین نہیں آ رہا۔"۔۔۔۔۔ سر سلطان نے سر عبدالرحمان کی ناراضی پر معذرت خواہانہ انداز میں دوسرے پہلو کی جانب اشارہ کیا۔

"اوہ۔ تم کہنا چاہتے ہو کہ عمران نے مجھے الو بنایا ہے۔ نہیں نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں۔ وہ لاکھ لاابالی گورمتلون مزاج سہی لیکن مجھ سے اس قدر سنگین مذاق نہیں کر سکتا۔ آخر میں اس کا باپ ہوں۔"۔۔۔۔۔ سر عبدالرحمان نے ٹھوس لہجے میں کہا تو سر سلطان نے بے اختیار اپنا سر پکڑ لیا۔ انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ سر عبدالرحمان کو اپنی بات کیسے سمجھائیں جبکہ دوسری جانب بلیک زیرو دلچسپی کے ساتھ یہ گفتگو سن کر مسکرا رہا تھا کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا کہ عمران نے بطور سائنسدان کسی لیبارٹری میں کام کرنے کا فیصلہ کسی خاص سٹرٹیجی کے تحت کیا ہوگا تاہم وہ محض تفریح کے لئے وہاں چلا گیا ہو، عمران سے یہ بھی بعید نہیں تھا۔

"لیکن یہ سب کچھ ہوا کیسے۔ وہ شیطان کون سی لیبارٹری میں گیا ہے۔"۔۔۔۔۔ سر سلطان نے بحث کرنا مناسب نہ سمجھا۔

"کانٹر میں کوئی خفیہ لیبارٹری ہے۔ نام کا تو مجھے پتہ نہیں۔" سر عبدالرحمان نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک اٹھا کیونکہ نقلی وزیر داخلہ سے ملنے والے خفیہ پیغام میں بھی کانٹر کی لیبارٹری کا ذکر موجود تھا۔

"بھئی حد ہو گئی۔ اس شیطان نے مجھے بھی بتانا مناسب نہیں سمجھا۔ ساری عمر کی محبتوں کا یہ صلہ دیا ہے۔"۔۔۔۔۔ سر سلطان نے گلہ کرتے ہوئے اپنے دل کے پھپھولے پھوڑے۔

"نہیں سر سلطان۔ ایسا نہیں ہے۔ میرا خیال ہے یہ سب کچھ اچانک ہی ہو گیا ہے۔ وہ یقیناً واپسی پر تم سے مل کر تفصیل کے ساتھ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بتائے گا۔" ـــــــ سر عبدالرحمان کے عمران کی طرفداری پر سر سلطان اور بلیک زیرو حیران رہ گئے۔

"ارے۔ سر عبدالرحمان۔ تمہاری تو کایا ہی پلٹ گئی ہے۔ مسلسل عمران کی حمایت کئے جا رہے ہو۔ تو کیا اس نے ڈیوٹی جوائن کر لی ہے۔" ـــــــ سر سلطان بحث کی بجائے اب مکمل سرنڈر کر چکے تھے۔

"ہاں۔ عمران نے ڈیوٹی بھی جوائن کر لی ہے۔" ـــــــ سر عبدالرحمان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ تو دنیا کا بہترین جاسوس اب سیکرٹ سروس چھوڑ کر باقاعدہ سائنسدان بن گیا ہے۔ تم تو خوش ہو نا سر عبدالرحمان۔" ـــــــ سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں تو بے حد خوش ہوں۔ لیکن لگتا ہے کہ تم خوش نہیں ہو۔" ـــــــ سر عبدالرحمان نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ میں بھی خوش ہوں۔ مگر کیا بھابھی کو پتہ ہے۔" سر سلطان نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک اٹھا۔ عمران کی اماں بی کا ردعمل کیا ہوگا، اس بارے میں تو اس نے بھی نہیں سوچا تھا۔

"نہیں۔ فی الحال اسے نہیں پتہ۔ ویسے بھی اس قسم کی باتیں گھر کی خواتین کو فوراً بتا دینا ضروری نہیں۔" ـــــــ سر عبدالرحمان نے خشک لہجے میں کہا تو سر سلطان سمجھ گئے کہ وہ فی الحال اس پہلو پر گفتگو کرنا نہیں چاہتے۔

"عمران نے حکومت کو کام کرنے کی آفر کی تھی یا اسے کوئی پیشکش

ہوئی ہے اور وہ کانٹر کی لیبارٹری میں ہی کیوں گیا ہے۔ سرداور والی بڑی اہم لیبارٹری میں کیوں نہیں گیا۔" ـــــــ سر سلطان نے پوچھا۔ وہ شاید جاننا چاہتے تھے کہ عمران نے بطور سائنسدان کام کرنے کا فیصلہ کیوں کیا ہے۔

"حکومت کی طرف سے تو کوئی آفر نہیں تھی۔ عمران نے خود ہی کانٹر والی لیبارٹری میں کام کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ میں نے پتہ کرایا تو یہ لیبارٹری براہ راست ہمارے وزیراعظم صاحب کے انڈر ہے جبکہ باقی لیبارٹریوں کے انتظامی انچارج سرداور ہیں۔ اس لئے ان کو کہہ دیا تھا۔ تم تو جانتے ہی ہو میرا کہا وہ ٹال نہیں سکتے۔" سر عبدالرحمان نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن عمران نے اسی لیبارٹری میں ہی جانے کا فیصلہ کیوں کیا۔ اور پھر تم اور سفارش کرو۔ بات کچھ ماننے والی نہیں لگتی۔" ـــــــ سر سلطان نے ہنکارہ بھرتے ہوئے حیران ہو کر کہا تو سر عبدالرحمان بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہاں۔ یہ بات تو ہے۔ سفارش کے تو میں سخت خلاف ہوں لیکن اس نے زندگی میں پہلی مرتبہ کوئی ڈھنگ کا کام کرنے کے لئے مجھے بڑے مہذب انداز میں سفارش کی تھی۔ ورنہ میں تو اسے ناخلف ہی سمجھتا رہا ہوں اور مجھے نہ چاہتے ہوئے بھی اس شیطان کی بات ماننا پڑی اور پھر وہ اس معیار پر پورا بھی اترتا تھا۔ میرا ضمیر مطمئن ہے۔" سر عبدالرحمان نے وضاحت کی۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

''اور لیبارٹری کے انتخاب کی بات۔''_____ سر سلطان نے دوبارہ پوچھا۔

''ارے۔ تم نے تو باقاعدہ تحقیقات شروع کر دی ہے۔ ویسے مجھے اس بارے میں پتہ نہیں۔ تم فون کر کے پوچھ لو۔''_____ سر عبدالرحمان نے برا مانتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ میں رابطہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ مجھے اس وقوعہ کی باقاعدہ رپورٹ ایکسٹو کو بھیجنا پڑے گی۔ یہ کوئی نظر انداز کرنے والا سانحہ نہیں ہے۔''_____ سر سلطان نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔ ان کے چہرے پر خفیف سی مسکراہٹ تھی۔

''ہاں۔ ضرور بھیجو۔ اور ایکسٹو کو یہ بھی کہہ دینا کہ اس معاملے میں ٹانگ اڑانے کی ضرورت نہیں۔ ہم باپ بیٹا دونوں اس بات سے خوش ہیں۔''_____ سر عبدالرحمان نے کہا تو سر سلطان اور بلیک زیرو بے اختیار زیر لب مسکرا کر رہ گئے۔ دونوں ان کی خوشی سے محظوظ ہوتے ہوئے سوچ رہے تھے کہ عمران لیبارٹری کو چھوڑ کر اپنی فیلڈ میں واپس آ گیا تو سر عبدالرحمان کے دل پر کیا گزرے گی۔

''بھئی ہم خوش تو ہیں لیکن یہ بھی تو دیکھو کہ ہمارا ایک جاسوس کم ہو گیا ہے اور جاسوس بھی ایسا جو لاکھوں میں ایک ہے اور رہی بات ایکسٹو کی تو وہ ہر معاملے میں ٹانگ نہیں اڑاتا۔ ہاں ایسا کچھ کرنے کا سوچ لے تو اسے کوئی روک بھی نہیں سکتا۔''_____ سر سلطان نے کہا۔

''ہوں۔ اگر ایسا ہوا تو پھر دیکھ لیں گے۔ ایکسٹو سے کہنا کوئی اور

جاسوس بھرتی کر لے۔''_____ سر عبدالرحمان نے ہنکارہ بھرتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور پھر کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد خدا حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تو سر سلطان نے رسیور کریڈل پر رکھ کر ہولڈ آن کیا ہوا رسیور اٹھا لیا جس پر بلیک زیرو یہ ساری گفتگو سن رہا تھا۔

''لو بھئی۔ یہ تو ہو گیا ٹائیں ٹائیں فش۔ اب تم کیا کہتے ہو طاہر بیٹے۔ کیا عمران واقعی سیکرٹ سروس چھوڑ دے گا۔''_____ سر سلطان نے بلیک زیرو کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ دوبارہ جوڑتے ہوئے کہا۔ ان کے لہجے میں شکوک و شبہات کا عنصر غالب اور شکستگی نمایاں تھی۔ جیسے کوئی مضبوط سہارے سے محروم ہو گیا ہو۔

''اوہ نو سر۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔''_____ بلیک زیرو نے پر یقین لہجے میں کہا۔

''تو پھر عمران کو سائنسدان بننے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا سیکرٹ سروس کا کام ختم ہو گیا ہے۔''_____ سر سلطان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ عمران صاحب کی کوئی سٹرٹیجی ہو گی ورنہ یہ تو سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ وہ سیکرٹ سروس کو خیر باد کہہ دیں گے۔''_____ بلیک زیرو نے توجیہہ پیش کرتے ہوئے انہیں یقین دلایا۔ وہ نقلی وزیر داخلہ کے رقعے میں کانٹر لیبارٹری کا ذکر گول کر گیا تھا۔

''بہرحال۔ تم اس سے رابطہ کرو اور پوچھو کہ یہ سب کیا ہے۔ میں

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بھی بات کرتا ہوں۔ سیکرٹ سروس میں عمران کی کیا حیثیت ہے۔ یہ تم بھی بہتر جانتے ہو اور میں بھی۔ لیکن سر عبدالرحمان کو اس کا علم نہیں اور نہ ہی بتایا جا سکتا ہے۔" ـــــ سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں لیبارٹری رابطہ کر کے عمران صاحب سے کانٹیکٹ کرتا ہوں۔ سر عبدالرحمان اپنے بیٹے کو چونکہ ایک کھلنڈرے نوجوان کے طور پر ہی جانتے ہیں اس لئے وہ ان کے سائنسدان بن کر کسی لیبارٹری میں کام کرنے کو بڑی اچیومنٹ سمجھ بیٹھے ہیں۔" ـــــ بلیک زیرو نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا سر داور سے بات کرو گے۔" ـــــ سر سلطان نے پوچھا۔

"ان سے بھی رابطہ کرتا ہوں۔ لیکن سر عبدالرحمان تو بتا رہے تھے کہ یہ لیبارٹری ان کے انڈر نہیں ہے۔" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ان سے شاید وہاں کا رابطہ نمبر مل جائے۔" ـــــ سر سلطان نے کسی پرخیال لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب نے اگر واپس آنے سے انکار کر دیا تو پھر مجھے خود وہاں جانا پڑے گا۔" ـــــ بلیک زیرو نے کسی خدشہ کے پیش نظر کہا۔

"واپس کیسے نہیں آئے گا۔ تم مجھے بھی ساتھ لے جانا۔ اوہ لیکن پھر دانش منزل میں کون رہے گا۔" ـــــ سر سلطان نے بات کرتے ہوئے اچانک چونک کر پوچھا۔

"سلیمان کو چھوڑ جائیں گے۔ ویسے وہ عمران صاحب سے کچھ

ناراض ہے۔" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ناراض ہے۔ سلیمان بھی۔ وہ کیوں۔" ـــــ سر سلطان نے حیران ہو کر پوچھا۔

"سلیمان نے مجھے فون کیا تھا۔ یہ عمران صاحب کے لیبارٹری جانے سے پہلے کی بات ہے۔ وہ بتا رہا تھا کہ عمران صاحب کا رویہ اس کے ساتھ انتہائی توہین آمیز سا ہو گیا ہے۔ وہ بات بے بات اسے ٹوکتے اور ڈانٹتے ہیں۔" ـــــ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ڈانٹ ڈپٹ تو وہ پہلے بھی کرتا ہوگا لیکن یہ توہین آمیز رویے کی بات سمجھ نہیں آئی۔" ـــــ سر سلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں خود بھی نہیں سمجھ سکا۔ حیرت ہے ہر طرف سے عمران صاحب کے غلط رویے کی شکایات مل رہی ہیں۔ اب دیکھیں وہ میرے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔" ـــــ بلیک زیرو نے چشم تصور سے کسی خیال پر ہنستے ہوئے کہا تو سر سلطان بھی بے ساختہ ہنس پڑے۔

"اگر ایسا کچھ ہوا تو تم اس کی مجھے تحریری شکایت لکھ کر دینا تاکہ سند رہے۔" ـــــ سر سلطان کی مسکراتی ہوئی آواز آئی۔

"اوہ۔ کہیں آپ ہمارے چیف کی اے سی آر تو نہیں لکھ رہے۔" بلیک زیرو نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں بیٹا۔ ایکسٹو کے معاملے پر مجھے ایسا کچھ اختیار بھی حاصل نہیں ہے۔ یہ تو ذہنی تناؤ کی کیفیت میں محض ایک مذاق تھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

تمہاری جگہ عمران ہوتا تو اس جملے پر مجھے زچ کر کے رکھ دیتا۔"
سرسلطان نے پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی ہنس پڑا۔
اور پھر اسی طرح کے چند جملوں کے تبادلہ کے بعد سر سلطان کے خدا
حافظ کہنے پر بلیک زیرو نے بھی رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

پیٹریاس کو کانٹر میں پاکیشیا کی خفیہ لیبارٹری میں آئے
دوسرا روز تھا۔اس دوران اس نے لیبارٹری کے مختلف حصوں کا وزٹ کیا
تھا اور انتظامی افسروں سے ملاقات بھی کی تھی۔ سب سے پہلے سکیورٹی
انچارج بریگیڈیئر انجم سے اس کی تفصیلی ملاقات ہوئی تھی۔جس کے
بعد لیبارٹری کے انتظامی انچارج ڈاکٹر محمود بھٹی نے اس کی اسناد چیک
کی تھیں اور مختلف قسم کے سوالات کئے تھے جس کے بعد ہی اسے کام
کی اجازت ملی تھی۔ اگرچہ اس کی سفارش ملک کے وزیراعظم نے کی تھی
لیکن اس کے باوجود اس کی اچھی طرح چھان پھٹک کی گئی۔لیبارٹری
میں پہلے ہی روز دوسرے سائنسدانوں تک اس کے فن کی مہارت کی
بازگشت پہنچ گئی تھی۔ڈاکٹر محمود بھٹی اس کے کام سے بے حد متاثر ہوئے
تھے۔ پیٹریاس اس وقت گراؤنڈ فلور پر اپنے آفس میں بیٹھا تھا کہ
اچانک انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی۔یہ آفس لیبارٹری کے مین ہال کے

اختتام پر تھا جہاں دیگر سائنسدانوں اور انجینئرز کے لئے بھی علیحدہ علیحدہ اور کمپائنڈ دفاتر بنائے گئے تھے۔

''ہیلو۔ ڈاکٹر علی عمران سپیکنگ۔''۔۔۔۔۔ پیٹریاس نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''بریگیڈیئر انجم بول رہا ہوں مسٹر علی عمران۔ آپ میرے آفس میں تشریف لائیے۔''۔۔۔۔۔ سکیورٹی انچارج نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا آپ کی انویسٹی گیشن ابھی مکمل نہیں ہوئی مسٹر بریگیڈیئر۔'' پیٹریاس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ایک ضروری مسئلے میں آپ کی رائے لینا تھی۔''۔۔۔۔۔ بریگیڈیئر انجم نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔ پیٹریاس نے ہونٹ چباتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ تھوڑی دیر کرسی پر بیٹھا کچھ سوچتا رہا پھر اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے آفس سے نکل کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا لیبارٹری کے مین ہال سے نکل کر اس طرف بڑھ گیا جہاں سکیورٹی انچارج بیٹھتا تھا۔ یہ لیبارٹری سے کچھ فاصلے پر واقع ایک بلڈنگ تھی۔ جہاں سے لیبارٹری کے مختلف حصوں پر جدید مشینری اور سکیورٹی کیمروں کی مدد سے نظر رکھی جاتی تھی۔ پیٹریاس کچھ دیر کے بعد بریگیڈیئر انجم کے آفس میں پہنچ گیا اور رسمی جملوں کے تبادلے کے بعد اس کی ٹیبل کے سامنے رکھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے یہ فاصلہ لیبارٹری کی مہیا کردہ جیپ میں کیا تھا کیونکہ لیبارٹری ایک وسیع ایریا میں پھیلی ہوئی

تھی۔ سائنسدانوں کو مختلف شعبوں اور رہائش گاہوں پر جانے کے لئے گاڑیاں اور ڈرائیورز مہیا کئے گئے تھے۔

''مسٹر علی عمران۔ آپ کے پاس جو موبائل فون ہے۔ اس کی میموری میں ایک نمبر ایسا بھی ہے جس پر ہمارا سسٹم کام نہیں کر رہا۔'' ادھیڑ عمر کے بریگیڈیئر نے پیٹریاس پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا تو وہ بے اختیار چونک اٹھا۔

''جی۔ کیا مطلب ہوا اس بات سے۔''۔۔۔۔۔ پیٹریاس نے کھنکھار کر گلا صاف کرتے ہوئے استفہامیہ لہجے میں پوچھا۔

''اس نمبر پر رابطہ تو ہو رہا ہے لیکن ہمارا جدید ترین سرچنگ سسٹم اس بات کا پتہ نہیں چلا پایا کہ نمبر کہاں استعمال ہو رہا ہے۔'' بریگیڈیئر انجم نے پیٹریاس کی آنکھوں میں بغور جھانکتے ہوئے کہا جیسے وہاں کچھ تلاش کر رہا ہو۔

''اوہ۔ بس اتنی سی بات ہے۔ دیکھیے بریگیڈیئر۔ اس سے پہلے میں سیکرٹ سروس کے لئے بطور فری لانسر کام کرتا تھا۔ یہ نمبر میرے کسی سابقہ ساتھی کا ہوگا۔ اسی لئے آپ کی مشینری اس کا سراغ نہیں لگا سکی۔''۔۔۔۔۔ پیٹریاس نے زیر لب مسکراتے ہوئے وضاحت کی۔

''ہوں۔ یہ بات بھی ٹھیک ہے۔ سوری۔ میں بھول گیا تھا کہ آپ کا تعلق ملک کی خفیہ ایجنسی سے رہا ہے۔''۔۔۔۔۔ بریگیڈیئر نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

''ڈونٹ وری۔ ایسا ہو جاتا ہے۔ اب مجھے اجازت۔''۔۔۔۔۔ پیٹریاس

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کرسی کے بازوؤں پر ہاتھ رکھ دیے جیسے اٹھنے لگا ہو۔

"اور ہاں۔ ڈاکٹر گلریز کو آپ کب سے جانتے ہیں۔ وہ آپ سے کافی بے تکلف لگتے ہیں۔ آپ اکثر ان کے آفس میں بھی آتے جاتے ہیں۔"—— بریگیڈیئر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کچھ یاد آ گیا ہو۔ اس کی بات سن کر پیٹریاس نے دل ہی دل میں اسے دو چار موٹی موٹی گالیاں دیں، کم بخت سکیورٹی کے تمام پہلوؤں پر نظر رکھے ہوئے تھا۔

"یہ پہلے ایک دوسری ملکی لیبارٹری میں کام کرتے تھے میرا وہاں اکثر آنا جانا رہتا تھا۔ اس طرح ان سے اچھی دوستی ہو گئی۔" پیٹریاس نے مسکراتے ہوئے کہا تو بریگیڈیئر کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مسکراتے ہوئے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور سر کے اشارے سے سلام کا جواب دیتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا رخ ڈاکٹر گلریز کے آفس کی طرف تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ اس کے آفس میں پہنچ گیا۔

"آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ مجھے تھوڑی دیر پہلے بریگیڈیئر انجم کا ٹیلی فون آیا تھا۔ وہ تمہارے بارے میں پوچھ رہا تھا۔" ڈاکٹر گلریز نے کرسی سے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا اور پھر اس کے بیٹھتے ہی خود بھی اپنی نشست سنبھال لی۔

"پھر تم نے کیا کہا۔"—— پیٹریاس نے چونکتے ہوئے لہجے میں

پوچھا۔

"یہی کہ ہم پہلے بھی ایک لیبارٹری میں مل چکے ہیں۔"—— ڈاکٹر گلریز نے سادہ سے لہجے میں کہا تو پیٹریاس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

"اب جیسا میں کہتا ہوں ویسا ہی کرو۔ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔"—— پیٹریاس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔

"مشن مکمل کرنے سے پہلے مجھے مکمل پیمنٹ ادا کرو۔"—— ڈاکٹر گلریز نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اصول کے مطابق آدھی رقم پہلے اور آدھی بعد میں۔ تمہارے ساتھ یہی بات طے ہوئی تھی۔"—— پیٹریاس نے اسے رام کرتے ہوئے ڈھب پر لانے کی کوشش کی اور وہ اس میں کامیاب رہا۔

"اوکے۔ لیکن مجھے ابھی تک رقم اپنے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہونے کی اطلاع بھی نہیں ملی۔"—— ڈاکٹر گلریز نے ناراضی کا اظہار کیا تو پیٹریاس نے اپنے وائلٹ میں سے ایک رسید نکال کر اس کے حوالے کر دی۔

"یہ کیا ہے۔"—— ڈاکٹر گلریز نے رسید پر ایسے جھپٹا مارا جیسے چیل گوشت پر جھپٹتی ہے۔ اس نے رسید کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے مسکرانے لگا۔ رسید سوئٹزرلینڈ کے کسی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بنک کی تھی جس کے مطابق لاکھوں ڈالرز ایکریمیا کے کسی بنک سے ٹرانسفر ہوئے تھے۔

"گڈ۔ یہ ہوئی نا بات۔ اب مزا آئے گا عیاشی کرنے کا۔" ڈاکٹر گلریز نے رسید کو بڑی احتیاط کے ساتھ اپنے بٹوے میں رکھتے ہوئے جملے کا آخری حصہ ٹھہر ٹھہر کر اور بڑے مسرت بھرے انداز میں ادا کرتے ہوئے کہا تو پیٹریاس بھی زیر لب مسکراتے ہوئے اسے عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگا۔

"ہاں اب بتاؤ۔ مجھے کیا کرنا ہوگا۔" ڈاکٹر گلریز نے پیٹریاس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ اسے بریف کرتے ہوئے کچھ ہدایات دینے لگا۔ کچھ دیر وہ آپس میں مشن کے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیال کرتے رہے جس کے بعد پیٹریاس اٹھ کھڑا ہوا۔

"لیکن مشن مکمل کرنے کے بعد تم مجھے کب یہاں سے نکالو گے۔ تمہاری ساری بات چیت میں اس کا تو ذکر ہی نہیں ہے۔" ڈاکٹر گلریز نے اسے شک کی نظر سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے اس کے مکمل انتظامات کر لئے ہیں۔ یہاں سے نکلنے کے لئے ہم سکیورٹی انچارج کے زیر استعمال رہنے والی سپیشل گاڑی استعمال کریں گے جو بلٹ پروف بھی ہے اور بم پروف بھی۔" پیٹریاس نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا تو وہ طویل سانس لیتے ہوئے مطمئن انداز میں سر ہلانے لگا۔ پیٹریاس واپس اپنے آفس میں آ کر بیٹھ گیا۔ ابھی اسے آفس میں بیٹھے چند منٹ ہی گزرے تھے کہ انٹر کام کی گھنٹی

پھر بج اٹھی۔ وہ چند سیکنڈ شش و پنج میں رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈاکٹر علی عمران سپیکنگ۔" ——— اس نے محتاط لہجے میں کہا۔

"بریگیڈیئر انجم سپیکنگ۔" ——— دوسری طرف سکیورٹی انچارج تھا۔ وہ بے اختیار چونک اٹھا۔

"جی بریگیڈیئر صاحب۔ اب پھر کوئی الجھن تو درپیش نہیں۔" اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔

"چیف آف سیکرٹ سروس ایکسٹو آن دی لائن ہیں۔ وہ آپ سے کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں کال ٹرانسفر کر رہا ہوں۔" بریگیڈیئر انجم نے اچانک کہا تو وہ بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

"اوہ۔ نو نو۔ ایسا مت کیجئے گا۔ میں اب سیکرٹ سروس چھوڑ چکا ہوں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ میں بات نہیں کرنا چاہتا۔" ——— پیٹریاس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ اس نے بے اختیار اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرا تو وہاں پسینے کے قطرے تھے۔ اسے خدشہ تھا کہ بات چیت کے دوران کہیں اس کا بھانڈا نہ پھوٹ جائے۔ اس لئے اس نے کال اٹینڈ کرنے سے انکار کر دیا۔ اگلے روز لنچ کے بعد ہال میں مختلف قسم کے تجربات کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا تو وہ بھی اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ لیبارٹری انچارج مختلف سائنسدانوں کے پاس جا کر ان سے ڈسکشن

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کر رہے تھے جب کسی کمپنی کے ماہرین کا ایک وفد وزٹ کرنے کے لئے آیا۔ پیٹریاس نے انہیں سرسری سی نظر سے دیکھا اور نظر انداز کر دیا لیکن وفد میں شامل لڑکی کے جملے اور عجیب وغریب رویئے نے اسے الجھا کر رکھ دیا۔ جب کوئی بات سمجھ نہ آئی تو اس نے سر جھٹک کر اس خیال کو ذہن سے نکالا اور واپس اپنے آفس میں آ کر بیٹھ گیا اور مشن کے آخری حصے کو حتمی ٹچ دینے کے لئے اپنے بریف کیس میں مختلف چیزوں کو ایک خاص ترتیب سے رکھنے لگا۔

بلیک زیرو دانش منزل کے آپریشن روم میں کرسی پر بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا۔ ملک کے خلاف ایک انجانی سازش تیار کی جا رہی تھی لیکن وہ دشمن کے کارندوں تک پہنچ کر بھی ان کے اصل منصوبے کو تاحال جان نہیں پایا تھا۔اس کا دل کہہ رہا تھا کہ کچھ ان دیکھی آنکھیں پاکیشیا کے سیکرٹس پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور دشمن تیزی کے ساتھ اپنے پلان پر عمل درآمد کر رہا ہے۔ اس نے کانٹر لیبارٹری رابطہ کر کے عمران سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اسے اس وقت حیرت کا شدید جھٹکا لگا جب سکیورٹی انچارج بریگیڈیئر انجم نے بتایا کہ عمران آپ سے بات کرنا نہیں چاہتا۔ اسے اس بات پر شدید غصہ آیا تھا۔ کیونکہ یہ اس کی نہیں بلکہ ایکسٹو کی توہین تھی۔ وہ یہ بات سمجھنے سے قاصر رہا کہ عمران نے ایسا کیوں کیا ہے۔ کیا وہ سیکرٹ سروس کو سچ مچ چھوڑنا چاہتا ہے۔ لیکن اس خیال کو اس کے دل نے تسلیم نہیں کیا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بلیک زیرو اسی شش و پنج اور کشمکش میں کرسی سے اٹھ کر آپریشن روم میں بے چینی سے ٹہلنے لگا۔

"لیکن عمران صاحب کو مجھ سے بات تو کرنا چاہیے تھی۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو حیرت بھرے انداز میں بڑبڑایا۔ کافی غور و خوض کے بعد بھی اس کی الجھن ختم نہ ہوئی۔

"میرے بحیثیت ایکسٹو کال کرنے پر وہ انکار تو نہیں کر سکتا تھا۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے سوچا اور پھر ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح اس کے ذہن میں آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ مائی گاڈ۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سوچا اور یہ خیال آتے ہی اس کا چہرہ ایک امکانی تصور کے اندیشے سے دھواں دھواں ہو گیا۔ اس نے ایک جھرجھری سی لی اور پھر جیسے ہوش کی کیفیت میں واپس آ گیا۔ اس نے جلدی سے ٹیبل پر رکھے سبز رنگ کے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور جولیا کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ چند سیکنڈ گھنٹی بجتی رہی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"جولیا سپیکنگ۔"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی آواز آئی۔

"ایکسٹو۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو کا لہجہ عام حالات سے کچھ زیادہ ہی سرد تھا۔

"یس سر۔"۔۔۔۔ جولیا نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمام ممبرز کو فوراً ہدایت کر دو کہ وہ عمران کے کسی کام میں ذاتی

طور پر کوئی تعاون نہ کریں۔ اور وہ جہاں نظر آئے اس کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا۔

"ب۔ باس۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔"۔۔۔۔ جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران مشکوک ہو چکا ہے۔ تمام ممبرز اپنی رہائش گاہیں فوری طور پر تبدیل کر لیں۔ اٹ از مائی آرڈر۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو کا لہجہ مزید سخت ہو گیا۔

"مم۔ مشکوک۔ اور عمران۔ چیف یہ کیسے ہو سکتا ہے۔"۔۔۔۔ جولیا کے لہجے میں شدید حیرت عود کر آئی۔

"میں اپنے آرڈر دہرایا نہیں کرتا۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ب۔ باس۔ کچھ وضاحت کیجئے۔"۔۔۔۔ جولیا کا لہجہ رو دینے والا تھا۔ یقیناً اسے ایکسٹو کی بات سے شدید شاک پہنچا تھا۔ کیونکہ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ چیف اسے کبھی اس قسم کا حکم بھی دے سکتا ہے اور پھر وہ بھی عمران کے بارے میں۔

"مختلف مقامات سے ایسی اطلاعات ملی ہیں جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ عمران کی سرگرمیاں ملکی سلامتی کے خلاف ہو سکتی ہیں اور مجھے....."۔ بلیک زیرو نے کہنا شروع کیا تو جولیا نے اس کی بات مکمل نہ ہونے دی۔

"یہ ناممکن ہے چیف۔ عمران ملکی سلامتی کے خلاف کوئی کام نہیں کر

COURTESY SUMAIRA NADEEM WWW.URDUFANZ.COM

سکتا۔ وہ اپنی جان تو دے سکتا ہے لیکن اس کی سرگرمیاں وطن کے خلاف نہیں ہوسکتیں۔"_____ جولیا نے جذباتی لہجے میں تیز تیز بات کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ جولیا کے عمران کے بارے میں جذبات سے بخوبی آگاہ تھا۔

"ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی جولیا۔"_____ بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔"_____ جولیا نے بمشکل یہ جملہ مکمل کیا اور خود کو مزید کچھ کہنے سے بھی باز رکھا۔ ورنہ عمران کے بارے میں ایسے ریمارکس پر وہ ایکسٹو کو کھری کھری سنانے کا فیصلہ کر چکی تھی۔ جولیا سمجھ گئی کہ بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اس کے ردعمل کا چیف نے برا منایا ہے اور یہ پروٹوکول کے لحاظ سے بھی غلط تھا۔

"کچھ شواہد یہ ظاہر کرتے ہیں کہ عمران کے روپ میں کسی دشمن ایجنٹ نے سر عبدالرحمان سے ملاقات کی اور فلیٹ پر بھی سلیمان کے ساتھ رہا ہے لیکن حیرت انگیز طور پر دونوں اسے پہچان نہیں پائے۔" بلیک زیرو نے انکشاف کیا تو جولیا بے اختیار چونک اٹھی اور اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ باس آپ اس لئے کہہ رہے تھے کہ....."_____ جولیا نے کہنا شروع کیا۔ اب اس کا لہجہ قدرے سنبھلا ہوا تھا۔

"ہاں۔ سر عبدالرحمان اور سلیمان نے البتہ عمران کے رویے میں غیر معمولی تبدیلی کا ذکر کیا ہے کہ وہ بے حد سنجیدہ ہو چکا ہے جو ممکن ہی

نہیں۔"_____ بلیک زیرو نے جولیا کی بات کاٹتے ہوئے اسے بتایا۔

"یس چیف۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ تو کیا عمران....."_____ جولیا کچھ کہتے کہتے رک گئی۔

"اس بارے میں شبہ ہے کہ نامعلوم دشمن نے عمران کو اغوا کر لیا ہے۔"_____ بلیک زیرو نے جلدی سے کہا تو اسے کچھ حوصلہ ہوا۔ جولیا جو بات کہتے کہتے رک گئی تھی اسے بلیک زیرو کے دل نے بھی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

"پھر تو اس نقلی عمران کو فوراً گرفتار کر لینا چاہیے۔"_____ جولیا نے مستعدی سے کہا۔ اس کا لہجہ پرجوش تھا۔

"وہ ایک سائنسدان کا روپ دھار کر پاکیشیا کی ایک خفیہ لیبارٹری میں چلا گیا ہے۔"_____ بلیک زیرو نے اسے بتایا۔ صورت حال کی نزاکت اور ممکنہ خدشات کی وجہ سے بھی وہ اسے حالات سے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔

"تو کیا کوئی کیس شروع ہو چکا ہے باس۔"_____ جولیا کے منہ سے بے ساختہ نکلا تو بلیک زیرو کا پارہ چڑھ گیا۔

"تم کوئی دودھ پیتی بچی نہیں ہو جولیا۔ سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو۔ حالات کا فوراً تجزیہ کیا کرو۔"_____ بلیک زیرو نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ اسے جولیا کی سادہ لوحی پر سچ مچ غصہ آ گیا تھا۔

"سوری سر۔"_____ جولیا نے فوراً ہی معذرت خواہانہ انداز اپناتے ہوئے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM WWW.URDUFANZ.COM

"دشمن اپنا مشن مکمل کرنے سے پہلے اسے آشکار نہیں کرتا۔ اگر وہ عمران کا روپ دھار کر ہمارے درمیان گھس آیا ہے تو اسے چھٹی کا دودھ یاد دلانا آپ لوگوں کا کام ہے۔ تم صفدر اور تنویر کو سٹینڈ بائی رہنے کا حکم دے دو۔ انہیں پلاننگ کے تحت لیبارٹری میں بھیجا جائے گا۔ مشن کو تم لیڈ کرو گی۔ میرے اگلے آرڈر کا انتظار کرو۔" ـــــ بلیک زیرو نے یہ احکامات دینے کے بعد رابطہ ختم کر دیا۔ وہ ممبران کو لیبارٹری میں بھیجنے سے پہلے کچھ ضروری انتظامات کرنا چاہتا تھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بلیو کلر کی جیپ جس پر کسی سائنسی ادارے کی نمبر پلیٹ لگی ہوئی تھی، تیزی کے ساتھ کانٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر جبکہ سائیڈ سیٹ پر صفدر براجمان تھا۔ عقب میں جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ ایکسٹو نے جولیا کو مکمل بریفنگ کے بعد عمران کی سرگرمیاں واچ کرنے کے لئے لیبارٹری میں بھیجنے کے انتظامات کئے تھے جس کے لئے انہیں پرائم منسٹر کی طرف سے خصوصی اجازت نامے بھی مل گئے تھے اور اب وہ لیبارٹری کو سائنسی سامان فراہم کرنے والے ادارے کی طرف سے بھیجے گئے ماہرین کے طور پر وہاں جا رہے تھے تاکہ مختلف مشینوں کے ورک کی کارکردگی کا جائزہ لے کر رپورٹ تیار کر سکیں۔ جولیا کا خیال تھا کہ شاید چیف انہیں بطور سائنسدان وہاں بھجوائے گا۔ لیکن اب وہ سوچ رہی تھی کہ ایکسٹو کا فیصلہ ٹھیک تھا کیونکہ ان کے لئے سائنسدانوں کے ساتھ کام کرنا بڑا مشکل تھا اور وہ فوراً

ایکسپوز ہو سکتے تھے۔ وہ علی الصبح دارالحکومت سے چلے تھے اور اب صبح کے نو بج رہے تھے، جب وہ کانٹر کی حدود میں داخل ہو رہے تھے۔ یہاں سکیورٹی کے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے لیکن خصوصی پاس کی وجہ سے انہیں فوراً کلیئر کر دیا گیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے جولیا کہ کانٹر کی لیبارٹری والا عمران نقلی ہے۔"۔۔۔۔ تنویر نے کہا تو جولیا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات تھے جبکہ صفدر کے ہونٹوں پر یہ جملہ سن کر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"چیف نے جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد تو کچھ کچھ لگتا ہے۔" جولیا نے تنویر کی بات پر کنفیوژ ہو کر کہا۔

"مطلب یہ کہ تمہیں سو فیصد یقین نہیں۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ نقلی عمران نہ ہو۔"۔۔۔۔ تنویر نے گردن موڑ کر پچھلی سیٹ پر بیٹھی جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ نروس سی ہو کر صفدر کی طرف دیکھنے لگی۔

"وہ۔ وہ۔۔۔۔"۔۔۔۔ جولیا نے کچھ کہنا چاہا مگر جملہ مکمل نہ کر سکی اور اپنے سر کو سیٹ کے ساتھ ٹکا کر تیز تیز سانس لینے لگی۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو تنویر۔"۔۔۔۔ جولیا کی یہ حالت دیکھ کر صفدر نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"یہی کہ عمران جیسے شخص کو بدلتے دیر نہیں لگتی۔ یہی بات میں جولیا کو سمجھانا چاہتا ہوں مگر یہ۔۔۔۔"۔۔۔۔ تنویر نے گاڑی کی رفتار آہستہ

کرتے ہوئے بڑے مدبرانہ انداز میں کہا اور ایک موڑ مڑنے کے بعد پھر اسے آگے بڑھا دیا۔

"تت۔ تمہیں ایسی بات نہیں کرنی چاہیے تنویر۔"۔۔۔۔ جولیا روہانسی ہو گئی۔ اسے یقیناً تنویر کی بات سے دکھ پہنچا تھا۔

"کم ڈاؤن جولیا۔ تنویر دراصل اس چیوئیشن کو انجوائے کر رہا ہے۔ اس لئے ایسی باتیں کر رہا ہے۔ تم بھی اسے انجوائے کرو۔"۔۔۔۔ صفدر نے ماحول کے تناؤ کو کم کرنے کے لئے ہنستے ہوئے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی جبکہ تنویر کا منہ بن گیا۔

"لو اور سنو۔ اچھے مشورے کی تو کوئی قدر ہی نہیں کرتا۔"۔۔۔۔ تنویر نے وار خالی جاتا دیکھ کر کہا۔

"تم اپنے مشورے اپنے پاس ہی رکھو۔ میں اپنا اچھا برا خوب سمجھتی ہوں۔"۔۔۔۔ جولیا نے ڈانٹنے کے انداز میں کہا تو وہ کندھے اچکا کر رہ گیا۔

"تم لوگ کچھ بھی کہو لیکن چیف نے بھی اسے مشکوک قرار دے دیا ہے اور ہمیں اس کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لئے بھیجا ہے تو پھر ضرور دال میں کچھ کالا ہے۔ ورنہ تم خود سوچو کہ بھلا ایکسٹو ایسا حکم دے سکتا ہے اور پھر وہ بھی عمران کے بارے میں۔"۔۔۔۔ تنویر نے سٹیئرنگ کو دائیں بائیں گھماتے ہوئے کہا۔ وہ گفتگو کرنے کے ساتھ ساتھ بڑی تیز رفتاری سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔

"میرے خیال میں وہ نقلی عمران ہی ہے۔ کیونکہ سلیمان اور

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سر عبدالرحمان نے اس کے رویے میں تبدیلی کی نشاندہی کی ہے۔" جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ نقلی ہے تو پھر عمران صاحب کی زندگی کو شدید خطرہ ہے۔ ہمیں فوراً اسے چھاپ لینا چاہیے۔" ـــــ صفدر نے سیٹ پر بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

"عمران کوئی دودھ پیتا بچہ نہیں ہے۔ اگر سیکرٹ آئی نے اسے اغوا کیا ہے اور یہ واقعی نقلی ہے تو عمران کی بجائے وہ خود خطرے میں ہیں۔" ـــــ تنویر نے فوراً ہی کہا تو اس کی ذہنی رو بدلنے پر جولیا اور صفدر کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"چیف نے کہا تھا کہ فی الحال عمران کو انڈر آبزرویشن رکھا جائے۔" ـــــ جولیا نے انہیں دوبارہ یاد دلاتے ہوئے کہا۔

"باس بھی بعض اوقات مشکل میں ڈال دیتا ہے۔ اب دشمن سامنے ہے تو اسے قابو کرنے میں بھلا کیا امر مانع ہے۔" ـــــ تنویر نے اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ اگر وہ واقعی عمران صاحب ہوئے تو ہمارا کورٹ مارشل بھی ہو سکتا ہے۔" ـــــ صفدر نے کھسیانا سا ہو کر اپنی ہی بات کو بدلتے ہوئے کہا تو جولیا اور تنویر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جیسے اس کی بات کی تائید کر رہے ہوں اور پھر اس طرح کی گفتگو کرتے ہوئے وہ لیبارٹری کے مین انٹرنس دے پر پہنچ گئے۔ یہاں وقفے وقفے سے سپیڈ بریکر بنے ہوئے تھے جبکہ تین چار چیک پوسٹیں قائم کی گئی

تھیں۔ پہلی چیک پوسٹ کراس کرنے سے پہلے ان کی اچھی طرح تلاشی لی گئی۔ جس کے بعد پیرئیر اٹھا لیا گیا تو تنویر نے جیپ آگے بڑھا دی۔ کچھ دیر کے بعد وہ لیبارٹری کے ایریے میں داخل ہو چکے تھے۔ جیپ انہوں نے مخصوص پارکنگ میں کھڑی کر دی اور استقبالیہ پر پہنچ گئے جہاں ان کے بارے میں پہلے ہی احکامات پہنچ چکے تھے اور انہیں وہاں سے لیبارٹری کی اپنی گاڑی میں سکیورٹی انچارج کے آفس میں پہنچا دیا گیا، جہاں بریگیڈیئر انجم نے ان کا استقبال کیا۔ رسمی گفتگو کے بعد انہوں نے وزیراعظم صاحب کے خصوصی پاسز دکھائے تو سکیورٹی انچارج نے انہیں دیکھ کر اوکے کیا اور حکومتی ہدایات کی روشنی میں انہیں ریڈ پاسز جاری کر دیئے۔ اب وہ لیبارٹری کے تمام شعبوں میں کہیں بھی آ جا سکتے تھے۔ انہیں ریڈ پاسز جاری کرتے ہوئے سکیورٹی انچارج نے قدرے سست روی سے کام لیا تھا اور اس کے چہرے پر حیرت اور الجھن کے تاثرات تھے جس سے وہ تینوں محظوظ ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

"لگتا ہے آپ نے پہلی مرتبہ ریڈ پاسز جاری کئے ہیں کیونکہ میں آپ کے چہرے اور آنکھوں میں حیرت دیکھ رہا ہوں۔" ـــــ صفدر نے بریگیڈیئر انجم کو بغور دیکھتے ہوئے کہا تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"ہاں۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں صفدر صاحب۔ آج سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی شخص کو پوری لیبارٹری میں گھومنے کی اجازت ملی

COURTESY SUMAIRA NADEEM WWW.URDUFANZ.COM

ہو۔یقین جانیے آپ پہلے لوگ ہیں۔"_____ سکیورٹی انچارج نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"معاف کیجئے ہم یہاں گھومنے نہیں آئے بلکہ لیبارٹری کی مختلف مشینوں کی کارکردگی اور یہاں کے موسم کے ان پر اثرات کا جائزہ لینے آئے ہیں۔"_____ صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ سوری۔ میرا یہی مطلب تھا۔ دراصل میں ان محترمہ کی وجہ سے کچھ کنفیوژ ہو گیا تھا۔"_____ سکیورٹی انچارج نے معذرت خواہانہ لہجے میں جولیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ سمجھ گئے کہ وہ جولیا کو غیر ملکی سمجھ رہا ہے۔

"یہ ہماری انچارج ہیں اور دوسری بات یہ کہ جولیا اب پاکیشیا کی شہری ہیں۔"_____ تنویر نے بھی گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا تو بریگیڈیئر انجم نے اثبات میں سر ہلا دیا جیسے اب بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

"آپ لیبارٹری کا وزٹ کب شروع کریں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ رہوں تاکہ ساتھ ساتھ بریفنگ بھی دی جا سکے۔" بریگیڈیئر غالباً انہیں اکیلا چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھا۔ انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہاں ایک نئے سائنسدان آئے ہیں ڈاکٹر علی عمران۔ ہم ان سے بھی ملنا چاہتے ہیں۔"_____ جولیا نے جواب تک خاموشی سے یہ گفتگو سن رہی تھی، کہا تو سکیورٹی انچارج چونک کر اس کی طرف دیکھنے

لگا جبکہ تنویر اور صفدر ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے زیر لب مسکرا دیئے تھے۔

"آپ انہیں جانتی ہیں۔"_____ بریگیڈیئر انجم نے پوچھا۔

"ہاں۔ کچھ کچھ۔"_____ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اور اب مکمل طور پر جاننا چاہتی ہیں۔"_____ تنویر نے طنزیہ لہجے میں لقمہ دیتے ہوئے کہا تو صفدر کا بے اختیار قہقہہ نکل گیا جبکہ جولیا نے غضبناک نظروں سے تنویر اور صفدر کی طرف دیکھا مگر خاموش رہی۔ سکیورٹی انچارج کی آنکھوں میں الجھن تھی لیکن اس نے بھی مزید کوئی سوال نہیں کیا۔

"مسٹر بریگیڈیئر۔ آپ ہمیں لیبارٹری کے بارے میں بریفنگ دے دیں۔ ہم خود ہی اس کا وزٹ کر لیں گے اور جو کچھ چیک کرنا ہوگا وہ بھی کر لیں گے۔ اس طرح آپ بھی ایزی رہیں گے اور ہم بھی۔" صفدر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو سکیورٹی انچارج نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے۔ آپ اگر اس طرح مناسب سمجھتے ہیں تو ٹھیک ہے۔" بریگیڈیئر انجم نے کہا اور اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جولیا نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ مگر اسے آفس کی ایک الماری کی طرف بڑھتا دیکھ کر خاموش ہو گئی۔ سکیورٹی انچارج نے خفیہ طریقے سے الماری کو کھولا جسے وہ سمجھنے سے قاصر رہے۔ پھر اس نے ایک بڑا سا نقشہ لا کر میز پر پھیلا دیا اور انہیں لیبارٹری کے مختلف حصوں کے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بارے میں بتانے لگا۔ انہوں نے اس سے کچھ سوالات بھی کئے جس کے بعد سکیورٹی انچارج نے نقشہ واپس الماری میں رکھ دیا اور اپنی چیئر پر آ کر بیٹھ گیا۔ اسی دوران ایک ملازم نے کمرے میں داخل ہو کر انہیں چائے پیش کی۔ وہ اپنی جسامت سے ملازم کم اور کمانڈو زیادہ لگ رہا تھا۔ وہ سمجھ گئے کہ یہ بھی سکیورٹی کا ہی حصہ ہے۔

"آپ مشینوں سے زیادہ ڈاکٹر علی عمران کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔" ـــــ بریگیڈیئر انجم نے حیران ہو کر کہا۔

"دراصل ہماری ان سے پرانی شناسائی ہے۔" ـــــ تنویر نے کہا اور اپنے سامنے رکھا چائے کا کپ اٹھا کر اس کی چسکیاں لینے لگا۔

"ہوں۔ لنچ کا ٹائم ہو رہا ہے۔ کام شروع کرنے سے پہلے آپ کھانا میرے ساتھ ہی کھایئے گا۔" ـــــ سکیورٹی انچارج نے انہیں باقاعدہ دعوت دیتے ہوئے کہا۔

"دعوت میں اگر ڈاکٹر علی عمران بھی شریک ہو جائیں تو کھانے کا لطف دوبالا ہو جائے گا۔" ـــــ صفدر نے کہا تو تنویر کا بے اختیار منہ بن گیا۔ جولیا اور صفدر نے مسکراتے ہوئے اپنے کپ اٹھا لئے تھے۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ میں ابھی انہیں آگاہ کر دیتا ہوں۔" بریگیڈیئر انجم نے کہا اور انٹرکام کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ جولیا نے اسے اشارہ سے منع کر دیا۔

"نہیں۔ فی الحال رہنے دیں۔ ہم اسے سرپرائز دینا چاہتے ہیں۔"

جولیا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو سکیورٹی انچارج آل رائٹ کہتے ہوئے رک گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لنچ سے فارغ ہو کر لیبارٹری کا راؤنڈ لگانے کے لئے نکل پڑے۔ لیبارٹری چونکہ وسیع ایریا میں پھیلی ہوئی تھی اس لئے انہوں نے مختلف شعبوں میں جانے کے لئے جیپ استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

"میرے خیال میں ہمیں میک اپ کر لینے چاہئیں۔" ـــــ جولیا نے اچانک کہا تو صفدر اور تنویر چونک کر اس کی طرف حیرت سے دیکھنے لگے۔

"لیکن کیوں۔ میرے خیال میں اس کی کوئی ضرورت تو نہیں ہے۔" ـــــ صفدر نے وضاحت طلب نظروں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ضرورت ہے صفدر۔ اگر وہ عمران ہی ہے تو ہمیں میک اپ میں بھی پہچان لے گا۔ ورنہ نہیں۔" ـــــ جولیا نے کہا تو صفدر اور تنویر کی آنکھوں میں اس کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ دونوں اتنی سادہ سی بات نظر انداز کر بیٹھے تھے۔

"گڈ۔ یہ ٹھیک رہے گا۔" ـــــ تنویر نے کھل کر جولیا کی تعریف کرتے ہوئے کہا اور اپنے ساتھ لے کر آئے ایک بریف کیس کے خفیہ خانے میں سے تین ماسک میک اپ نکال لئے۔ تینوں نے ماسک میک اپ کیا اور اس طرف روانہ ہو گئے جہاں عمران کی ڈیوٹی تھی۔ جیپ تنویر ہی ڈرائیو کر رہا تھا۔ لیبارٹری کے ڈرائیور کو انہوں نے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

واپس بھجوا دیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ لیبارٹری کے اس حصے میں پہنچ گئے جہاں روبوٹ کی تیاری کے مختلف تجربات کئے جا رہے تھے۔ یہاں انٹیرس سے پہلے انہیں خصوصی پاسز دکھانا پڑے جبکہ لیبارٹری میں داخلے سے پہلے تلاشی کے مراحل سے بھی گزرنا پڑا۔ انہیں بتایا گیا کہ یہ معمول کی سکیورٹی کے انتظامات ہیں۔ تینوں نے کوٹ کے اوپر وزیٹرز کے کارڈز لگا رکھے تھے۔ یہاں سے فارغ ہو کر وہ لیبارٹری کے اندر داخل ہو گئے۔ یہاں بیسیوں سائنسدان اور انجینئرز وغیرہ اپنے کام میں مصروف تھے۔ کئی ادھر سے ادھر آ جا رہے تھے۔ یہ کافی بڑا ہال تھا جہاں مختلف قسم کی مشینیں نصب تھیں۔ تینوں نے ادھر ادھر دیکھا تو انہیں ایک کونے میں عمران بھی نظر آ گیا۔ وہ کسی سائنسدان کے ساتھ کسی مسئلے پر بحث کر رہا تھا۔ اس دوران بعض افراد نے انہیں دیکھ کر اپنا کام چھوڑ دیا اور حیرت بھرے انداز میں ان کی طرف دیکھنے لگے لیکن وہ انہیں نظر انداز کرتے ہوئے اس طرف کو بڑھے جہاں عمران موجود تھا۔

"جولیا ٹھہرو۔" ـــــ صفدر نے جولیا کو تیزی سے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا تو وہ ٹھٹھک کر رک گئی اور مڑ کر سوالیہ انداز میں دیکھنے لگی۔

"کیا ہوا۔ رک کیوں گئے ہو۔" ـــــ تنویر نے استفہامیہ لہجے میں پوچھا۔

"ہم تینوں ابھی عمران صاحب کے سامنے نہیں جائیں گے۔ ہم یہاں مشینیں چیک کرنے آئے ہیں۔" ـــــ صفدر نے کہا۔

"ہوں۔ ٹھیک ہے۔" ـــــ جولیا اور صفدر کے منہ سے مختلف انداز میں ایک ہی جملہ نکلا جس پر صفدر دھیرے سے مسکراتے ہوئے اس طرف کو بڑھ گیا جہاں اس کے خیال میں انچارج سائنسدان ہو سکتا تھا۔ جولیا اور تنویر نے بھی اس کی پیروی کی تھی۔ انچارج سائنسدان کو سکیورٹی انچارج شاید ان کے بارے میں اطلاع کر چکا تھا اس لئے وہ ان سے بڑے اچھے انداز میں ملا تھا۔

"مجھے ڈاکٹر روبوٹ کہتے ہیں۔" ـــــ انچارج سائنسدان نے علیک سلیک کے بعد اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا تو وہ چونک کر انہیں حیرت سے دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب۔ آپ روبوٹ کا علاج کرتے ہیں۔" ـــــ صفدر نے کہا تو انچارج سائنسدان کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"یہ لقب مجھے میرے دوست ڈاکٹروں نے دیا ہے۔ ان کے خیال میں، میں روبوٹ کا پاکیشیا میں سب سے بہتر سائنسدان ہوں۔ ویسے میرا نام ڈاکٹر محمود بھٹی ہے۔" ـــــ ڈاکٹر روبوٹ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلا کر رہ گئے۔

"ہم نے تو سنا تھا کہ سائنسدان بڑے خشک مزاج ہوتے ہیں پھر آپ خوش مزاج کیسے ہو گئے۔" ـــــ جولیا نے بے ساختہ کہا تو ڈاکٹر روبوٹ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔

"ارے نہیں بھئی۔ یہ باتیں بس یونہی مشہور کر دی گئی ہیں۔ ہاں یہ ٹھیک ہے کہ سائنس ایک خشک مضمون ہے لیکن اگر دوسرے پہلو سے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

دیکھیں تو یہ بے حد دلچسپ بھی ہے۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر محمود بھٹی نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ وضاحت نہ کرتے تو یہ آپ کو سائنسدان نہیں بلکہ روبوٹ ہی سمجھ بیٹھی تھیں جو خوش مزاجی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔"۔۔۔۔ تنویر کا شاید موڈ اچھا تھا۔ اس کا دلچسپ جملہ سن کر ڈاکٹر محمود بھٹی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا جبکہ جولیا اور صفدر زیر لب مسکرانے لگے۔ ان کے قریب ہی اپنے کام میں مصروف دوسرے سائنسدان اور انجینئرز سر اٹھا کر انہیں حیرت سے دیکھنے لگے تھے۔ پھر اسی طرح کی دلچسپ گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر روبوٹ انہیں ہال سے ملحقہ آفس میں لے آیا جہاں مختلف مشینوں کی کارکردگی کے بارے میں انہوں نے بتایا۔ ایکسٹو نے چونکہ ایک ماہر کے ذریعے انہیں اس بارے میں خصوصی بریفنگ دلائی تھی اس لئے وہ اس کے مختلف پہلوؤں پر بات چیت بڑے اعتماد کے ساتھ کر رہے تھے۔ یہاں سے ہال کا منظر دروازے میں لگے شیشے سے صاف نظر آ رہا تھا۔ گفتگو کے دوران جولیا نے چند مرتبہ سر کو گھما کر ہال کی طرف دیکھا تو انچارج سائنسدان سے رہا نہ گیا۔

"آپ ہال میں کوئی خاص چیز تلاش کر رہی ہیں۔"۔۔۔۔ جولیا کے وقفے وقفے سے مڑ کر دیکھنے کا شاید ڈاکٹر روبوٹ نے نوٹس لے لیا تھا۔ اس کے سوال پر وہ چونک کر نفی میں سر ہلانے لگی۔

"میں نے تو سنا تھا کہ پاکیشیا کے پاس سائنسدانوں کی بہت کمی

ہے یہاں تو ایک ہی لیبارٹری میں کافی سائنسدان موجود ہیں۔" جولیا نے دفاعی انداز اپناتے ہوئے سوال پر سوال کر دیا۔

"ان میں سے بیشتر سائنسدان ابھی جونیئر اور نئے نئے لیبارٹری میں پوسٹ ہوئے ہیں۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر روبوٹ نے اس کی الجھن دور کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ڈاکٹر علی عمران بھی جونیئر سائنسدان ہیں۔"۔۔۔۔ تنویر نے اچانک پوچھا تو ڈاکٹر روبوٹ نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"نہیں۔ وہ اس فیلڈ میں خاصے ماہر لگتے ہیں۔ ابھی چند روز پہلے ہی یہاں آئے ہیں۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر روبوٹ نے کہا۔ تینوں نے محسوس کیا کہ لیبارٹری انچارج عمران کے بارے میں ان کی گفتگو کے بارے میں اسے بتا چکا ہے۔

"آپ کے تعاون کا شکریہ۔ ہم ابھی دوسرے شعبوں کا بھی راؤنڈ لگانا چاہتے ہیں۔"۔۔۔۔ جولیا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو صفدر اور تنویر نے بھی اس کی پیروی کی اور ڈاکٹر روبوٹ کے آفس سے باہر نکل آئے۔ تینوں وقفے وقفے سے عمران کے سامنے سے گزرے۔ اس نے انہیں ایک نظر دیکھا مگر اس کی آنکھوں میں شناسائی کی کوئی جھلک نظر نہ آئی۔ جولیا چلتے چلتے اچانک واپس پلٹی اور عمران کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ ایک بڑی سی ٹیبل پر روبوٹ کا کوئی پرزہ رکھے اسے چیک کر رہا تھا۔

"ایکسکیوزمی۔"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو وہ چونک کر اسے حیرت

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سے دیکھنے لگا۔

"یس۔ میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں مس۔"_____اس نے ایک اجنبی کی طرح پوچھا۔ لہجہ اور آواز عمران کی ہی تھی۔ جولیا ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگی۔ اس نے سر سے پاؤں تک اسے غور سے دیکھا۔ وہ مکمل طور پر عمران سے ملتا جلتا تھا۔

"مجھے ایک زور کا تھپڑ مارو۔"_____جولیا نے ایک طویل سانس لینے کے بعد جھلا کر کہا تو اب حیران ہونے کی باری عمران کی تھی۔

"واٹ نانسنس۔ آر یو میڈ۔"_____اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے مگر اس سے پہلے کہ بات آگے بڑھتی جولیا کو جیسے ہوش آ گیا۔

"اوہ سوری۔ مجھے اچانک دورہ سا پڑتا ہے۔"_____جولیا نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر سر چکرانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا اور اسے حیران و پریشان چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔ صفدر اور تنویر کچھ فاصلے پر رک گئے تھے اور بڑی دلچسپی سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ جولیا تیزی سے قدم بڑھاتی ہوئی ان کے قریب پہنچی اور انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔ تینوں خاموشی کے ساتھ چلتے ہوئے ہال سے باہر نکل آئے اور داخلی دروازے سے کچھ فاصلے پر آ کر کھڑے ہو گئے۔

"کیا بات چیت ہو رہی تھی۔"_____صفدر کے بات کرنے سے پہلے ہی تنویر نے پوچھا۔

"وہ نقلی عمران ہے۔ سو فیصد نقلی۔"_____جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے پر یقین لہجے میں کہا۔

"یہ بات ہم بھی محسوس کر چکے ہیں۔ لیکن عمران صاحب کو سمجھنا آسان نہیں ہے۔ نہ ہی ان کا کیا ہوا میک اپ ہم چیک کر سکتے ہیں۔" صفدر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا جیسے کوئی بات کلیئر نہ ہو رہی ہو۔

"اسے گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر لے جاتے ہیں۔ چیف خود ہی انویسٹی گیشن کر لے گا۔"_____تنویر نے رائے دی تو صفدر نے منہ بناتے ہوئے نفی میں سر ہلا دیا۔

"صرف گرفتار کرنا ہوتا تو چیف ہمیں یہاں نہ بھیجتا۔"_____صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہاری کیا بات ہوئی اس سے۔"_____تنویر نے جولیا سے پھر پوچھا۔

"کہہ رہا تھا کہ میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں مس۔"_____جولیا نے منہ بناتے ہوئے اس کی نقل اتاری۔

"پھر تم نے کیا جواب دیا۔"_____تنویر نے متجسس ہو کر پوچھا۔

"میں نے کہا۔ مجھے ایک زور کا تھپڑ مارو۔"_____جولیا نے مسکراتے ہوئے بتایا تو وہ دونوں بے ساختہ ہنس پڑے۔

"لیکن مجھے تو تمہارے گال پر ایسا کوئی نشان نظر نہیں آ رہا۔" تنویر نے شرارت بھرے لہجے میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ وہ تو پھر نقلی ہے۔ تھپڑ تو مجھے اصلی عمران بھی نہیں مار

COURTESY SUMAIRA NADEEM WWW.URDUFANZ.COM

سکتا۔"_____ جولیا نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا اور جیپ کی طرف بڑھ گئی۔

"اس پر چیک رکھنے کے لئے ہمیں ڈاکٹر روبوٹ کو اعتماد میں لینا ہوگا۔"_____ صفدر نے جیپ کے قریب پہنچ کر کہا تو جولیا نے اس کی تجویز پر مہر ثبت لگاتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو صفدر۔"_____ جولیا نے کہا تو تنویر نے منہ بنا لیا۔

"کیا سکیورٹی انچارج کو بھی بتانا ہوگا۔"_____ صفدر نے مشورہ کرنے کے انداز میں پوچھا۔

"اگر ایسا کرنا ہوتا تو چیف اسے آرڈر کرتا۔ ویسے حالات کے مطابق اسے بھی اعتماد میں لینے میں حرج نہیں۔ اس طرح ہمیں پیش آنے والی کسی بھی صورت حال کے دوران آسانی رہے گی۔" جولیا نے معاملے کے مختلف پہلوؤں کو سامنے لاتے ہوئے جواب دیا۔

"سکیورٹی انچارج نے ہمارے بارے میں ڈاکٹر روبوٹ کو اطلاع تو دی ہے لیکن شاید جولیا کے سوئس نژاد ہونے کا نہیں بتایا کیونکہ جولیا نے ماسک میک اپ تو مقامی لڑکی کا کر رکھا ہے۔"_____ تنویر نے بھی گفتگو میں شریک ہوتے ہوئے ایک دوسرے پہلو کو آشکار کیا۔

"ہاں۔ یہ بات میں نے بھی محسوس کر لی تھی۔ لیکن اس سے فرق نہیں پڑتا۔ ہاں ایسی صورت میں اگر وہ سوال اٹھاتا تو ہمیں اسی وقت خود کو ظاہر کرنا پڑتا ورنہ بات پھیلنے سے نقلی عمران ہوشیار ہو سکتا تھا۔"

جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں ابھی فوراً واپس جانا ٹھیک نہیں۔ ورنہ نقلی عمران شک میں بھی پڑ سکتا ہے۔"_____ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو جولیا اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار کا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھ گئی۔ صفدر اور تنویر نے بھی اس کی پیروی کی۔

"جولیا والی بات پر وہ ابھی تک الجھا ہوا ہوگا۔"_____ تنویر نے جیپ سٹارٹ کرتے ہوئے جولیا کی طرف دیکھ کر کہا تو وہ مسکراتے ہوئے گاڑی سے باہر دیکھنے لگی اور کوئی جواب نہ دیا۔

"تمہاری بات سن کر وہ حیران تو ہوا ہوگا۔"_____ تنویر نے اسے کریدتے ہوئے سوال داغا اور جیپ آگے بڑھا دی۔

"ہاں۔ مگر تم چھوڑو اب اس فضول قصے کو۔"_____ جولیا نے اکتاہٹ آمیز انداز میں کہا تو تنویر کندھے اچکا کر رہ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اب وہ اس موضوع پر بات کرنا نہیں چاہتی۔ چند لمحوں کے بعد وہ اس علاقے میں پہنچ گئے جو دراصل گیسٹ ہاؤس تھا۔ یہاں ساتھ ہی سائنسدانوں کی رہائشی کالونی بھی تعمیر کی گئی تھی۔ گیسٹ ہاؤس پہنچ کر وہ آئندہ کا لائحہ عمل بنانے کے لئے غور و خوض کرنے لگے۔ اب چونکہ آفس ٹائم ختم ہو رہا تھا اس لئے معاملہ اگلے روز کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی کا ایک نقطہ سا ابھرا اور پھر یہ نقطہ پھیلتا چلا گیا۔ کچھ دیر کے بعد اس کا ذہن بیدار ہوا۔ پہلے تو وہ نیم غنودگی کی سی کیفیت میں پڑا رہا۔ پھر چند سیکنڈ کے بعد اس کا شعور مکمل بیدار ہوا تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم نامعلوم وجوہات کی بنا پر سن ہو چکا ہے۔ یہ جان کر وہ بری طرح چونک اٹھا۔ اس کے پورے جسم میں صرف اس کی آنکھیں ہی کام کر رہی تھیں یا پھر ذہن۔ وہ کسی چیز پر چت پڑا تھا اور اسے صرف چھت کا حصہ ہی نظر آ رہا تھا۔ اس نے اپنی آنکھوں کو گھما کر دیکھا تو ایک جانب بند دروازہ اور دوسری جانب دیوار پر دو بڑی بڑی ایل سی ڈی سکرینیں نصب تھیں جن پر مختلف مناظر نظر آ رہے تھے۔ وہ کسی اجنبی جگہ پر اور دشمن کی قید میں تھا۔ اسے یاد آ گیا کہ وہ دانش منزل سے نکلا تو اس کا

ارادہ سر داور کی لیبارٹری میں جانے کا تھا۔ راستے میں کسی نئے ہوٹل کے افتتاح کا بورڈ لگا دیکھ کر لنچ کرنے کے لئے اس نے لاشعوری طور پر اپنی گاڑی کا رخ اس جانب موڑ دیا تھا جہاں ایک بڑے میاں اس سے اچانک ٹکرا گئے تھے اور زمین پر گرنے والے کسی سائنسدان کے وزٹنگ کارڈ کی بیک پر بھاری رقم لکھی دیکھ کر وہ بڑے میاں کو ڈھونڈتے ہوئے ہوٹل منیجر کے آفس تک جا پہنچا۔ جہاں پوچھ گچھ کے دوران اچانک منیجر نے اس پر پستول تان لیا تھا اور اس کی چلائی ہوئی گولی عمران کے سینے سے ٹکرا کر ایک پٹاخے کی طرح پھٹی تھی جس کے بعد اسے کچھ ہوش نہ رہا تھا۔ عمران سوچنے لگا کہ پاکیشیا کے سائنسدان سے دشمن کوئی اہم کام لینا چاہتے ہیں۔ کانٹر میں واقع اس لیبارٹری کے نیچے پاکیشیا آرمی کا ایک انتہائی خفیہ پراجیکٹ واقع تھا جو کچھ عرصہ قبل ہی قائم کیا گیا تھا۔ ابھی وہ اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو عمران نے آنکھیں موند لیں۔ کوئی شخص کمرے میں داخل ہوا تھا۔ اس نے پہلے عمران کے قریب آ کر اسے دیکھا جس کا اندازہ عمران نے اس کے قدموں کی آواز سے لگایا۔ اسے بے ہوش پڑا دیکھ کر قدموں کی آواز ایک کونے کی طرف بڑھتی سنائی دی۔ اس شخص نے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کئے۔ چونکہ صرف تین نمبر پریس کئے گئے تھے اس لئے عمران کو اندازہ ہو گیا کہ وہ انٹر کام پر کسی سے رابطہ قائم کر رہا ہے۔

''پیرٹ بول رہا ہوں۔ عمران ابھی بدستور بے ہوش ہے۔'' — اس

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

نے دوسری جانب کسی کو رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو بولنے والے کا نام جان کر عمران دل ہی دل میں ہنس دیا۔

"او کے سر"۔۔۔۔۔۔ پیرٹ نے جواب سن کر کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر واپس چلا گیا۔ دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران کو سنائی نہیں دی تھی اس لئے وہ کچھ اندازہ نہ لگا سکا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ تاہم لفظ پیرٹ سے اسے شبہ ہوا کہ یہ کسی یورپی ملک کی تنظیم کے ایجنٹ ہیں۔ عمران یہ سوچتے ہوئے ساتھ ساتھ خود کو آزاد کرانے پر بھی غور کر رہا تھا مگر کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ جب کوئی بات نہ سوجھی تو اس نے آخرکار اپنے ذہن کو بلینک کر دیا۔ اس سے پہلے اس نے خدا کو یاد کر کے مدد بھی مانگی۔ وہ کچھ دیر اسی کیفیت میں لیٹا رہا۔ دو تین منٹ کے بعد یہ جان کر اس کا دل خوشی سے بے اختیار تیز تیز دھڑکنے لگا کہ اس کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ جسم کے سن ہونے کی کیفیت کو ذہنی ارتکاز نے ختم کر دیا تھا۔ اس نے خدا کا شکر ادا کیا اور اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کرنے لگا۔ اس کی بے حسی آہستہ آہستہ ختم ہو رہی تھی۔ دشمن نے شاید اسے طویل بے ہوشی کے انجکشن لگائے تھے کیونکہ اس پر نیم غنودگی کی ہلکی سی کیفیت بدستور برقرار تھی۔ یہ تو اس کی ذہنی مشقوں کا کمال تھا کہ وقت سے پہلے ہی ہوش میں آ گیا تھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی اور پھر آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے سر کو گھما کر پہلے اپنے جسم پر نظر دوڑائی۔ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہی تھا۔ عمران نے ایک مرتبہ پھر خدا کا شکر ادا کیا۔

دشمن نے حیرت انگیز طور پر اسے باندھا نہیں تھا۔ غالباً وہ مطمئن تھے کہ عمران جلد ہوش میں نہیں آ سکے گا۔ اس نے اپنے کپڑوں کی تلاشی لی تو ہر چیز غائب تھی۔ اس کا کوٹ اور ریسٹ واچ تک اتار لی گئی تھی اور شوز بھی۔ وہ ننگے پاؤں تھا۔

اب اس کے جسم میں حرکت کے آثار پہلے سے تیز ہو گئے تھے۔ عمران نے دیکھا کہ وہ ایک سٹریچر نما بیڈ پر موجود تھا۔ وہ جلدی سے نیچے اترا اور ہلکی پھلکی ایکسرسائز کرنے لگا۔ کچھ دیر بعد وہ خود کو مکمل طور پر فٹ محسوس کر رہا تھا۔ اس نے سب سے پہلے ایل سی ڈی سکرینوں کا جائزہ لیا۔ اس پر ساحل سمندر کے مناظر نظر آ رہے تھے جو وقفے وقفے سے بدل رہے تھے۔ اس نے اندازہ لگا لیا کہ وہ سمندر کے قریب کہیں موجود ہے۔ یہ سکرینیں غالباً اس لئے لگائی گئی تھیں تاکہ پکڑے گئے دشمن سے تفتیش کے دوران اردگرد کی سکیورٹی پر بھی نظر رکھی جا سکے۔ عمران نے ٹارچر روم کے انداز میں آراستہ اس کمرے کی تلاشی لی لیکن کوئی ایسی چیز نہ مل سکی جس سے اس جگہ یا اسے اغوا کرنے والوں کی نشاندہی ہو سکتی۔ یہاں ٹارچر کرنے کے مختلف قسم کے جدید آلات بھی موجود تھے۔ اس نے ٹارچر روم کا دروازہ آہستہ سے کھولا اور باہر جھانک کر دیکھا۔ یہ ایک راہداری تھی جو خالی پڑی تھی۔ وہ دبے پاؤں آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کا اختتام بھی ایک دروازے پر ہو رہا تھا جبکہ اس کے بائیں جانب بھی ایک دروازہ تھا۔ اس نے سامنے والے دروازے سے کان لگا کر سننے کی کوشش کی لیکن کوئی آواز نہ آئی۔ عمران

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

نے دروازے کے ہینڈل پر دباؤ بڑھایا تو وہ بند تھا۔ اس نے اپنی پینٹ کے پائنچے میں موجود ماسٹر کی نکالی اور دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔ اگلے ہی لمحے ہلکی سی کلک کی آواز کے ساتھ دروازے کا لاک کھل گیا۔ وہ ہینڈل گھما کر اندر داخل ہو گیا مگر اندر کا منظر دیکھتے ہی جلدی سے دائیں جانب ایک بڑی سی مشین کی اوٹ میں ہو گیا۔ یہ کوئی آپریشن روم تھا اور اس کے سامنے دو بڑی بڑی مشینوں کے آگے بیٹھے دو آدمی انہیں آپریٹ کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک حبشی تھا اور دوسرا وہی پیرٹ تھا جو عمران کے ٹارچر روم میں آیا تھا۔ مشینوں کے اوپر لگی ہوئی بڑی بڑی ایل سی ڈیز پر بھی ساحل سمندر کے مختلف مناظر نظر آ رہے تھے۔ اچانک ایک مشین سے ٹوں ٹوں کی آواز کے ساتھ ہی گونج نما سائرن سنائی دیا تو وہ دونوں چونک اٹھے۔

"اوہ۔ لگتا ہے کہ باس آ رہے ہیں۔"_____ دائیں طرف والی مشین کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے پیرٹ نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مختلف بٹن دبائے اور مشین کی ایک ناب کو گھمایا تو سکرین کا منظر تیزی سے بدلنے لگا۔ پھر ایک جھماکا سا ہوا اور سمندر میں ایک بوٹ نظر آنے لگی۔

"اسے فوکس کر کے انلارج کرو پیرٹ۔"_____ دوسری مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے کھچڑی نما بالوں والے حبشی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔"_____ پیرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں سر کو ہلاتے ہوئے

کہا اور ایک دوسری ناب کو گھمایا تو اگلے ہی لمحے بوٹ سکرین پر واضح دکھائی دینے لگی۔ اب اس پر سوار دو افراد نمایاں نظر آ رہے تھے۔

"یہ باس کے ساتھ کون ہے۔"_____ پیرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں حبشی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ غالباً وہ یہاں کا انچارج تھا۔

"یہ پاکیشیا میں سیکرٹ آئی کے انچارج ہیں۔"_____ حبشی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک اٹھا۔ اس کے لئے یہ نام نیا تھا۔

"باس پہنچنے والے ہیں۔ ہمیں ان کا استقبال کرنا چاہیے۔" پیرٹ نے کہا تو حبشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران کے ہوش میں آنے کا تو کوئی چانس نہیں۔"_____ حبشی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے استفہامیہ لہجے میں پیرٹ سے پوچھا۔

"اوہ نو سر۔ میں نے جو انجکشن لگایا ہے وہ کل تک بے ہوش رہے گا۔"_____ پیرٹ نے سکرین کو آف کرتے ہوئے کہا تو حبشی نے مطمئن سے انداز میں سر ہلا دیا اور راہداری میں کھلنے والے دروازے کی طرف بڑھا۔ پیرٹ نے بھی اس کی پیروی کی تھی۔ عمران نے، جو حرکت میں آنے کا فیصلہ کر چکا تھا، فی الحال اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اور گھوم کر مشین کے دوسری جانب چلا گیا۔ پیرٹ اور حبشی کے مشین روم سے باہر جاتے ہی عمران نے یہاں کی تلاشی لی تو ایک الماری میں اسے اپنے شوز اور دیگر اشیاء پڑی ہوئی نظر آ گئیں۔ اس نے پہلے شوز اور کوٹ پہنا اور ریوالور وغیرہ کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔ اس کے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بعد وہ اس مشین کی طرف بڑھا جس کے سامنے حبشی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے مشین کو دیکھ کر ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ پیرٹ والی مشین سمندر پر نظر رکھنے کے لئے ہے۔ دوسری مشین آن ہی تھی اور اس پر جھماکوں سے مختلف مناظر بدل رہے تھے۔ پھر ایک منظر دیکھ کر اس کا شک یقین میں بدل گیا کہ وہ پاکیشیا میں ہی ہے۔ اس نے ایک بٹن دبایا تو وہ منظر ساکت ہو گیا۔ یہ ساحل سمندر کا منظر تھا جہاں پاکیشیائی لباس پہنے کئی مقامی فیملیز پکنک منا رہی تھیں۔ اس نے مختلف بٹن دبانا شروع کر دیئے۔ ایک جھماکا سا ہوا اور پوری سکرین مختلف خانوں میں بٹ گئی۔ اب ہر خانے میں ایک الگ منظر موجود تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک کھلی جگہ پر حبشی اور پیرٹ کے ہمراہ دو افراد تیزی کے ساتھ ایک جیپ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اس نے ایک بٹن کو دبایا تو وہ منظر فوکس ہو گیا۔ جب وہ بیٹھ چکے تو جیپ چل پڑی۔ جیپ کو پیرٹ ڈرائیو کر رہا تھا اور وہ اسی جانب آ رہی تھی جہاں عمران موجود تھا۔ سیکرٹ آئی کا نام سن کر عمران نے اس آنے والے سے تفتیش کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ جیپ جیسے جیسے قریب آتی جا رہی تھی سکرین پر منظر بھی ساتھ ساتھ بدل رہا تھا۔ جب وہ بالکل قریب آ گئی تو عمران نے حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا۔

بلیک زیرو نے رسیور کریڈل پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے جولیا کو عمران کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لئے دو ممبران کے ہمراہ کانٹر کی لیبارٹری میں پہنچنے کا حکم دیا اور اب اس کا ارادہ عمران کے فلیٹ پر جانے کا تھا تاکہ سلیمان سے عمران کے بارے میں بات کر سکے۔ اس نے گیراج میں کھڑی مختلف قسم کی گاڑیوں میں سے ایک کار منتخب کی اور اس میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا۔ کار پر سروے کرنے والے ایک سرکاری ادارے کی نیم پلیٹ آویزاں تھی۔ جاتے ہوئے وہ دانش منزل کے کمپیوٹرائزڈ نظام کو آٹو سسٹم پر لگانا نہیں بھولا تھا۔ یہ کار وہ اپنے روز مرہ کے معمولات کے لئے استعمال کرتا تھا جبکہ بطور ایکسٹو کہیں آنے جانے کے لئے ایک علیحدہ سپیشل کار موجود تھی۔ اس کے علاوہ دیگر ضروریات کے لئے بھی مختلف قسم کی جیپیں اور خصوصی سسٹم و آلات سے آراستہ گاڑیاں دانش منزل کے گیراج میں موجود تھیں۔ ان

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

تمام گاڑیوں میں مختلف اقسام کے سکیورٹی سسٹم لگائے گئے تھے تاکہ ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کیا جا سکے۔ چند منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ کنگ روڈ پر پہنچ گیا مگر جب وہ عمران کے پلازہ کی سیڑھیاں چڑھ کر فلیٹ پر پہنچا تو بیرونی دروازے کو تالا لگا دیکھ کر اس کا منہ بن گیا۔ وہ روانگی سے قبل فلیٹ پر فون کر کے سلیمان کی موجودگی کو کنفرم کرنا بھول گیا تھا۔ اس نے مخصوص مقام سے چابیاں نکال کر فلیٹ میں داخل ہونے کا سوچا مگر پھر ارادہ بدل دیا۔ کیونکہ وہ عمران کے فلیٹ میں اس طرح داخل نہیں ہونا چاہتا تھا۔ ابھی وہ اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ سلیمان کا انتظار کرے یا واپس چلا جائے کہ سلیمان سیڑھیاں چڑھ کر فلیٹ کی طرف بڑھا اور بلیک زیرو کو وہاں دیکھ کر ٹھٹک کر رک گیا۔

"ارے۔ طاہر صاحب آپ اور یہاں۔" ـــــ سلیمان نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور مختلف قسم کے سامان سے لدے شاپنگ بیگز نیچے رکھ کر بلیک زیرو کو سلام کرتے ہوئے ہاتھ ملایا۔

"اوہ۔ تم بر وقت پہنچے ہو سلیمان۔ میں اچانک بغیر اطلاع کئے ہی آ گیا ہوں۔" ـــــ بلیک زیرو نے اسے دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے سلام کا جواب دیا۔

"زہے نصیب۔ آپ تو غریبوں کے ڈیرے پر آنا ہی بھول گئے ہیں طاہر صاحب۔" ـــــ سلیمان نے فلیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے شکوہ بھرے انداز میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ عمران صاحب کا فلیٹ اگر غریبوں کا ڈیرہ ہے تو ہمارا

تو پھر خدا ہی حافظ ہے۔" ـــــ بلیک زیرو نے سلیمان کے لطیف طنز کا برا منائے بغیر جملے کا مزہ لیتے ہوئے کہا تو سلیمان بھی مسکرا دیا۔ اس نے فلیٹ کا تالا کھولا اور آگے پیچھے دونوں اندر داخل ہو گئے۔ سلیمان نے اسے کامن روم میں بٹھایا اور خود چائے بنانے کے لئے کچن میں چلا گیا۔ شاپنگ بیگز اس نے کچن کی ایک الماری میں رکھ دیئے تھے۔ وہ چائے بنا کر ٹرالی گھسیٹتے ہوئے کامن روم میں پہنچا تو بلیک زیرو صوفہ کے ایک جانب موجود الماری میں پڑی سگریٹ کی ڈبیا کو اٹھا کر دیکھ رہا تھا۔ سلیمان ہونٹ بھینچتے ہوئے چائے کے برتن ٹیبل پر سجانے لگا۔

"سلیمان۔ یہ عمران صاحب نے سموکنگ کب سے شروع کر دی۔" ـــــ بلیک زیرو نے سلیمان سے پوچھا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی سگریٹ کی ڈبیا کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کلچک ہے طاہر صاحب کلچک۔ بس اب تو سورج کے مغرب سے نکلنے کا انتظار کریں۔" ـــــ سلیمان نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا تو اس کے اس انداز پر بلیک زیرو کی بے ساختہ ہنسی چھوٹ گئی۔

"ارے میاں۔ اس قدر دل برداشتہ کیوں ہو گئے ہو تم۔ آخر بات کیا ہے۔ کیا عمران صاحب سے کوئی جھگڑا ہو گیا ہے۔" ـــــ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میں نے آپ کو بتایا تھا نا طاہر صاحب کہ اب صورت حال بہت خراب ہو گئی ہے اور میرا اب فلیٹ پر صاحب کے ساتھ رہنا ممکن نہیں

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

رہا۔"_____ سلیمان نے کپ میں چائے انڈیلتے ہوئے افسردہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہاں۔ اس کا مطلب ہے کہ صورتحال اس سے بھی زیادہ گھمبیر ہے جتنی میرے خیال میں تھی۔"_____ اس نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا اور گہری سوچ میں کھو گیا۔

"آپ چائے لیں نا طاہر صاحب۔ یہ بسکٹ بھی کھائیں۔ میں بیکری سے سپیشل آرڈر پر بنوا کر لایا ہوں۔"_____ سلیمان نے کہا تو بلیک زیرو سر جھٹک کر جیسے ہوش میں آ گیا۔

"تھینک یو سلیمان۔"_____ اس نے ٹرے میں رکھے بسکٹ کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"طاہر صاحب۔ آپ کی آج کل میں صاحب سے ملاقات ہوئی ہے۔"_____ سلیمان نے اچانک پوچھا تو بلیک زیرو چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"نہیں۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ یہاں میرے پاس بیٹھ کر بتاؤ۔" بلیک زیرو نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اپنے قریب صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"مجھے لگتا ہے کہ صاحب پر کسی آسیب کا سایہ ہو گیا ہے۔" سلیمان نے انکشاف کرنے کے انداز میں کہا تو بلیک زیرو، جس نے کپ کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا، بے اختیار اچھل پڑا۔ مگر اگلے ہی لمحے قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔ چائے اس کے اوپر گرنے سے بال بال بچی تھی۔

"یہ بات تم کیسے کہہ سکتے ہو۔"_____ بلیک زیرو نے سلیمان کی بات سے محظوظ ہوتے ہوئے کہا اور چائے کی چسکیاں لینے لگا۔

"تو آپ کے خیال میں میرا تجزیہ غلط ہے۔"_____ سلیمان نے ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں بھئی۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔"_____ بلیک زیرو نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"طاہر صاحب۔ آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ صاحب کتنے بدل گئے ہیں۔ ایک لمحے کے لئے تو مجھے شبہ ہوا تھا کہ کوئی ایجنٹ عمران صاحب کا میک اپ کر کے فلیٹ پر آ گیا ہے۔"_____ سلیمان جذبات میں بہہ کر اپنے دل کی بات کہہ گیا۔

"اوہ۔ تمہاری یہ بات بے حد اہم ہے۔ تو پھر تم نے اس بات کو چیک کیا۔"_____ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں دراصل کلیئر نہیں تھا۔ بس ایک خیال سا میرے ذہن میں آیا تھا مگر وہ مکمل طور پر صاحب ہی تھے۔ اس لئے میں نے یہ خیال بھی ذہن سے نکال دیا۔"_____ سلیمان نے بتایا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس کا قدوقامت، چہرہ، گفتگو مکمل طور پر عمران صاحب کی ہی تھی۔"_____ بلیک زیرو نے پوچھا تو سلیمان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر تم کیسے کہتے ہو کہ وہ عمران صاحب نہیں تھے۔"_____ بلیک

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ سگریٹ پی رہے تھے اور پھر ان کا رویہ میرے ساتھ انتہائی سخت تھا۔ جیسے توہین آمیز سا ہو۔ صاحب جیسے بھی ہوں کم از کم ایسا نہیں کر سکتے۔''_____ سلیمان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یہ بات سوچنے کی ہے۔ عمران صاحب سگریٹ ہرگز نہیں پیتے۔ ماسوائے اگر کہیں مشن کے دوران اس کی انتہائی ضرورت نہ آن پڑے، ورنہ نہیں۔ لیکن جہاں تک رویے کی بات ہے تو وہ اس معاملے میں ذرا موڈی واقع ہوئے ہیں۔ کوئی بھی رویہ کسی بھی وقت اختیار کر سکتے ہیں۔ اس سے ان کی مراد توہین نہیں ہوتی۔ اور یہ بات تم بھی اچھی طرح جانتے ہو۔''_____ بلیک زیرو نے تجزیہ کرنے کے انداز میں کہا تو سلیمان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''لیکن فلیٹ میں وہ کون سے مشن پر تھے۔''_____ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''ہاں۔ یہ بات البتہ سوچنے والی ہے۔''_____ بلیک زیرو نے سوچنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا اور چائے کا آخری گھونٹ بھر کر خالی کپ ٹرے میں رکھ دیا۔

''ایک دوسری بات بھی ہے طاہر صاحب جو اس سے بھی زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔''_____ سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں باقاعدہ سسپنس کری ایٹ کرتے ہوئے کہا۔

''وہ کیا ہے۔''_____ بلیک زیرو نے اشتیاق آمیز لہجے میں

پوچھا۔

''صاحب نماز بالکل بھی نہیں پڑھ رہے تھے۔''_____ سلیمان نے کہا تو بلیک زیرو محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً صوفے سے اچھل پڑا۔ لفظ گویا بم بن کر اس کی سماعت سے ٹکرائے تھے۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اوہ نو۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو سلیمان۔'' اس نے چونک کر پہلے حیران ہوتے ہوئے اور پھر تصدیق کے لئے سلیمان سے پوچھا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں طاہر صاحب۔ میں نے انہیں فجر کی نماز کے لئے اٹھایا تو وہ باقاعدہ ناراض ہو گئے اور اس دن کے گئے ہوئے ابھی تک واپس نہیں آئے۔''_____ سلیمان نے بتایا تو بلیک زیرو کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

''او مائی گاڈ۔ تو میرا خدشہ درست ثابت ہوا۔ پہلے میں بھی یہی سمجھ رہا تھا کہ تمہارا خیال غلط ہے لیکن اب صورت حال واضح ہو گئی ہے۔'' بلیک زیرو نے بڑے گھمبیر لہجے میں کہا۔

''تو کیا۔''_____ سلیمان نے بات کرتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

''ہاں۔ وہ نقلی عمران تھا۔ دشمن کا ایجنٹ۔''_____ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو اس مرتبہ حیرت سے اچھلنے کی باری سلیمان کی تھی۔

''تو کیا آپ بھی اس بارے میں شک میں تھے مگر آپ تو کہہ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

رہے تھے کہ میری ملاقات نہیں ہوئی۔"۔۔۔۔ سلیمان کو کچھ یاد آیا اور اس نے چونک کر پوچھا۔

"ملاقات تو نہیں ہوئی مگر مختلف ذرائع سے ایسی اطلاعات ملی ہیں۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے گول مول انداز میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو بے حد خطرناک بات ہے طاہر صاحب۔ تو پھر عمران صاحب خود کہاں ہیں۔"۔۔۔۔ سلیمان نے پریشان سے لہجے میں پوچھا۔

"اس بات کا ابھی تک پتہ نہیں چلا مگر نقلی عمران جہاں گیا ہے وہاں کا پتہ چل گیا ہے۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور اسے کچھ ضروری باتیں بتانے لگا۔

"اب تم فلیٹ کا سکیورٹی سسٹم آن رکھنا اور اگر عمران صاحب خود بھی آئیں تو کلیئر ہونے کے بعد ہی انہیں اندر آنے دینا۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا تو سلیمان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب نقلی صاحب کو فوراً گرفتار کر لینا چاہیے طاہر صاحب۔ ورنہ وہ صاحب کو کوئی نقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔"۔۔۔۔ سلیمان نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر ایسی گھمبیر صورتحال میں بھی نقلی صاحب کا لفظ سن کر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"میں دانش منزل پہنچتے ہی اس کی گرفتاری کا حکم دے دوں گا مگر

اس سے پہلے لیبارٹری کی رپورٹ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ وہ چلتے چلتے رک گیا جبکہ سلیمان نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو۔ سلیمان بول رہا ہوں۔"۔۔۔۔ اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ کیا عمران واپس آ گیا ہے۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان کی متوحش لہجے سے پر آواز سنائی دی۔ لاؤڈر آن ہونے کی وجہ سے بلیک زیرو یہ الفاظ سن کر تیزی سے فون کی طرف بڑھا۔

"نہیں صاحب۔ طاہر صاحب موجود ہیں یہ بات کیجئے۔" سلیمان نے جلدی سے کہا اور فون بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

"طاہر بول رہا ہوں سر۔ خیریت تو ہے۔ آپ کچھ گھبرائے ہوئے لگتے ہیں۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے رسیور کو کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"طاہر بیٹے غضب ہو گیا۔ عمران جس لیبارٹری میں گیا تھا وہاں خوفناک دہماکوں کی اطلاعات ملی ہیں۔ مجھے ابھی وزیراعظم صاحب نے سپیشل لائن پر بتایا ہے۔ ہمارے کئی سائنسدان قتل کر دیئے گئے ہیں۔ خفیہ پراجیکٹ کو تباہ کیا جا رہا ہے۔"۔۔۔۔ سر سلطان نے تیز تیز لہجے میں بتاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ایک لمحے کے لئے چکرا کر ہی تو رہ گیا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

''اوہ۔ یہ سب کس نے کیا ہے۔وہاں کون سا خفیہ پراجیکٹ تھا۔'' بلیک زیرو نے اپنے اوسان بحال رکھتے ہوئے پوچھا۔

''بیٹا۔ تفصیل میں جانے کا وقت نہیں ہے۔ مجھے وزیر اعظم صاحب نے تفصیل نہیں بتائی۔تم فوراً وہاں پہنچو۔ مجھے تو یقین نہیں آ رہا۔عمران خود بھی وہاں موجود ہے پھر بھی اتنی بڑی واردات کیسے ہو گئی۔''۔۔۔۔۔ سر سلطان کے لہجے میں عجیب سا دکھ اور شکوہ تھا۔ بلیک زیرو کا دل کٹ کر رہ گیا۔

''سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں نے پہلے ہی سیکرٹ سروس کے ممبران کو وہاں بھیج دیا ہے۔ وہ وہاں پہنچ چکے ہوں گے۔ ہم انشاءاللہ دشمن کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔''۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''اب ملک کی عزت تمہارے ہاتھ میں ہے بیٹا۔''۔۔۔۔۔ سر سلطان نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا اور خدا حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تو بلیک زیرو نے بھی بوجھل ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔

''یہ تو بہت برا ہوا طاہر صاحب۔''۔۔۔۔۔ کال ختم ہوتے ہی سلیمان نے کہا۔

''ہوں۔ انٹیلی جنس کے شعبہ میں ایسا ہوتا رہتا ہے سلیمان۔ کبھی سیر کو بھی سوا سیر ٹکر جاتا ہے مگر تم فکر نہ کرو۔ فتح ہمیشہ حق کی ہوتی ہے۔''۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اس کی ڈھارس بندھائی۔

''اور ہاں۔ عمران صاحب کے ڈوپلیکیٹ کا ابھی سر سلطان یا سر

عبدالرحمان کو نہیں بتانا۔ میری کوشش ہے کہ ان کے علم میں آنے سے پہلے ہی اس معاملے کو کور کر لیا جائے ورنہ اس سے عمران صاحب کی کریڈیبلٹی خراب ہو سکتی ہے۔''۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اسے سمجھانے کے انداز میں کہا اور اس کے سر ہلانے پر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔تھوڑی دیر کے بعد وہ دانش منزل پہنچ گیا۔ اس نے کار گیراج میں کھڑی کی اور جلدی سے ملحقہ عمارت کی طرف بڑھا جہاں خصوصی طور پر تعمیر کردہ ہینگرز میں ایمرجنسی کے لئے چار مختلف قسم کے ہیلی کاپٹرز اور ائیر کرافٹ موجود تھے۔ وہ ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر منتخب کر کے اس پر سوار ہو گیا۔ اگلے ہی لمحے اس کا شنیک ہیلی کاپٹر کانٹر کی لیبارٹری کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

جولیا گہری نیند سو رہی تھی کہ اچانک دھماکے کی آواز سے اس کی آنکھ کھل گئی۔ پہلے تو اسے سمجھ نہ آئی کہ یہ آواز کیسی ہے۔ غالباً وہ کچھ دیر پہلے ہی نیند کی آغوش میں پہنچی تھی۔ لیبارٹری سے واپس آنے کے بعد وہ تینوں گیسٹ ہاؤس میں چلے آئے تھے جہاں سکیورٹی انچارج نے عارضی طور پر ان کے لئے رہائش کا انتظام کر دیا تھا اور سائنسدانوں و انجینئرز کے لئے تعمیر کردہ رہائشی حصے میں ان کے لئے تین فلیٹس کی صفائی وغیرہ بھی کروائی جا رہی تھی۔ جولیا نے علیحدہ علیحدہ کی بجائے ساتھ ساتھ اور ایک ہی جگہ پر فلیٹس فراہم کرنے کو کہا تھا جس پر سکیورٹی انچارج نے انہیں دو روز انتظار کرنے کے لئے کہا تھا۔ اس پر اس نے برا سا منہ بنایا تھا مگر صفدر کی بات پر وہ خاموش رہی تھی۔ اسے بتایا گیا کہ لیبارٹری کی تعمیر کے ابتدائی دنوں میں یہاں انچارج سائنسدان کو بھی ٹینٹ لگا کر گزارہ کرنا پڑا

تھا کیونکہ ان کے ملک میں سہولیات کی فراہمی کا معیار کوئی اتنا زیادہ بلند نہیں تھا۔ چونکہ اب اتنا عرصہ پاکیشیا میں رہتے ہوئے اسے بھی بہت سی حقیقتوں سے آشنائی ہو چکی تھی۔ اس لئے وہ محض کندھے اچکا کر رہ گئی۔ صفدر اور تنویر کے اپنے اپنے کمروں میں جاتے ہی جولیا بھی اپنے روم میں آ کر لیٹ گئی اور شاید یہ یہاں کے خوشگوار موسم کا اثر تھا کہ بستر پر لیٹتے ہی اس کی آنکھ لگ گئی اور اب اچانک دھماکے کی آواز نے اسے بیدار کیا تھا۔ شاید اس پر نیند کا غلبہ تھا کہ وہ دوبارہ نیند کی وادی میں پہنچ گئی۔ ایک مرتبہ پھر دھماکے کی آواز کے ساتھ ہی کسی نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ جولیا جیسے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی اور دروازے پر دوبارہ دستک ہونے اور اپنا نام پکارے جانے پر وہ فوراً بستر سے نیچے اتری اور شوز پہن کر دروازے کی طرف بڑھی۔ آواز سننے پر اسے اندازہ ہو گیا کہ یہ صفدر ہے۔ اس کا اندازہ درست نکلا۔ اس نے دروازہ کھولا تو وہاں صفدر کے ساتھ تنویر بھی کھڑا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتے ایک اور زور دار دھماکے کی آواز آئی تو وہ تینوں چونک کر کھلے حصے کے دوسری جانب دیکھنے لگے۔ لیبارٹری سے آگ کے شعلے بلند ہوتے دیکھ کر وہ سناٹے میں آ گئے۔

''دشمن اپنا کام دکھا گیا ہے۔ ہمیں لیبارٹری اور سائنسدانوں کو بچانا اور اسے پکڑنا ہوگا۔'' ـــــ تنویر کی بات جولیا اور صفدر پر گویا بم بن کر گری اور دونوں جیسے کسی صدمے کی کیفیت سے نکل آئے اور پھر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

فوراً ہی حرکت میں بھی آ گئے۔ تنویر نے ان کی بات کا انتظار نہیں کیا تھا اور تیزی کے ساتھ جیپ کی طرف بڑھا تاکہ وہ تینوں لیبارٹری پہنچ سکیں۔ اس نے جیپ سٹارٹ کی ہی تھی کہ جولیا اور صفدر بھی بھاگتے ہوئے اس میں سوار ہو گئے اور اس نے جیپ کو لیبارٹری کی طرف دوڑا دیا۔ اسی دوران لیبارٹری کی آگ بجھانے والی اور دوسری مختلف قسم کی پانچ چھ گاڑیاں بھی انہوں نے اس طرف بڑھتے دیکھیں جہاں دھماکے ہوئے تھے۔ یہ غالباً ریسکیو اور سکیورٹی اہلکار تھے۔

"افسوس۔ ہم سوچتے ہی رہ گئے اور ....." ـــــ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"یہ اگر نقلی عمران کا کام ہے تو بہت برا ہوگا۔ چیف ہم سے سخت باز پرس کرے گا۔" ـــــ صفدر نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

"چیف یہ سب کچھ برداشت نہیں کرے گا۔ وہ ہمیں سخت سزا بھی دے گا۔" ـــــ جولیا نے انہیں معاملے کی سنگینی کا احساس دلایا تو تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جیپ کی رفتار اور تیز کر دی۔

اچانک ان کے بائیں جانب کچھ فاصلے پر پھر ایک دھماکہ ہوا اور لیبارٹری کی باؤنڈری لائن پر مین انٹرنس کے قریب ہی تعمیر کیا گیا ایک ٹاور تنکوں کی طرح فضا میں بکھرتا چلا گیا۔ اگلے ہی لمحے دوسرا دھماکہ ہوا اور مین گیٹ دو حصوں میں ٹوٹ کر گر گیا۔ جس میں سے سیاہ لباس میں ملبوس پندرہ سولہ مسلح نقاب پوش اندر گھس آئے اور سکیورٹی پر مامور اہلکاروں پر اندھا دھند فائرنگ کرنے لگے۔ رات کے وقت لیبارٹری کا

بیشتر حصہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا لیکن مین انٹرنس وے اور بعض بلڈنگز کے باہر مدھم سی روشنی کا انتظام کیا گیا تھا۔ حملہ آوروں نے، جو تربیت یافتہ اور جدید ترین اسلحہ سے لیس تھے، آناً فاناً ہی کئی اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔ یہ سب کچھ چند سیکنڈوں میں ہی ہوا تھا اور جولیا، صفدر اور تنویر انہیں روک نہ سکے تھے۔ وہ جو کوئی بھی تھے، فائرنگ کرتے ہوئے تیزی کے ساتھ آگے بڑھنے لگے۔ ان کے ٹھیک ٹھیک نشانے یہ ثابت کرنے کے لئے کافی تھے کہ وہ تربیت یافتہ شوٹر ہیں۔

"پہلے انہیں روکنا ہوگا۔ ورنہ ہم لیبارٹری تک نہیں پہنچ سکیں گے۔" صفدر نے تقریباً چیختے ہوئے انہیں معاملے کی سنگینی کا احساس دلایا۔ اور ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ اچانک تنویر نے جیپ کو ٹرن دیا اور اسے حملہ آوروں کی طرف موڑ دیا۔ تینوں نے اپنے سپیشل پسٹل بھی نکال لئے تھے۔

"گڈ۔ مجھے بھی یہی خیال آیا تھا۔" ـــــ تنویر نے صفدر کے فیصلے پر مہر ثبت کرتے ہوئے اسے داد دی۔ صفدر اور جولیا نے کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ ان کا دھیان سامنے کی طرف ہی رہا۔

انٹرنس وے پر بیرونی طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ جس کا مطلب تھا کہ دشمن نے انٹرنل ڈیوٹی پر مامور سکیورٹی گارڈز اور دیگر کمانڈوز کو پہلے نشانہ بنایا تھا اور اس کے بعد مین گیٹ کے دونوں طرف بنے ہوئے بنکرز کو۔ کیونکہ وہاں سے کوئی مداخلت نہیں ہوئی تھی۔ جو یہ آشکار کرتا تھا کہ حملہ آور اس قدر تربیت یافتہ تھے کہ انہوں

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

نے بنکرز میں بیٹھے گارڈز کو بھی ٹھیک ٹھیک نشانہ بناڈالا تھا جبکہ وقفے وقفے سے بنے ہوئے دوسرے بنکرز میں سے فائرنگ کی جا رہی تھی مگر ان اہلکاروں کے پاس شائد زیادہ جدید ورژن کا اسلحہ نہیں تھا جس کی وجہ سے وہ حملہ آوروں تک مار نہیں کر رہا تھا۔ تنویر نے جیپ آگے بڑھائی تو ان پر بھی فائر کیا گیا جسے تنویر نے فوراً داج کر لیا۔ اس نے ڈاؤن کہہ کر ساتھیوں کو خبردار کرتے ہوئے اپنا سر نیچے کیا تو جیپ کی ونڈ سکرین ایک چھناکے کے ساتھ کرچیوں میں بکھر کر ان پر آگری۔ تاہم تینوں فائرنگ سے محفوظ رہے۔ حملہ آوروں کی فائرنگ میں شدت آ گئی تھی۔ اسی دوران ریزرو سکیورٹی میں شامل ایم آئی کے گوریلے بھی ایکشن میں آ گئے جو اپنی تربیت کے مطابق دفاعی حکمت عملی اپناتے ہوئے زمین پر رول ہوتے ہوئے جوابی فائرنگ کرنے لگے۔ جس سے چار حملہ آور ڈھیر ہو گئے مگر دشمن پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا۔ ان میں شامل ایک نقاب پوش، جو غالباً ان کا انچارج تھا، ایک لمبی سی نال والے پستول سے شعلے اگلنے لگا۔ اس کے پستول سے گولیاں پھیل کر ایک دائرے کی شکل میں نکل رہی تھی۔ جس نے مزید کئی اہلکاروں کو ابدی نیند سلا دیا۔ تنویر نے فوراً ہی جیپ کو زگ زیگ انداز میں دوڑاتے ہوئے سر اوپر اٹھا کر اپنے سپیشل پسٹل سے فائرنگ کی اور پھر فوراً ہی جیپ کو ٹرن دیا۔ اسی دوران جولیا اور صفدر نے بھی اپنے پسٹلوں سے فائر کئے تھے اور تینوں کے یکے بعد دیگرے کئے گئے فائروں نے بھی سات حملہ آوروں کو ڈھیر کر دیا تھا۔ جولیا اور صفدر نے

دو، دو جبکہ تنویر نے تین شوٹرز کو نشانہ بنایا تھا۔ تیزی سے بھاگتی جیپ یکدم ٹرن کرنے سے الٹتے الٹتے بچی تھی۔ ان پر دوبارہ فائرنگ کی گئی لیکن خوش قسمتی سے تنویر نے صرف ایک لمحہ قبل ہی جیپ کو دوبارہ ٹرن دیتے ہوئے اسے واپس موڑا تو وہ گولیوں سے بال بال بچ نکلے ورنہ صورتحال ان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔ اس لئے کہ جیپ کی دونوں سائیڈوں پر بلٹ پروف نہیں، عام شیشے نصب تھے۔ اس مرتبہ انہوں نے احتیاطی تدابیر کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دوبارہ جوابی فائرنگ کی تو باقی کے حملہ آور بھی مارے گئے۔ دشمن شوٹروں کے حملے سے بچتے ہوئے اور نہیں نشانہ بنانے میں ان کی بہترین تربیت کام آئی تھی۔ آخر وہ دنیا کی مانی ہوئی ٹاپ انٹیلی جنس ایجنسی کے بہترین ایجنٹ تھے، جو کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نپٹنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے تھے۔ ان کی فائرنگ پر مین انٹرنس کے علاقے میں اب تقریباً خاموشی چھا گئی تھی مگر لیبارٹری کی جانب ہلکے ہلکے دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں بدستور آ رہی تھیں۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہاں بھی کوئی جھڑپ ہو رہی ہے۔ وہ فوراً اس جانب بڑھے۔ کچھ جیپیں اور دوسری وہیکلز پھیل کر لیبارٹری کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ اسی لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے۔ ایک ریز سی نکل کر ریسکیو کی گاڑیوں کی طرف بڑھی اور دو گاڑیاں دھماکوں کے ساتھ فضا میں بلند ہوئیں اور آگ کے شعلوں کا روپ دھار کر واپس زمین کی طرف گرتی نظر آئیں۔

"اوہ۔ ان پر ریز فائر کیا گیا ہے۔"۔۔۔۔۔ صفدر اور جولیا کے منہ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سے تقریباً ایک جیسے الفاظ ہی نکلے تھے۔ تنویر نے ان کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی جیپ کو تیزی سے گھمایا کیونکہ اس کی چھٹی حس نے بھی الارم بجا دیا تھا کہ دشمن کہیں قریب ہی ہے اور شائد ایک سیکنڈ کا ہی فرق پڑا تھا کہ ایک دوسرا ریز فائر ان کی جیپ کے قریب سے گزر گیا اور وہ بال بال بچے تھے۔ دونوں جیپیں نیچے گرتے ہی دھڑا دھڑ جلنے لگی تھیں اور چیخ و پکار مچ گئی تھی۔ شاید اس میں سوار اہلکار زخمی بھی ہوئے تھے مگر غالب امکان یہی تھا کہ ان میں سے کئی جاں بحق ہو چکے تھے۔ تنویر نے سٹیرنگ کو گھماتے ہوئے اسے دوبارہ لیبارٹری کی طرف موڑ دیا۔ وہ اب مین بلڈنگ کے کافی قریب پہنچ گئے تھے۔ جب ایک سائے کو انہوں نے لیبارٹری سے ملحقہ بنائے گئے ہیلی پیڈ کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا۔ وہ سر سے پاؤں تک سیاہ لباس میں ملبوس تھا۔ لیبارٹری والے حصے میں اب بھی ہلکے ہلکے دھماکے ہو رہے تھے اور وقفے وقفے سے بلند ہوتے ہوئے شعلوں نے یہاں روشنی سی کر رکھی تھی ورنہ عام حالات میں رات کے پچھلے پہر لیبارٹری کی عمارت اندھیرے کا ہی حصہ معلوم ہوتی۔ کیونکہ خصوصی لائٹس ضرورت پڑنے پر ہی جلائی جاتی تھیں۔

"تنویر دائیں طرف۔"۔۔۔۔ جولیا نے بھاگتے سائے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چیخ کر کہا تو اس نے جیپ کا رخ دائیں طرف موڑ دیا۔ اسی دوران سائرن بجاتی ایک جیپ بھی لیبارٹری کی طرف بڑھنے لگی۔ صفدر اور جولیا نے چونکتے ہوئے مڑ کر دیکھا۔

"یہ سیکورٹی انچارج ہوگا۔"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔ ابھی اس کا جملہ مکمل ہوا ہی تھا کہ بھاگتے ہوئے سائے نے ان پر ایک اور ریز فائر کیا مگر تنویر نے جو الرٹ پوزیشن میں تھا، پھرتی کے ساتھ سٹیرنگ کو گھما دیا اور تیز رفتاری سے تعاقب کرتی ہوئی جیپ لہراتی ہوئی ایک طرف کو اٹھی اور دو پہیوں پر بھاگنے لگی۔ اب وہ بھاگتے ہوئے سائے کے قریب پہنچ گئے تھے۔ جولیا نے ایک ہاتھ سے سیٹ کو پکڑتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے فائر کیا مگر اسی لمحے جیپ ایک جھٹکے سے نیچے ہو کر دوبارہ چاروں پہیوں پر دوڑنے لگی۔ جس سے اس کا نشانہ خطا چلا گیا۔ جولیا کے فائر کرتے ہی ہیلی پیڈ کی طرف بھاگتے ہوئے سائے نے فوراً زگ زیگ پوزیشن میں دوڑنا شروع کر دیا۔ جس سے صفدر کی چلائی گولی بھی اپنے نشانے پر نہیں لگی۔ بھاگتا ہوا سایہ اب ہیلی پیڈ کے قریب پہنچ چکا تھا۔

"یہاں کوئی ہیلی کاپٹر تو موجود نہیں۔ یہ مجرم کہاں بھاگ رہا ہے۔" جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہیلی کاپٹر تو خصوصی ہینگرز میں ہیں۔"۔۔۔۔ صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ وہ ہیلی کاپٹر۔"۔۔۔۔ آسمان پر ایک جانب سے اچانک ہیلی کاپٹر نمودار ہوا تو تنویر نے چونکتے ہوئے کہا۔ صفدر اور جولیا کی نظریں بھی آسمان کی طرف مڑ گئیں۔ اسی دوران ان کے عقب میں دو گاڑیاں بھی مجرم کا تعاقب کرتے ہوئے قریب آ گئیں۔ ان میں

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ایک سکیورٹی انچارج کی جیپ تھی۔ اچانک اس جیپ میں سے ایک فائر کیا گیا اور اگلے ہی لمحے انہوں نے بھاگتے ہوئے سائے کو لڑکھڑاتے ہوئے دیکھا۔ غالباً وہ ہٹ ہو گیا تھا۔ جولیا، صفدر اور تنویر جو خصوصی اسلحہ ساتھ لے کر آئے تھے۔ وہ جلدی میں گیسٹ ہاؤس میں ہی رہ گیا تھا۔ لیبارٹری کی حدود میں چونکہ ہتھیار لے کر آنا منع تھا اس لئے وہ یہ خصوصی اسلحہ ایک خاص قسم کے میٹریل سے بنے بیگ میں رکھ کر لائے تھے مگر اچانک حرکت میں آنے کے باعث وہ یہ اسلحہ استعمال نہیں کر سکے تھے اور دھماکوں کے بعد لیبارٹری اور سائنسدانوں کو بچانے بھاگ پڑے تھے۔ بھاگتا سایہ شاید ہٹ نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ فوراً دوبارہ زگ زیگ انداز میں آگے بڑھنے لگا تھا۔ اچانک ایک جانب سے ایک اور ہیلی کاپٹر نمودار ہوا اور اس جانب بڑھنے لگا جہاں فضا میں پہلا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ یہ لیبارٹری کی سکیورٹی کے لئے تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ ہیلی پیڈ کے اوپر چکراتے دشمن کے ہیلی کاپٹر کو نشانہ بناتا۔ اس ہیلی کاپٹر سے ایک میزائل فائر ہوا اور اگلے ہی لمحے لیبارٹری کا ہیلی کاپٹر فضا میں ہی دھماکے کے ساتھ پھٹا اور ہزاروں ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر سے فوراً بعد ہی یکے بعد دیگرے دو اور میزائل فائر ہوئے اور پہلے نے سکیورٹی انچارج کی جیپ اور اس کے ساتھ موجود دوسری گاڑی کے پرخچے اڑا دیئے تھے۔ اس میں سوار افراد بھی تباہ ہونے والے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کی طرح جاں بحق ہو گئے تھے جبکہ دوسرے میزائل نے سیکرٹ سروس کے ممبران کی جیپ کو

نشانہ بنایا تھا۔ تنویر نے اس جان لیوا حملے سے بچنے کے لئے جیپ کو ایک مرتبہ پھر تیزی کے ساتھ گھمایا مگر اس کی ساری جدوجہد بے کار گئی اور لٹو کی طرح گھومتی ہوئی جیپ میزائل کی زد میں آ کر کسی پرندے کی طرح فضا میں بلند ہو کر تنکوں کی طرح بکھرتی چلی گئی۔ جولیا، صفدر اور تنویر کو آخری احساس یہی ہوا تھا کہ باوجود تمام تر کوشش کے وہ ایک انجانے دشمن کے ہاتھوں ہٹ ہو گئے تھے اور مجرم ان کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنا مشن مکمل کر گیا۔ اس کے ساتھ ہی ان تینوں کے احساسات ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔ شاید ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بلیک زیرو کا ذہن زلزلے کی سی کیفیت سے دوچار تھا۔ عمران کی ملک میں عدم موجودگی کے دوران اگرچہ بارہا اس نے بہت سی ملک دشمن قوتوں کے انفرادی اور اجتماعی حملوں، سازشوں اور ملکی سلامتی کے خلاف بنائے جانے والے منصوبوں کا بڑی پامردی کے ساتھ مقابلہ کیا تھا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کریڈیبلٹی پر کبھی انگلی نہیں اٹھنے دی تھی۔ مگر چند روز سے پے در پے پیش آنے والے واقعات اور عمران کی پراسرار گمشدگی نے اسے چکرا کر ہی تو رکھ دیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ خدانخواستہ عمران کو کچھ ہو گیا اور دشمن اپنے کسی گھناؤنے منصوبے کو مکمل کر کے ملکی سلامتی کو کوئی نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو گیا تو وہ اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کر سکے گا۔ وہ بے پناہ اختیارات اور بہترین انٹیلی جنس نیٹ ورک رکھنے کے باوجود عمران کو ٹریس نہیں کر پایا تھا۔ اس نے عمران کے موبائل اور وائرلیس واچ میں مخصوص چپ کی

موجودگی کی وجہ سے بھی خصوصی مشینری کی مدد سے پتہ چلانے کی کوشش کی تھی لیکن حیرت انگیز طور پر مشین اس کی نشاندہی نہیں کر سکی تھی۔ دشمن جو کوئی بھی تھا۔ بے حد چالاک اور تجربہ کار تھا۔ بلیک زیرو کو عمران کی صلاحیتوں کا بخوبی ادراک تھا۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ عمران کو کچھ نہیں ہوگا اور وہ خیریت سے ہے۔ انہی خیالوں میں مگن وہ ہیلی کاپٹر پر سوار کانٹر کی لیبارٹری کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ انتہائی تیز رفتاری سے سفر کرتے ہوئے وہ نصف گھنٹے سے بھی پہلے کانٹر کی حدود میں داخل ہو گیا اور اگلے چند لمحوں میں اس کا ہیلی کاپٹر لیبارٹری میں لینڈ کر رہا تھا۔ لیبارٹری کا علاقہ کسی جنگ زدہ علاقے کا منظر پیش کر رہا تھا اور یہاں عجیب افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے دانش منزل سے روانہ ہوتے ہوئے ہیلی کاپٹر سے جولیا اور دوسرے ممبران سے رابطے کی کوشش کی تھی مگر اس کا رابطہ نہ ہو سکا تھا۔ جس نے اس کی تشویش میں اضافہ ہی کیا تھا اور اب یہاں کا منظر دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔ صورتحال اس کی توقع سے زیادہ خراب تھی۔ یہی سوچتا ہوا وہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آیا اور لیبارٹری کی جانب بڑھا جہاں فائر بریگیڈ اور دوسرے ریسکیو اہلکار امدادی کاموں میں مصروف تھے۔ آگ کافی حد تک بجھ چکی تھی اور اب وہاں سے دھویں کے بادل اٹھ رہے تھے۔

''ٹھہریئے۔ اپنی شناخت کروائیں۔''_____ بلیک زیرو کو لیبارٹری کی طرف بڑھتے دیکھ کر ایک سکیورٹی آفیسر نے اچانک ہی اسے روکتے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

''ایم آئی۔''۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے باوقار لہجے میں کہا۔

''سوری سر۔ حالات نارمل نہیں ہیں۔ پلیز اپنا سروس کارڈ چیک کروا دیں۔''۔۔۔۔۔ سکیورٹی آفیسر کا لہجہ قدرے نرم پڑ گیا۔

''آل رائیٹ۔''۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور اپنے کوٹ کی ایک جیب سے کارڈ نکال کر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا اور پھر واپس رکھ لیا۔ اس نے راستے میں ہی ماسک میک اپ کر لیا تھا اور اس میک اپ کے مطابق کارڈ پہلے سے ہی اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔

''اوکے سر۔''۔۔۔۔۔ سکیورٹی آفیسر نے مطمئن لہجے میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو وہ تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے لیبارٹری کے مین گیٹ کی طرف بڑھا۔ بلیک زیرو کے مخصوص فوجی ہیلی کاپٹر پر پاکیشیا آرمی کے بڑے بڑے الفاظ دور سے ہی نظر آ رہے تھے، جس کی وجہ سے بھی اس سے زیادہ پوچھ گچھ نہیں کی گئی۔ وہ مین گیٹ پر پہنچا تو اسے وہاں اعلیٰ فوجی و انٹیلی جنس حکام کھڑے نظر آئے جو اپنے ماتحتوں کو مختلف قسم کی ہدایات دے رہے تھے۔ یہاں ڈپٹی چیف آف ملٹری انٹیلی جنس کرنل اکرام رانا کو دیکھ کر بلیک زیرو چونک اٹھا۔ اب اس کے لئے سیکرٹ سروس کا حوالہ دینا ضروری ہو گیا تھا کیونکہ ایم آئی کے تعارف پر بات بگڑ سکتی تھی۔

''ہیلو۔ یہ سب کیسے ہو گیا کرنل صاحب۔''۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ان کے قریب جاتے ہی بڑے گھمبیر سے لہجے میں پوچھا تو کرنل اکرام

رانا اور دوسرے حکام چونک کر اسے حیرت سے دیکھنے لگے۔

''آپ کون ہیں۔ کیا اس ہیلی کاپٹر پر آپ آئے ہیں۔''۔۔۔۔۔ کرنل اکرام رانا نے بلیک زیرو کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

''نمائندہ خصوصی پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ مجھے طاہر کہتے ہیں۔'' بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

''لیکن نمائندہ خصوصی تو عمران صاحب ہیں پھر آپ۔۔۔۔۔۔'' اس نے بلیک زیرو کو سر سے پاؤں تک غور سے دیکھتے ہوئے تعجب سے پوچھا۔ اس کی آنکھوں میں شک کی پرچھائیاں تھیں۔

''وہ اس وقت چھٹی پر ہیں۔ مجھے چیف نے وزیراعظم صاحب کی درخواست پر یہاں بھیجا ہے۔''۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

''آئی ایم سوری۔ آپ کے بارے میں اطلاع تو پہنچ چکی تھی اور میں سمجھ رہا تھا کہ عمران صاحب آ رہے ہیں لیکن۔ دراصل۔۔۔۔۔۔'' کرنل اکرام رانا نے معذرت خواہانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

''اوکے۔ لیکن یہ کس طرح ہوا۔ یہاں کی سکیورٹی کی ذمہ داری تو آپ کی تھی۔''۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے لیبارٹری کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جہاں سے ریسکیو اہلکار زخمیوں کو اٹھا کر ایمبولینس میں رکھ رہے تھے۔ ان میں سے بیشتر افراد کے جسم جلے ہوئے تھے اور وہ بری طرح کراہ رہے تھے۔ ان میں کچھ جاں بحق بھی ہو چکے تھے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"ابتدائی طور پر اتنا ہی پتہ چلا ہے کہ کسی ہیلی کاپٹر سے حملہ کیا گیا ہے۔ دشمن کو لیبارٹری میں موجود کسی غدار کی بھی مدد حاصل تھی اور اس سے پہلے یہاں دھماکے کروائے گئے ہیں۔"۔۔۔۔ کرنل اکرام رانا نے ہونٹ چباتے ہوئے بتانا شروع کیا۔

"لیبارٹری میں کام کرنے والوں کو کیسے چیک کیا جاتا تھا۔" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یہاں کے سکیورٹی انچارج اور ہمارے آدمی انہیں چیک کرتے تھے۔ دونوں طرف سے باقاعدہ رپورٹ بنتی رہتی تھی اور ایک مکمل میکنزم تھا۔ سکیورٹی انچارج بریگیڈیئر انجم بھی ہیلی کاپٹر کے حملے میں شہید ہو گئے ہیں۔"۔۔۔۔ کرنل اکرام رانا نے بتایا۔

"کیا اسی ہیلی کاپٹر سے حملہ کیا گیا تھا۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کچھ فاصلے پر زمین پر بکھرے ایک ہیلی کاپٹر کے ٹکڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ لیبارٹری کی حفاظت کے لئے تھا۔ دشمن اپنے ہیلی کاپٹر سمیت نکل گیا ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر تیس کلومیٹر دور ایک ویران پہاڑی علاقے سے مل گیا ہے۔"۔۔۔۔ کرنل اکرام رانا نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا۔

"کیا اس میں سے دشمن کی کوئی چیز ملی ہے۔ میرا مطلب ہے جس سے تحقیقات میں مدد مل سکے۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔ وہ ہمیں تباہ شدہ شکل میں ملا ہے۔"۔۔۔۔ کرنل اکرام رانا نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کندھے اچکا کر رہ گیا۔ اس نے واقعہ پر افسوس کا اظہار بھی کیا۔

"سر۔ ڈاکٹر گلریز بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔"۔۔۔۔ اچانک لیبارٹری کے اندر سے برآمد ہونے والے ایک نوجوان نے، جو آکسیجن سلنڈر پہنے ہوئے تھا، کرنل اکرام رانا کی طرف بڑھتے ہوئے اطلاع دی تو وہ ایکسکیوزمی کہتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا جہاں سے ریسکیو اہلکار ایک سٹریچر پر کسی سائنسدان کی لاش رکھے باہر آ رہے تھے۔

"ویری سیڈ۔ ہمارے پندرہ سائنسدان پہلے شہید ہو چکے تھے۔ اب ایک اور مر گیا ہے۔"۔۔۔۔ کرنل اکرام رانا نے واپس آ کر انہیں بتایا تو بلیک زیرو کو اس کی بات کسی کرنٹ کی طرح لگی۔

"کیا آپ کے پاس ان تمام سائنسدانوں کے نام موجود ہیں اور دوسرے انجینئرز و دیگر عملے کے بھی جو شہید ہو گئے۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے جولیا، صفدر اور تنویر کے چہرے گھوم گئے جنہیں اس نے سائنسی سامان سپلائی کرنے والی کمپنی کے نمائندوں کے طور پر بھجوایا تھا۔

"جی ہاں۔ کیا آپ دیکھنا چاہتے ہیں۔"۔۔۔۔ کرنل اکرام رانا نے کہا تو بلیک زیرو کے اثبات میں سر ہلانے پر اس نے ایک اہلکار کو اشارہ کیا جس کے پاس ایک فائل موجود تھی۔ بلیک زیرو نے فائل کھول کر مرتب کردہ فہرست پر تیزی سے نظر دوڑائی تو اسے ان میں سیکرٹ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سروس کے کسی ممبر کا نام نظر نہ آیا۔ جس پر اس نے اطمینان کا سانس لیا۔

"کرنل صاحب۔ لیبارٹری میں سائنسی سامان سپلائی کرنے والے ادارے کے تین ملازمین بھی کام کر رہے تھے۔ اس میں ان کے نام درج نہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کہاں ہیں۔"_____ بلیک زیرو نے فائل بند کر کے اہلکار کو واپس کرنے کے بعد ڈپٹی چیف آف ایم آئی سے پوچھا تو وہ بے اختیار چونک اٹھا۔ دوسرے فوجی حکام، جو ان کے پاس خاموش کھڑے تھے، وہ بھی یہ بات سن کر چند قدم مزید قریب آ کر ان کے پاس کھڑے ہو گئے۔

"اوہ۔ تو آپ کا مطلب ہے کہ دشمن کو اندر سے جو مدد فراہم کی گئی، اس میں یہ تینوں ملوث ہیں۔ نام کیا تھے ان کے۔"_____ کرنل اکرام رانا نے واردات کا کوئی سراغ ملتے دیکھ کر بڑے پرجوش لہجے میں پوچھا۔

"بہت افسوس کی بات ہے کرنل صاحب۔ آپ بھی پولیس والوں کی طرح فوری نتیجہ نکالنے لگے۔ وہ تینوں ہماری انویسٹی گیشن میں کلیئر تھے۔ میں بس یونہی ان کے نام پوچھ رہا تھا۔"_____ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کرنل اکرام رانا ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کا سارا جوش پانی کے بلبلے کی طرح ختم ہو گیا تھا۔

"تو کیا آپ یہاں آنے والوں کو پہلے چیک کرتے ہیں۔" کرنل اکرام رانا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں الجھن

تھی۔

"نہیں۔ ایسا کچھ بھی نہیں۔ لیکن ان کے ادارے کی انویسٹی گیشن ہماری ایجنسی نے کی تھی۔ اس لئے مجھے ان کے بارے میں پتہ ہے۔" بلیک زیرو نے گول مول جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیدھی طرح کہیں نا کہ وہ آپ کے لوگ تھے طاہر صاحب۔ ویسے تین افراد نے دشمن کے حملے کے بعد ان کا مقابلہ کیا تھا۔ اور مین گیٹ سے آنے والے دشمن کے ساتھیوں کو ان تینوں نے ہلاک کر دیا تھا۔ مگر ہیلی کاپٹر سے فائر کئے گئے میزائل کی زد میں آ کر وہ زخمی ہو گئے تھے۔"_____ کرنل اکرام رانا نے مسکراتے ہوئے بلیک زیرو کو ہم خیال بنانے کی کوشش کی۔

"کیا ان میں ایک خاتون بھی تھی۔"_____ بلیک زیرو نے اس کی قیافہ شناسی کی دل ہی دل میں داد دیتے ہوئے پوچھا۔

"او یس۔ میرا اندازہ درست نکلا۔ وہ لیبارٹری کے ہسپتال میں موجود ہیں۔ کیا آپ ان سے ملنا چاہتے ہیں۔"_____ کرنل اکرام رانا نے معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں۔ ویسے آپ کا اندازہ بھی درست نہیں، کیونکہ وہ سیکرٹ سروس کے اہلکار نہیں تھے۔ اگر ایسا ہوتا تو دشمن کو وہ بھاگنے نہ دیتے۔ ویسے بھی یہاں کی سکیورٹی کی ذمہ داری ایم آئی کی تھی۔ پھر ہمیں اپنے ایجنٹ بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔"_____ بلیک زیرو نے تمسخر اڑانے والے انداز میں کہا تو کرنل اکرام رانا کی حالت دیکھنے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

والی ہوگئی۔

"خیر۔ یہ بات تو آپ اس معاملے کو کور کرنے کے لئے بھی کہہ سکتے ہیں۔ ویسے ایم آئی کے لڑکے بھی سیکرٹ سروس سے کچھ کم نہیں لیکن ہمارے پاس آپ کی طرح جدید ٹیکنالوجی نہیں ہے۔"۔۔۔ کرنل اکرام رانا نے اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے دلیل کا سہارا لیا۔ بلیک زیرو کی بات پر اس کا چہرہ سرخ پڑ چکا تھا مگر ایکسٹو کے بے پناہ اختیارات کی وجہ سے وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

"آئی ایم سوری۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ ایم آئی کارکردگی میں کچھ کم ہے۔ ویسے آپ کے خیال میں یہ حملہ کس نے کیا ہے۔" بلیک زیرو نے اسے کول ڈاؤن کرتے ہوئے فوراً ہی مطلب کی بات پر آتے ہوئے کہا۔

"یہ یقیناً ایکریمین ایجنٹس کا کام ہے۔ کسی اور ملک کے پاس اتنی جدید ٹیکنالوجی نہیں ہے کہ وہ ہمارے حفاظتی نظام کو جام کر سکے۔" کرنل اکرام رانا نے انکشاف کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو اور دیگر فوجی حکام چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"اوہ۔ یہ بات آپ کیسے کہہ سکتے ہیں۔"۔۔۔ بلیک زیرو نے قدرے تعجب سے پوچھا۔ کرنل اکرام رانا کے درست اندازے پر اس کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سر۔ ابھی پتہ چلا ہے کہ قریب ہی موجود ائیر فورس کے اڈے سے لیبارٹری کی حفاظت کے لئے ہینگر میں کھڑے کئے گئے فائٹر طیارے کو

کسی اعلیٰ سطحی حکم پر اڑنے نہیں دیا گیا اور پھر حملہ آور ہیلی کاپٹر میں موجود خصوصی آلات کی مدد سے لیبارٹری کا حفاظتی نظام بھی جام کیا گیا تھا۔"۔۔۔ بلیک زیرو کی معذرت پر کرنل اکرام رانا کا انداز قدرے مؤدبانہ ہوگیا۔

"اوہ۔ یہ بات بے حد اہم ہے۔ ایسا حکم کس نے دیا تھا۔" بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا

"ائیر کموڈور راحت صاحب نے بتایا ہے۔"۔۔۔ کرنل اکرام رانا نے قریب ہی کھڑے ائیر فورس کے ایک اعلیٰ آفیسر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ایسا ہی ہوا ہے اور مجھے ابھی کنفرم کر کے بتایا گیا ہے کہ ائیر وائس مارشل کی آواز میں کی جانے والی یہ کال، جس میں فائٹر طیارے کو حملہ آور ہیلی کاپٹر کو نہ روکنے کا حکم دیا گیا تھا جعلی تھی۔ ہم اس کی انویسٹی گیشن کر رہے ہیں۔"

"ہونہہ۔ یہ تو باقاعدہ طلسم ہوشربا ہے۔ دشمن نے باقاعدہ پلان کر کے وار کیا ہے۔ کیا آپ کے پاس اس کال کی ریکارڈنگ ہے۔" بلیک زیرو نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی اس کی کاپی منگوانے کی ہدایت کرتا ہوں۔" ائیر وائس مارشل نے کہا اور جیب سے اپنا سیل فون نکال کر کال کرنے لگ گیا جبکہ بلیک زیرو ہونٹ کاٹتے ہوئے سوچنے لگا کہ اب یہ ریکارڈنگ ملنے کے بعد ہی بات آگے بڑھ سکے گی۔ پھر ابھی ائیر وائس

COURTESY SUMAIRA NADEEM WWW.URDUFANZ.COM

مارشل نے کال ختم کی ہی تھی کہ اچانک بلیک زیرو کے سیل فون پر کال آنے لگی۔ اسی نے چونکہ رنگ ٹون کی جگہ وائبریشن لگا رکھی تھی اس لئے ٹون کی آواز نہیں آئی تھی۔ بلیک زیرو نے کوٹ کی جیب سے سیل فون نکالا تو اس پر سر سلطان کا خصوصی نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔

"طاہر سپیکنگ سر۔"_____ اس نے چند قدم سائیڈ پر ہو کر کال اٹینڈ کرتے ہوئے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں طاہر بیٹا۔ کیا تم لیبارٹری پہنچ چکے ہو۔" دوسری طرف سے سر سلطان نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

"یس سر! میں ابھی پہنچا ہوں۔ لیبارٹری تباہ کر دی گئی ہے اور بہت سے سائنسدان اور انجینئرز شہید ہو چکے ہیں۔"_____ بلیک زیرو نے تاسف بھرے لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"طاہر! میری بات غور سے سنو۔ مجھے ابھی وزیراعظم صاحب نے خود کال کر کے وزیراعظم ہاؤس میں بلایا تھا اور خصوصی بریفنگ بھی دی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس لیبارٹری کے نیچے ایک اور خفیہ لیبارٹری ہے اور پہلی لیبارٹری کی بیسمنٹ سے اس کا راستہ بنایا گیا ہے جس کا علم لیبارٹری انچارج ڈاکٹر محمود بھٹی اور سکیورٹی انچارج بریگیڈیئر انجم کو ہی ہے۔ انہیں اطلاع ملی تھی کہ سکیورٹی اور لیبارٹری انچارج دونوں اس حملے میں شہید ہو چکے ہیں۔ لہٰذا تم اپنی نگرانی میں ریسکیو آپریشن مکمل ہونے کے بعد لیبارٹری بند کر کے اس پر پہرہ لگوا دو اور خود دوسرے راستے سے لیبارٹری میں پہنچ کر وہاں کا کنٹرول سنبھال لو۔ چونکہ خفیہ

لیبارٹری مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ ہے اس لئے اس میں داخل ہونے سے پہلے کچھ خاص ہدایات کا جاننا ضروری ہے۔"_____ سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر حیرانگی کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وزیراعظم صاحب نے ایسا کوئی بندوبست کیا ہوگا۔

"وہاں کون سا پراجیکٹ مکمل کیا جا رہا ہے سر۔ یہ تو کسی لیبارٹری کے لئے بہترین خفیہ سیٹ اپ ہے۔ لیکن جب دشمن کو مطلوبہ چیز نہیں ملے گی تو وہ دوبارہ حملہ نہیں کرے گا۔"_____ بلیک زیرو نے پے در پے سوالات کرتے ہوئے کہا۔

"ان سوالوں کے جوابات میرے پاس نہیں ہیں۔ کیونکہ تم لیبارٹری جاؤ گے تب ہی پتہ چلے گا کہ دشمن وہاں تک پہنچا تھا یا نہیں اور انچارج سائنسدان سے وہ کوئی فائل وغیرہ بھی لے گیا یا یہ سب کچھ محفوظ ہے۔"_____ سر سلطان نے غیر واضح جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آل رائٹ سر۔ تو وہ خاص ہدایات کیا ہیں۔"_____ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"وہ سیل فون پر تو میں تمہیں شائد ٹھیک طرح نہ سمجھا سکوں اور کوئی بات مس بھی ہو سکتی ہے۔ اس لیے میں سکیورٹی انچارج کے آفس میں ہاٹ لائن سے منسلک سیٹ پر فیکس بھجوا رہا ہوں۔ اس پر تمام ڈیٹیل لکھی ہوئی ہے۔ یہ مجھے وزیراعظم صاحب نے فراہم کی تھی۔ تم سکیورٹی انچارج کے آفس پہنچ کر مجھے اطلاع کرو۔ تمہارے بارے میں وہاں

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

خصوصی آرڈر بھی کر دیئے گئے ہیں۔"۔۔۔۔۔ سر سلطان نے وضاحت کرتے ہوئے اسے ہدایت کی تو اس کے اوکے کہنے پر رابطہ ختم ہو گیا۔ بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سیل فون کو جیب میں رکھا اور سکیورٹی انچارج کے آفس کی لوکیشن معلوم کر کے ایک کار میں بیٹھ کر اس جانب بڑھ گیا۔

سیکرٹ آئی کا نام سن کر عمران بے اختیار چونک اٹھا تھا اور اسے بے اختیار کرنل فریدی یاد آ گیا جس نے حال ہی میں اس خفیہ ایکریمی تنظیم کے خلاف کام کرتے ہوئے ایک اسلامی ملک کو نقصان پہنچانے کی گھناؤنی سازش ناکام بنائی تھی۔ اس مشن میں کرنل فریدی اور کیپٹن حمید زخمی ہو گئے تھے جبکہ اس کے دو بہترین ایجنٹ اپنی جان سے گئے تھے۔ کرنل فریدی نے اسے بتایا تھا کہ سیکرٹ آئی ایکریمیا کی خفیہ ایجنسی سی اے کا ہی ایک ونگ ہے جو مختلف اسلامی ملکوں میں اپنا جاسوسی کا ایسا جال بچھاتا ہے جس کا کام مذہبی منافرت پھیلانا، معیشت کو نقصان پہنچا کر ملک کو غیر مستحکم کرنا، دہشت گردی کے لئے وطن فروشوں کا غیر ملکی ایجنٹوں کی تلاش اور تخریبی سرگرمیوں کے ٹریننگ سنٹرز قائم کرنا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس خفیہ ایکریمی تنظیم کا سنتے ہی اس کی چھٹی حس نے اسے احساس دلا دیا تھا کہ ملک کے خلاف کوئی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

خوفناک سازش تیار کی جا رہی ہے۔ دونوں مشین آپریٹرز کے آپریشن روم سے باہر جاتے ہی اس نے وہاں کا کنٹرول سنبھال لیا تھا اور اب ان کے ساتھ واپس آنے والے ایجنٹوں کا منتظر تھا تاکہ ان سے اپنے اغوا اور مشن کے بارے میں تفتیش کر سکے۔ ہوش میں آنے کے کچھ دیر بعد اسے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ غالباً دشمن نے اسے کافی دیر بے ہوش رکھا تھا اور اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ کافی دن بے حس و حرکت پڑا رہا ہے۔ یہ سوچ کر اس نے بے اختیار ہونٹ سختی کے ساتھ بھینچ لئے تھے اور اسے اب خود پر غصہ آ رہا تھا کہ وہ ایک معمولی سے ہوٹل منیجر کے ہاتھوں مار کھا گیا تھا۔

''سچ کہا گیا ہے کہ دشمن کو کبھی حقیر اور معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔'' عمران بڑبڑایا۔ وہ آپریشن روم کے انٹرنس کے ایک طرف الرٹ کھڑا تھا۔ کمپیوٹرائزڈ کنٹرول سسٹم سے منسلک ایل سی ڈی سکرینوں پر تبدیل ہوتے مناظر سے اسے چار افراد آپریشن روم کی طرف بڑھتے نظر آ رہے تھے۔ اس نے مشینوں کا کنٹرول ڈی کمپیوٹرائزڈ کر کے اردگرد کے ماحول کو بھی فوکس کر کے چیک کیا تھا مگر یہاں سب کچھ نارمل ہی تھا۔ چاروں افراد اب انٹرنس وے پر پہنچ چکے تھے۔ اچانک اس نے ایک شخص کو جسے وہ باس پیٹریاس کہہ کر پکار رہے تھے، ٹھٹھک کر رکتے ہوئے دیکھا۔ وہ آپریشن روم کو کنٹرول کرنے والوں سے کوئی بات پوچھ رہا تھا۔

''اوہ۔ کہیں اسے شک تو نہیں پڑ گیا۔'' ـــــ عمران کے منہ سے

بے اختیار نکلا۔ مگر یہ اس کا محض وہم ہی تھا کیونکہ اگلے ہی لمحے وہ دوبارہ آگے بڑھ آئے مگر وہ بے حد چوکنا تھا۔ ان میں سے جو آگے تھا اس نے کوئی بٹن دبا کر انٹرنس وے کو کھولا اور پہلے خود اندر داخل ہوا۔ اس کے بعد دوسرے افراد آگے بڑھے۔ عمران ان کی نئی سرگرمی کو دیکھتے ہوئے ایک مشین کے پیچھے ہو گیا تاکہ پیٹریاس اور مائیکل اندر آ جائیں۔ ان دونوں کے بھی اندر آنے کے بعد وہ اچانک ہی ان پر جھپٹ پڑا۔ چونکہ اس کے پاس ریوالور نہیں تھا اس لئے اس نے خالی ہاتھوں سے ہی انہیں زیر کرنا تھا۔ مگر وہ بھی خاصے تربیت یافتہ تھے۔ آپریشن روم میں ڈیوٹی دینے والے تو فیلڈ کے آدمی نہیں لگتے تھے۔ اس کا یہ خیال درست ہی نکلا تھا مگر پیٹریاس اور مائیکل نے ایک ساتھ حملہ کرنے پر اسے بھی چھٹی کا دودھ یاد دلا دیا تھا۔ عمران نے جھپ کرتے ہوئے دونوں پر کرانے کا وار کیا جبکہ اس کی دونوں ٹانگیں مشین مینوں کے سینوں پر لگیں جو چیختے ہوئے مشینوں سے دھماکوں کے ساتھ جا ٹکرائے اور خالی ہوتے بوروں کی طرح بے سدھ ہو کر گر پڑے۔ غالباً دونوں کے سر مشینوں سے ٹکرائے تھے اور وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ پیٹریاس اور مائیکل کرانے کا وار سہہ کر اوغ کی آواز نکالتے ہوئے زمین پر گرے مگر پھر فوراً ہی زخمی بھیڑیے کی طرح واپس پلٹے اور پیٹریاس کے بوٹ کا کنارہ عمران کی کمر پر ضرب لگا گیا اور عمران جو حملہ کرنے کے بعد گھومتے ہوئے مائیکل کی طرف بڑھا توازن خراب ہونے سے دھب سے زمین پر گرا اور پھر تیزی سے رول ہوتے ہوئے

COURTESY SUMAIRA NADEEM WWW.URDUFANZ.COM

چند قدم دور جا کر پھرتی سے واپس پلٹا۔ اس دوران پیٹریاس بھی سنبھل چکا تھا اور مائیکل بھی۔ اب ان دونوں کے ہاتھوں میں ریوالور چمک رہے تھے اور ان کی آنکھوں میں وحشت چھلک رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی بات ہوتی مائیکل کے ریوالور نے شعلہ اگلا مگر عمران فوراً ہی جھکائی دے کر دائیں طرف ہوا تو پیٹریاس نے اس پر گولیاں چلا دیں مگر عمران وہاں تھا ہی نہیں۔ وہ نصف سیکنڈ سے بھی کم وقت میں وہ جگہ چھوڑ کر بائیں طرف مڑا اور دوسرے فائر کا موقع دیئے بغیر مائیکل پر ہاتھ ڈال چکا تھا۔ اگلے ہی لمحے مائیکل اڑتا ہوا اس کے سر کے اوپر سے ہو کر دائیں رخ پر مڑتے پیٹریاس پر گرا اور دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے تو عمران جس نے مائیکل کے ریوالور پر ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے ایک جھٹکے سے اچھالا تھا نے فوراً پیچھے مڑتے ہی ریوالور سے شعلے اگلے۔ اس کی چلائی ہوئی گولیوں نے فرش سے اٹھتے ہوئے مائیکل کے جسم کو چھلنی کر دیا۔ وہ جھٹکے لیتا ہوا دھب سے نیچے گرا اور ٹھنڈا پڑ گیا۔ عمران نے مائیکل پر فائر کرنے کے فوراً بعد ایک گولی پیٹریاس پر بھی چلائی اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔

"بس۔ بہت ہوگئی اچھل کود۔ اب ہاتھ کھڑے کر کے چپ چاپ ادھر بیٹھ جاؤ۔" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"تم خود تو چپ چاپ بیٹھتے نہیں پھر مجھے کیوں چپ کرانا چاہتے ہو۔" ـــــ پیٹریاس نے دانت پیستے ہوئے کہا تو عمران چونک کر

اسے دیکھنے لگا۔ پیٹریاس نے ہاتھ اوپر اٹھائے اور اس کے قریب سے گزرتے ہوئے کرسی کی طرف بڑھا۔ شاید اس نے کوئی داؤ لگانا چاہا تھا مگر عمران کی اچانک فائرنگ پر چپ چاپ آگے بڑھا اور ہاتھ سر پر رکھے کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے اس کی چال میں معمولی سی لڑکھڑاہٹ محسوس کرتے ہی یکے بعد دیگرے دو گولیاں اس کے پاؤں کے قریب چلائی تھیں جس سے فرش کے ٹکڑے اکھڑ کر دور جا گرے۔

"اب کوئی غلط حرکت کی تو گولی تمہاری کھوپڑی میں لگے گی۔" عمران نے اسے وارننگ دیتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اوکے۔ اب گولی نہ چلانا۔" ـــــ پیٹریاس نے کہا۔ وہ بے حد چوکنا نظر آ رہا تھا۔ جیسے اسے خطرہ ہو کہ عمران ابھی اس پر حملہ کر دے گا۔

"مجھے یہاں کیوں قید کیا گیا تھا۔" ـــــ عمران نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا۔ وہ پیٹریاس سے چند قدموں کے فاصلے پر کھڑا تھا۔ ریوالور والا ہاتھ اس نے نیچے کر لیا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے پیٹریاس سے کوئی خطرہ نہ ہو۔

"تم نے ڈاکٹر گریز کا کارڈ واپس نہیں کیا تھا اس لئے۔" پیٹریاس نے منہ بناتے ہوئے اسے چکر دینے کی کوشش کی تو عمران اس کے جواب پر بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"یہ چکر کسی اور کو دینا۔ مجھے اصل بات بتاؤ۔" ـــــ عمران نے دھوکہ دہی کے برمحل استعمال پر منہ بنا کر کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"اصل بات یہی ہے۔ اس کارڈ پر لاکھوں ڈالرز نکلوانے کا خفیہ طریقہ درج تھا۔ جب تم نے اسے واپس نہیں کیا تو تمہیں بے ہوش کر کے یہاں لاکر باندھ دیا گیا۔ مجھے انہوں نے ہائر کیا ہے۔ کیونکہ انہیں خطرہ تھا کہ تم وہ طریقہ کسی اور کو بھی بتا سکتے ہو یا پھر خود نہ رقم نکلوالو۔" پیٹریاس نے ایک کہانی گھڑتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں قتل کرنے کے لئے ہائر کیا گیا ہے۔" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ پیٹریاس کی چالاکی پر وہ اسے دل ہی دل میں داد دیئے بغیر نہ رہ سکا۔

"نہیں۔ بلکہ رقم نکلوانے تک تمہیں قید رکھنا تھا۔ اس کے بعد رہا کر دیتے۔" ـــــ پیٹریاس نے کہا۔

"تو کیا رقم نکلوالی گئی ہے۔" ـــــ عمران نے کہا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا چھیننے کا ارادہ ہے۔" پیٹریاس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ویسے ہی پوچھ رہا ہوں۔" ـــــ عمران نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ نکلوالی ہے۔ اسی لئے میں تمہیں رہا کرنے کے لئے آیا تھا جبکہ تم نے الٹا ہمارے آدمی کو ہلاک کر دیا ہے۔" ـــــ پیٹریاس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تو تم مجھے ایکریمیا سے یہاں مجھے صرف رہا کرنے کے لئے آئے ہو۔" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرا یہاں باقاعدہ سیٹ اپ ہے۔ اکثر لوگ مجھے ایسے چھوٹے موٹے کاموں کے لئے ہائر کر لیتے ہیں۔" ـــــ پیٹریاس نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی بات پر زور دے کر کہا۔ اس نے گفتگو کے دوران ہاتھ آہستہ آہستہ نیچے کر لئے تھے۔

"تو یہ سارا سسٹم بھی اسی سیٹ اپ کا حصہ ہوگا۔" ـــــ عمران نے وہاں مانیٹرنگ کے لئے رکھی مشینوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے استفسار کیا۔ اس نے ہاتھوں کو نیچے کرنے کا نوٹس نہیں لیا تھا۔

"ہاں۔ یہ میں نے حفاظت کے لئے لگا رکھا ہے۔" ـــــ پیٹریاس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے مؤدب بیٹھا تھا اور مکمل تعاون کرتے ہوئے سوالوں کے جواب دے رہا تھا۔

"تمہارا جو ساتھی ہلاک ہوا ہے اس کا کیا نام ہے۔" ـــــ عمران نے خون میں لت پت پڑی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"یہ مائیکل تھا۔ میرا بہترین ساتھی۔" ـــــ پیٹریاس نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"اب اپنا نام بھی بتا دو۔" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو وہ اس کی آنکھوں میں بغور دیکھنے لگا۔

"پیٹریاس۔" ـــــ اس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹ آئی میں تمہارا کیا عہدہ ہے۔" ـــــ عمران نے اچانک پوچھا تو وہ بری طرح چونک پڑا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"کک۔ کیا مطلب۔ کون سی سیکرٹ آئی۔"۔۔۔۔۔ پیٹریاس نے گڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا مگر اس کی آواز میں کھوکھلا پن تھا۔

"سیکرٹ آئی۔ میں فارسی نہیں بول رہا کہ تمہیں سمجھ نہ آئی ہو۔" عمران کا لہجہ سخت ہو گیا۔

"وہ کیا ہے۔ ویسے مجھے فارسی آتی ہے۔"۔۔۔۔۔ پیٹریاس نے انجان بننے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے اسے بتایا۔

"اوہ۔ میں تو بھول ہی گیا تھا کہ تم سی اے کے تربیت یافتہ ہو۔ فارسی اور پشتو تو تمہیں خوب آتی ہوگی۔"۔۔۔۔۔ عمران نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ غلط ہے۔"۔۔۔۔۔ پیٹریاس کا لہجہ اب سنبھلا ہوا تھا۔

"کہانی تو تم نے خوب گھڑی ہے۔ تمہارا خیال ہوگا کہ میں تمہیں کوئی چور اچکا سمجھ لوں گا اور چھوڑ۔۔۔۔۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا مگر اس کے جملے مکمل کرنے سے پہلے ہی وہ بول اٹھا۔

"نہیں۔ لیکن جو تم کہہ رہے ہو ایسا بھی کچھ نہیں ہے۔" پیٹریاس نے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر جو اصل ہے وہ بتا دو۔"۔۔۔۔۔ عمران نے اسے بچوں کی طرح پچکارتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور ابھی اس کی بات مکمل ہوئی ہی تھی کہ پیٹریاس کا ایک بوٹ اڑتا ہوا عمران کے دائیں ہاتھ پر لگا اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر سامنے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر گیا۔ پیٹریاس نے گفتگو کے دوران غیر محسوس انداز میں ایک

پاؤں دوسرے سے جوڑ کر اپنا دایاں بوٹ سے ایڑی کو اوپر اٹھاتے ہوئے نیچے کھسکا لیا اور نشانہ باندھ کر عمران کے ریوالور والے ہاتھ پر پھینکا تھا۔ یہ بظاہر معمولی سی ترکیب تھی مگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہا تھا۔ کیونکہ اسے اچھی طرح علم تھا کہ عمران کے ہاتھ میں ریوالور نہیں بلکہ اس کی موت ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی فائل کا مطالعہ کرتے ہوئے اس نے عمران کے بارے میں رپورٹس کو حیرت اور دلچسپی کے ساتھ پڑھا تھا۔ کرنل ولیم نے اسے خاص طور پر منع کیا تھا کہ عمران کے ساتھ تصادم سے ہر ممکن گریز کرے مگر وہ خود کو بھی کسی سے کم نہیں سمجھتا تھا۔ اس کا مشن کامیابی سے مکمل ہو گیا تھا، اگر عین وقت پر عمران ہوش میں نہ آ جاتا۔ ریوالور عمران کے ہاتھ سے نکلتے ہی پیٹریاس نے جھکائی دیتے ہوئے عمران کو فلائنگ کک لگائی جو اسے مہنگی پڑی۔ عمران نے فوراً ہی کمر کو بل دیتے ہوئے یکدم پیچھے ہو کر خود کو بچایا اور پیٹریاس کی گھومتی ہوئی ٹانگ کو اپنے ہاتھ سے مخصوص انداز میں ہلکا سا ٹچ کیا تو وہ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا دیوار کی طرف گیا۔ اس نے بمشکل اپنے ہاتھوں کو آگے کر کے اپنا سر دیوار سے ٹکرانے سے بچایا مگر اس کوشش میں اس کے بازوؤں پر شدید دباؤ پڑا اور وہ دھب سے کسی چھپکلی کی طرح فرش پر گر پڑا۔ عمران مڑ کر اسے نیچے گرا دیکھ کر قدرے حیرت سے ٹھٹھک کر رک گیا اور پھر طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ پیٹریاس بے ہوش ہو گیا ہے۔ وہ اسے چیک کرنے کے لئے آگے بڑھا اور یہی اس کی غلطی تھی۔ کیونکہ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

پیٹریاس بے ہوش نہیں ہوا تھا مگر عمران یہی سمجھا کہ وہ دیوار سے ٹکرا کر زخمی ہو گیا ہے جس کی بناء پر ہوش و حواس کھو بیٹھا ہے۔ وہ جیسے گولی کی طرح اڑ کر دیوار کی طرف گیا تھا، اسی طرح یکدم کروٹ بدلتے ہوئے واپس مڑ کر عمران پر حملہ آور ہوا۔ دیوار کے قریب گرا ہوا اپنا ریوالور بھی اس نے جمپ لگانے سے پہلے ہی اٹھا لیا تھا۔ عمران کو لگا تھا جیسے کوئی بجلی چمکی ہو۔ فلائنگ کک کھا کر وہ اچھل کر پیچھے گرا تو اسی لمحے پیٹریاس نے یکے بعد دیگرے تین فائر کئے مگر عمران آخر عمران تھا وہ چھلاوہ بنا ہوا تھا اور نیچے گرنے سے ایک ساعت پہلے ہی گھومتے ہوئے ہاتھ فرش پر لگاتے ہی معمولی سے جمپ کے ساتھ جگہ بدلتا چلا گیا اور پیٹریاس کی چلائی دو گولیاں ماسوائے فرش اکھاڑنے کے کوئی کارنامہ سرانجام نہ دے سکیں اور اس کے تیسرے فائر سے پہلے ہی وہ مائیکل کی خون میں لت پت لاش کی اوٹ لے چکا تھا۔ عمران نے مائیکل کے بے جان جسم کو معمولی سا اوپر اٹھایا تھا جس کی وجہ سے تیسری گولی اسے لگی تھی اور خوش قسمتی سے ایسے زاویے پر جسم میں پیوست ہوئی تھی کہ عمران محفوظ رہا۔ تین فائر خالی جاتے دیکھ کر پیٹریاس پر گویا وحشت سوار ہو گئی اور وہ دانت پیستے ہوئے غصے سے آگے بڑھا ہی تھا کہ کمرے میں گولی چلنے کی آواز کے ساتھ ہی ریوالور اس کے ہاتھ سے نکلتا چلا گیا۔

"بلیک زیرو" نے فیکس رپورٹ پڑھ کر اسے کوٹ کی اندرونی خفیہ جیب میں محفوظ کیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ تھوڑی دیر پہلے ہی کانٹر لیبارٹری میں سیکورٹی انچارج کے آفس پہنچا تھا جہاں دو تین گارڈز کے ہمراہ ایک باریش ادھیڑ عمر شخص اس کا منتظر تھا۔ بلیک زیرو کے تعارف کروانے پر وہ اسے آفس کے اندر لے گیا۔ اس کا انداز مؤدبانہ تھا۔ غالباً اسے بتایا گیا ہو گا کہ کوئی بہت بڑا افسر آ رہا ہے۔ بلیک زیرو کا ذہن چونکہ الجھا ہوا تھا اس لئے اس نے زیادہ بات نہیں کی اور آفس ٹیبل کے ساتھ رکھی فیکس مشین دیکھنے لگا۔ چار فیکس مشینوں میں سے دو آن تھیں۔ وہ مطمئن سا ہو کر قریب رکھی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا تو کرنل اسے سلیوٹ کر کے باہر چلا گیا۔ جس کے تھوڑی دیر بعد مخصوص آواز پر وہ چونک کر اٹھا تو فیکس رپورٹ مشین سے نکل رہی تھی۔ رپورٹ پڑھ کر اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی چھا گئی۔ سر

COURTESY SUMAIRA NADEEM WWW.URDUFANZ.COM

سلطان کی جانب سے بھجوائی گئی وزیراعظم کی رپورٹ بلاشبہ ایک ٹاپ سیکرٹ دستاویز تھی۔ تاہم اس میں یہ درج نہیں تھا کہ خفیہ لیبارٹری میں کس تھیوری پر ریسرچ یا پھر تیاری کا کام ہو رہا ہے۔ یہ بات سوچنے کا اس کے پاس وقت بھی نہیں تھا۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا آفس سے باہر نکلا ہی تھا کہ اس کے سیل فون کی ٹون بج اٹھی۔ اس نے جیب سے سیل فون نکالا تو دوسری طرف سر سلطان تھے۔ وہ کرنل اور دوسرے گارڈز کے سلام کا جواب دیتا ہوا واپس کار کی طرف بڑھ گیا۔

''فیکس رپورٹ مل گئی طاہر بیٹا۔''۔۔۔۔۔ سر سلطان نے اس کے کال اٹینڈ کرتے ہی پوچھا۔

''یس سر۔ میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا۔ دوسرا خفیہ راستہ لیبارٹری سے کچھ فاصلے پر بنایا گیا ہے۔''۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''تو پہلے تم وہاں سے اندر داخل ہو گے۔''۔۔۔۔۔ سر سلطان نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

''یس سر۔ لیبارٹری کے باہر ابھی بہت سے غیر متعلقہ افراد و اہلکار موجود ہیں۔ راستہ کلیئر ہونے پر میں اس وے کو بھی چیک کرتا ہوں مگر پہلے دوسرے خفیہ راستے کو دیکھنا ضروری ہے۔''۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کار سٹارٹ کر کے اسے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ سیل فون اس نے جیب میں رکھ کر اپنے کان کے اندرونی حصے کی جلد پر چسپاں چپ نما حساس ہیڈ فون کو پریس کر کے آن کر لیا تھا اور اب اس کے ذریعے

بات چیت کر رہا تھا۔

''اوکے۔ تم وہاں کی صورت حال جان کر مجھے فوراً اطلاع دینا۔ کیونکہ وزیراعظم صاحب کا بار بار اس بارے میں فون آ رہا ہے۔'' سر سلطان کی آواز میں اس بار قدرے اطمینان کی جھلک نمایاں تھی۔

''آل رائیٹ سر۔''۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے مختصر جواب دیا تو سر سلطان کے رابطہ ختم کرتے ہی اس نے بھی سیل فون آف کر دیا اور کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ لیبارٹری سے باہر ایک ویران سے راستے پر موجود تھا۔ ایک جگہ سڑک کے قریب درختوں کا جھنڈ دیکھ کر اس نے گاڑی اس جانب موڑ دی اور قریب پہنچ کر اسے پارک کر کے نیچے اتر آیا۔ اس نے کار کو لاک کیا اور درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو گیا۔ تھوڑا آگے جا کر اسے ایک خیمہ سا نظر آیا۔ اس کے اندر ایک ٹیوب ویل نصب تھا لیکن اس کی مشینری نامکمل تھی۔ اسے ایک نظر دیکھتے ہی بلیک زیرو سمجھ گیا کہ اسے جان بوجھ کر اس حالت میں رکھا گیا ہے۔ وہاں ایک طرف چٹائی پڑی ہوئی تھی اور جگہ بھی صاف ستھری نظر آ رہی تھی۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہاں ایک یا ایک سے زیادہ افراد باقاعدہ ڈیوٹی دیتے ہیں۔ اس نے ایک نظر اردگرد کے ماحول پر ڈالی اور پھر مطمئن ہو کر ٹیوب ویل مشین کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک زیرو نے مشین کے دائیں جانب لگے ایک ہک کو چار مرتبہ بائیں جانب گھما کر پریس کیا اور پیچھے ہٹ گیا۔ ابھی چند سیکنڈ ہی گزرے تھے کہ نزدیک ہی زمین کا ایک ٹکڑا جس پر گھاس اگی ہوئی تھی بغیر کوئی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

آواز پیدا کیے معمولی سا اوپر کو اٹھا اور ایک جھٹکے سے بائیں جانب کو مڑتا چلا گیا۔ اب وہاں ایک خلا سا نظر آ رہا تھا جس میں سے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ بلیک زیرو آگے بڑھ کر سیڑھیاں اترنے لگا۔ ابھی چند سیڑھیاں ہی اترا تھا کہ بیرونی خفیہ راستہ خود بخود بند ہو گیا۔ وہ سیڑھیاں اتر کر نچلے فلور پر پہنچ کر رک گیا۔ یہ ایک مختصر سی راہداری تھی۔ اس نے آگے بڑھنے سے پہلے ایک جانب دیوار پر مخصوص جگہ کو ہلکا سا پریس کیا تو اس کے سامنے ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی، جو بظاہر دیوار کا حصہ نظر آ رہی تھی۔ بلیک زیرو نے سکرین کے نچلے حصے میں ظاہر ہونے والے کی پیڈ کے مختلف بٹن پریس کرنا شروع کر دیے۔ جس پر وہاں ایک پرفارما سا ابھر آیا اور اس نے اسے پر کرنا شروع کر دیا۔ فیکس رپورٹ ایک نظر دیکھ کر ہی اسے مخصوص کوڈ ورڈز یاد ہو گئے تھے۔ آخری ورڈ انٹر کرتے ہی سکرین پر ایک جانب سبز رنگ کا دائرہ سا روشن ہو گیا۔ اگلے ہی لمحے سکرین کے کونے میں سے سفید رنگ کی لائٹ سی نکل کر بلیک زیرو کے چہرے پر پڑی اور اس کے ساتھ ہی سکرین آف ہو گئی۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور راہداری میں آگے بڑھ گیا۔ اب یہاں کے کمپیوٹرائزڈ سسٹم میں اس کا چہرہ فوکس ہو چکا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ آسانی سے تمام حصوں میں آ جا سکتا تھا ورنہ سکیورٹی مانیٹرنگ سسٹم کی وجہ سے مخصوص ریز فائر ہونے پر وہ بے ہوش ہو جاتا۔ راہداری میں ہلکی ہلکی روشنی بکھری ہوئی تھی۔ راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا۔ جس پر کوئی ہینڈل وغیرہ موجود نہیں تھا

بلکہ اس کے درمیان میں ایک مستطیل نشان بنا ہوا تھا۔ اس نے اسے ہلکا سا پریس کیا تو وہ نشان کسی ایل سی ڈی سکرین کی طرح روشن ہو گیا اور اس میں سے بھی سفید رنگ کی روشنی سی نکل کر بلیک زیرو کے چہرے پر پڑی اور فوراً بعد ہی سکرین آف ہو گئی۔ اگلے ہی لمحے دروازہ کھلتا چلا گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا ہال تھا جہاں مختلف قسم کی مشینیں پڑی ہوئی تھیں۔ تمام مشینیں آٹومیٹک انداز میں کام کر رہی تھیں۔ وہ انہیں ایک نظر دیکھتا ہوا آگے بڑھا اور ایک دوسرے دروازے سے بھی مخصوص پراسیس سے گزر کر دوسری جانب بڑھا تو یہاں ایک سرنگ بنی ہوئی تھی۔ جہاں دو رویہ سڑک پر ایک کار نظر آ رہی تھی۔ وہ اس پر سوار ہو کر آگے روانہ ہو گیا۔ کار تیل یا بجلی کی بجائے الیمک بیٹریوں پر چل رہی تھی جس کا پتہ اسے مخصوص نشانات سے لگا۔ تھوڑی دیر بعد سرنگ ختم ہو گئی اور وہ کار کو بند کر کے نیچے اتر آیا۔ یہاں سے سیڑھیاں اوپر جانے کی بجائے بالکل سامنے ایک دروازہ بنا ہوا تھا جہاں سے بھی مخصوص پراسس کے ذریعے وہ انٹر ہوا تو ایک بڑے سے ہال میں داخل ہو گیا۔ یہاں ہر طرف ٹوٹی ہوئی مشینیں اور ان کے پرزے بکھرے پڑے تھے جبکہ چند ایک مشینیں جلی ہوئی حالت میں موجود تھیں۔ غالباً انہیں کسی ریز سے تباہ کیا گیا تھا۔ ایک جانب سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں جس کا اختتام ایک بند دروازے پر ہو رہا تھا۔ بلیک زیرو سمجھ گیا کہ یہ لیبارٹری کے بیسمنٹ کے نیچے واقع مختصر سی خفیہ لیبارٹری کا حصہ ہے۔ یہاں ہال سے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ملحقہ دو آفسز اور شیشے کا بند کیبن موجود تھا۔ آفس کے ایک جانب بڑی سی مشین چل رہی تھی۔ بلیک زیرو نے قریب جا کر دیکھا تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ مشین کی سکرین پر مخصوص نشانات نظر آ رہے تھے۔ اسے بھی ریز فائر سے تباہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی مگر دشمن اس میں کامیاب نہیں ہوا تھا۔ اسی مشین کی وجہ سے دھماکہ خیز مواد نہ تو یہاں پھٹ سکا تھا اور نہ ہی اس کے اثرات یہاں پہنچے تھے تاہم یہ مشین ریز فائر سے دوسری مشینوں کو تباہ ہونے سے نہیں بچا سکی تھی۔ اچانک ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح اس کے ذہن میں آیا تو وہ جلدی سے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن یہاں بھی مختلف درازیں کھلی ہوئی اور سامان بکھرا پڑا تھا۔ دشمن اپنے مقصد میں کامیاب رہا تھا۔ اس نے بوجھل قدموں سے آفس کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ یہاں سے کسی اہم یا خفیہ دستاویز اور فارمولے کا ملنا اب ناممکنات میں سے ہی تھا۔ مگر تھوڑی سی تگ و دو کے بعد اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب وہ ایک خفیہ دراز دریافت کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس میں مختلف قسم کی فائلیں اور ایک خصوصی ساخت کا باکس پڑا ہوا تھا۔ فائلوں پر ٹاپ سیکرٹ کے الفاظ ریڈ کلر میں نمایاں نظر آ رہے تھے۔ یہ کل چار فائلیں تھیں جو خفیہ پراجیکٹس اور ان کے فارمولوں پر مشتمل تھیں۔ اس نے باکس کو کھولنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر اس نے کوٹ کی جیب سے سیل فون نکالا اور سر سلطان کو کال کرنے لگا

مگر پھر غیر ارادی طور پر فوراً ہی ارادہ ملتوی کر دیا۔ اس نے سوچا کہ آخر یہ منصوبہ ہے کیا اور حکومت اسے کیوں اس پراسرار انداز میں مکمل کر رہی ہے۔ اس نے سیل فون واپس جیب میں رکھا اور ایک کرسی پر بیٹھ کر فائل کو کھول کر پڑھنے لگا۔ فارمولا تو اس کی سمجھ میں نہ آیا کیونکہ وہ مخصوص سائنسی اصطلاحات میں لکھا گیا تھا مگر خفیہ پراجیکٹ کی فائل پڑھتے ہی اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ وہ کچھ دیر تک شش و پنج کی کیفیت میں بیٹھا رہا مگر کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ وہ سوچنے لگا کہ اگر اس کی جگہ عمران ہوتا تو کیا کرتا۔ کچھ دیر تک غور و خوض کے بعد بالآخر وہ ایک نتیجے پر پہنچ ہی گیا۔ اس نے اپنا سیل فون نکالا اور سر سلطان کو کال کرنے لگا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

فائر عمران نے کیا تھا۔ مائیکل کی لاش کی اوٹ لیتے ہی اسے وہ ریوالور قریب ہی پڑا نظر آ گیا تھا جو اس کے ہاتھ سے نکل کر گرا تھا۔ عمران نے فوراً ہی اسے پکڑ کر پیٹریاس کے اگلے حملے سے پہلے ہی گولی چلا دی تھی۔ ریوالور ہاتھ سے نکلتے ہی پیٹریاس نے بھی فائرنگ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے عمران پر چھلانگ لگا دی مگر عمران نے فوراً ہی اٹھتے ہوئے اسے اپنی ٹھوکروں پر رکھ لیا۔ اس کے پاؤں بجلی کی طرح چل رہے تھے اور پیٹریاس زمین پر لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے بری طرح تڑپ رہا تھا مگر وہ عمران کے پاؤں نہیں پکڑ سکا۔ پھر عمران نے ریوالور کا دستہ اس کی کھوپڑی پر رسید کیا تو اس کے منہ سے عجیب سی آواز نکلی اور اس کے ہاتھ پاؤں سیدھے ہوتے چلے گئے۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران ایک طویل سانس لیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا سانس تیز تیز چل رہا تھا۔ سی اے کے ایجنٹ نے اسے سگنی کا ناچ نچوا دیا تھا۔

"ہوں! اچھا لڑاکا ہے۔" ـــــ عمران تحسین آمیز لہجے میں مسکراتے ہوئے بڑبڑایا اور پھر آپریشن روم کی تلاشی لینے لگا۔ وہ کچھ تھکاوٹ سی محسوس کر رہا تھا۔ غالباً اس کی وجہ مسلسل بے ہوش رہنا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک جگہ سے نائیلون کی رسی برآمد ہونے پر اس نے پیٹریاس اور دوسرے دونوں بے ہوش پڑے ہوئے افراد کو اچھی طرح باندھ دیا۔ اس نے ایسی گانٹھ لگائی تھی جو وہ کسی طرح بھی کھول نہیں سکتے تھے۔ پھر اس نے پہلے ان کے لباس کی تلاشی لی تو پیٹریاس کی جیب سے ایک فائل اور پاکٹ سائز کا باکس نکلنے پر وہ بری طرح چونک اٹھا۔ فائل کے کور پر گورنمنٹ آف پاکیشیا اور ٹاپ سیکرٹ کے الفاظ لکھے نظر آ رہے تھے جبکہ درمیان میں ایک بڑی سی آنکھ کی تصویر اور اس کے بلیک کارنیا کے درمیان میں سفید رنگ میں دماغ کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ اس کے نیچے کانٹر لیبارٹری کے الفاظ درج تھے۔ اس نے فائل کو کھولا تو وہ عجیب و غریب سی تھیوری پر مبنی تھی اور اس میں ریسرچ پیپرز ایک ترتیب کے ساتھ رکھے گئے تھے جبکہ دماغ اور آنکھ کی مختلف تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ اس نے فائل کو بند کر کے اپنی جیب میں منتقل کیا اور پیٹریاس کے بازو کھول کر اس کا کوٹ اتار کر اسے پہن لیا اور پیٹریاس کو دوبارہ باندھ دیا۔ باکس کو بھی اس نے کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ عمران سب سے پہلے مشین آپریٹرز کو ہوش میں لایا اور ان سے سی اے کے خفیہ مشن کے بارے میں پوچھنے لگا، مگر وہ کانٹر لیبارٹری سے لاعلم ہی نکلے۔ اس نے دونوں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

پیٹریاس کو بے ہوش ہی رہنے دیا۔ سی اے کے اس اڈے کی اچھی طرح تلاشی لینے کے باوجود کوئی کام کی چیز اس کے ہاتھ نہ لگی۔ تاہم ایک تہہ خانہ دریافت ہو گیا جس میں خطرناک اسلحہ اور گولہ بارود موجود تھا۔ یہ کانچی کا ساحلی اور پر رونق علاقہ تھا جس کی وجہ سے اس نے اسلحہ خانے کو تباہ کرنے کا ارادہ ملتوی کر دیا اور پیٹریاس کو بے ہوشی کی حالت میں ہی رانا ہاؤس منتقل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے پیٹریاس کو جیپ کے پچھلے حصہ میں لٹا کر اوپر ایک ترپال پھیلا دی جو اسے جیپ سے ہی مل گئی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ جیپ دوڑاتا ہوا قریب ہی واقع سیکرٹ سروس کے ایک سیف ہاؤس میں پہنچ چکا تھا۔ جہاں اس کی اچانک آمد کسی دھماکے سے کم ثابت نہ ہوئی تھی اور وہاں ایک ہلچل سی مچ گئی تھی۔

"میجر الیاس نظر نہیں آ رہا۔ کہیں وہ اپنی ساس صاحبہ کی فرمائش پر ہرن کا شکار کرنے تو نہیں نکل پڑا۔" ـــــ عمران نے پوچھا تو وہاں موجود سیکرٹ سروس کے ایجنٹس بے ساختہ ہنس پڑے۔ وہ سمجھ گئے کہ عمران اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

"سر۔ وہ ایک ضروری کام سے تھوڑی دیر پہلے ہی کہیں گئے ہیں۔ میں نے میسج کر دیا ہے۔" ـــــ ایک اہلکار نے، جس کا نام عادل تھا، مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے انہیں کچھ ہدایات دینے لگا۔

پیٹریاس کو سیف ہاؤس کے ہال نما تہہ خانے میں، جو ٹارچر روم

کے انداز میں آراستہ تھا ایک کرسی پر بٹھا کر اس کے ہاتھوں کو ڈبل لاک والی ہتھکڑی میں جکڑ دیا گیا۔ عمران کی ہدایت پر اہلکاروں نے اس کے پاؤں کو رسیوں سے باندھ کر کوئی خاص قسم کی گانٹھ بھی لگا دی۔ وہ اس کام سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ ایک ادھیڑ عمر کا درمیانے سے قد کا شخص تہہ خانے کی سیڑھیاں اتر کر نیچے آ گیا۔

"یہ آپ راستہ کیسے بھول پڑے عمران صاحب۔ بڑے طویل عرصے کے بعد آپ نے اس طرف کا رخ کیا ہے۔" ـــــ میجر الیاس نے سلام دعا کے بعد شکوہ کرنے کے انداز میں کہا۔

"راستہ میں نہیں بھولا یہ مجرم بھول گیا تھا۔ اب دیکھو یہ راستہ نہ بھٹکتا تو تم سے ملاقات کیسے ہو سکتی تھی۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ رب جو کرتا ہے بہتر ہی کرتا ہے۔ تم سناؤ ہرن کا شکار ہو گیا ہے یا نہیں۔" عمران نے کہا تو میجر الیاس پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔ وہ اپنے اغوا کی بات کو گول کر گیا تھا۔ ویسے بھی اس کے تذکرے کی یہاں ضرورت نہیں تھی۔

"جب سے ایجنسی جوائن کی ہے فرصت ہی نہیں ملتی۔ اب ہم جانوروں کا نہیں بلکہ انسانوں کا شکار کرتے ہیں۔" ـــــ میجر الیاس نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے۔ شکار اور وہ بھی انسانوں کا۔ تم نے مجھے بتایا ہی نہیں کہ تم آدم خور بن گئے ہو۔ ویسے اب تک کتنے انسانوں کا شکار کر چکے ہو۔" ـــــ عمران نے اس کی بات سن کر حیرت سے اچھلتے

COURTESY SUMAIRA NADEEM WWW.URDUFANZ.COM

کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا جس پر میجر الیاس اور وہاں موجود دوسرے اہلکار بے ساختہ ہنس پڑے۔

''انسانوں کا نہیں مجرموں کا۔ یہ سب کچھ آپ سے ہی تو سیکھا ہے۔ یہ آپ کس کو پکڑ لائے ہیں۔ کوئی بڑا مجرم لگتا ہے۔''۔۔۔۔ میجر الیاس نے پیٹریاس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ بڑا مجرم ہے۔ یار تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا''۔۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔ مگر صاف لگ رہا تھا کہ اس کا انداز مصنوعی ہے۔

''سوری۔ میرا مطلب تھا کہ ایکریمین ہے۔ اگر آپ نے پکڑا ہے تو یقیناً اس نے کوئی بڑا جرم ہی کیا ہوگا''۔۔۔۔ میجر الیاس نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا تو عمران اس کے انداز پر بے ساختہ زیرلب مسکرا دیا۔

''ہاں۔ مجرم تو واقعی بڑا ہے اور اس نے کوئی خوفناک واردات کی ہے۔ اوہ میں بھول ہی گیا تھا کہ مجھے کہیں رابطہ کرنا تھا۔ تم ایک ایڈریس نوٹ کرو۔ یہاں خطرناک قسم کا اسلحہ و بارود موجود ہے۔ یہ ان کا خفیہ اڈہ تھا۔ یہ اسلحہ و بارود اپنے قبضہ میں لے لو۔ تم بم ڈسپوزل سکواڈ کی بھی مدد لے سکتے ہو۔ ایجنسی کے حساس اسلحہ کے ماہر کو ہمراہ لے جانا نہ بھولنا۔ یہ ساحلی علاقہ ہے اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد وہاں سیر کرنے آتی ہے۔ میں اس بارے میں تم سے بعد میں پوچھوں گا کہ تمہارے یہاں ہوتے ہوئے یہ اڈہ کیسے بن گیا ہے''۔۔۔۔ عمران

نے سنجیدہ ہوتے ہوئے اسے ہدایت کی تو وہ مؤدبانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے ایڈریس نوٹ کرنے لگا۔ عمران جلدی سے سیڑھیاں چڑھ کر تہہ خانے سے باہر نکلا اور سیف ہاؤس کے آفس کے انداز میں سجائے گئے کمرے میں داخل ہو کر ایک ٹیبل پر موجود مختلف قسم کے ٹیلیفون سیٹوں میں سے ایک کا رسیور اٹھا کر کھڑے کھڑے ہی نمبر ڈائل کرنے لگا۔ دوسری طرف سے رسیور اٹھانے کی بجائے ٹیپ چلنے لگی۔

''یہ طاہر کہاں چلا گیا''۔۔۔۔ وہ ہونٹ چباتے ہوئے بڑبڑایا۔ اس نے جلدی سے اپنا مختصر سا پیغام ریکارڈ کروایا اور ٹیبل کے گرد گھوم کر ریوالونگ چیئر پر بیٹھ گیا۔ اچانک کھلے دروازے پر ایک اہلکار ٹرے میں جوس اور پھل رکھے نمودار ہوا۔ اس کے اجازت طلب کرنے پر عمران نے مسکراتے ہوئے سر کا اشارہ کیا تو وہ اندر داخل ہو گیا اور ٹرے کو ٹیبل پر رکھ دیا۔ عمران کو بھوک اور پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے جوس کا ڈبہ اٹھا لیا۔

''کیا نام ہے تمہارا۔ کب سے یہاں کام کر رہے ہو''۔۔۔۔ عمران نے اسے بغور دیکھ کر ڈبے میں سٹرا لگاتے ہوئے پوچھا۔

''رحمت خلیل سر۔ نیوی انٹیلی جنس سے ایک سال پہلے سیکرٹ سروس میں آیا ہوں''۔۔۔۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں ہاتھ پیچھے باندھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا میجر الیاس کمرے میں داخل ہوا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"عمران صاحب۔ کھانے میں کیا لیں گے۔"۔۔۔۔ اس نے آتے ہی پوچھا۔

"یار۔ ہرن کے گوشت کے علاوہ جو مرضی لے آؤ۔"۔۔۔۔ عمران نے برجستہ کہا تو وہ بے ساختہ ہنس پڑا۔

"میرا مطلب تھا کہ کوئی خاص چیز آپ پسند کریں گے۔"۔۔۔۔ اس نے کہا تو عمران کے انکار پر وہ سر ہلاتے ہوئے واپس چلا گیا۔ اجازت ملنے پر رحمت بھی سلیوٹ کر کے چلا گیا تو عمران نے کوٹ کی جیب سے پیٹریاس سے برآمد ہونے والی فائل نکالی اور اسے پڑھنے لگا۔ پھر جیسے جیسے وہ فائل میں درج عجیب و غریب تھیوری پر مبنی تجربات کے نوٹس پڑھتا گیا اس کے چہرے پر دلچسپی اور حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ قریباً ایک گھنٹہ تک وہ اسے بغور پڑھتا رہا۔ فائل کھولنے کے بعد اس کا خیال تھا کہ وہ چند منٹ میں ہی اسے پڑھ کر فارغ ہو جائے گا مگر آنکھ اور دماغ میں رابطے اور اسے انتہائی حساس و جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے جاسوسی کے لئے استعمال کرنے پر مبنی پراسیس اور اس کی جذیات اس قدر دلچسپ و حیران کن تھیں کہ وہ اس میں کھو سا گیا۔ ریسرچ پیپرز نے اسے حقیقتاً بے حد متاثر کیا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ باکس اسی فائل سے متعلق ہے۔ اس نے فی الحال اسے بند رہنے دیا۔

"ونڈرفل۔ رئیلی ونڈرفل پراجیکٹ۔"۔۔۔۔ فائل کو بند کرتے ہوئے اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ فائل اس نے واپس کوٹ کی

اندرونی جیب میں منتقل کر لی تھی۔

"سر کھانا تیار ہے۔"۔۔۔۔ میجر الیاس نے دوبارہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اطلاع دی تو عمران سمجھ گیا کہ اس نے اسلحہ و بارود کو محفوظ مقام پر منتقل کر دیا ہے۔

"ارے۔ نیکی اور پوچھ پوچھ۔ بھئی اب مزید دیر نہ کرو۔"۔۔۔۔ اس نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور میجر الیاس کے ہمراہ آفس سے ملحقہ بنائے گئے ڈائننگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"کھانا تو تیار تھا سر۔ لیکن آپ کو سنڈی کرتے دیکھ کر میں نے ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا۔"۔۔۔۔ میجر الیاس نے وضاحت کی۔

"یقین جانو میجر۔ یہ تم نے زندگی میں پہلا اچھا کام کیا ہے۔" عمران نے اس کی بات پر برجستہ جملہ چست کرتے ہوئے کہا تو وہ کھسیانی ہنسی ہنس کر رہ گیا جبکہ عمران نے بیسن پر جا کر ہاتھ دھوئے اور کھانے پر گویا ٹوٹ پڑا۔ اس کے اشارے پر میجر کھانا کھانے سے انکار کرتا رہا مگر عمران نے اسے بھی کھانے میں زبردستی ساتھ شامل کر لیا جبکہ دیگر اہلکار کھانا کھا چکے تھے۔ چند منٹ بعد ہی عمران نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لئے۔ اب وہ خود کو تازہ دم محسوس کر رہا تھا۔ وہ دوبارہ آفس میں واپس آ گیا۔ اس نے ایک مرتبہ پھر ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ دوبارہ ٹیپ چلنے کی آواز سن کر وہ بے اختیار چونک اٹھا۔

"اوہ۔ بلیک زیرو اتنی دیر دانش منزل سے غائب نہیں رہ سکتا۔ کہیں

COURTESY SUMAIRA NADEEM WWW.URDUFANZ.COM

خدانخواستہ.....“ ـــــ اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جملہ ادھورا چھوڑ کر سر کو جھٹکتے ہوئے اپنے خیال کو خود ہی مسترد کر دیا۔ سپیشل سیل فون پاس نہ ہونے کی وجہ سے وہ ٹیلی فون سے ہی بلیک زیرو کے سیل نمبر پر رابطہ کرنا چاہتا تھا۔ کچھ سوچ کر اس نے فلیٹ کا نمبر ڈائل کر دیا۔

”سلیمان بول رہا ہوں۔“ ـــــ کچھ دیر کے بعد رسیور اٹھاتے ہی آواز سنائی دی۔

”ارے سلیمان۔ یہ بلیک زیرو کال کیوں نہیں اٹینڈ کر رہا۔“ اس نے چہکتے ہوئے کہا۔

”صاحب۔ آپ اصلی والے ہیں یا جعلی۔ پہلے یہ کلیئر کر دیں۔“ دوسری طرف سے سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھیں حلقوں میں گردش کرنے لگیں۔

”یہ اصلی نقلی کا کیا چکر ہے سلیمان۔“ ـــــ اس نے حیران ہو کر وضاحت طلب انداز میں پوچھا۔

”کمال ہے۔ طاہر صاحب نے بھی آپ کو نقلی قرار دے دیا ہے اور آپ چکر پوچھ رہے ہیں۔ حالانکہ چکر تو آپ دیتے رہے ہیں۔ مجھے اور بڑے صاحب کو بھی۔“ ـــــ سلیمان نے کہا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

”چکر دیتا رہا ہوں۔ کیا اول فول بکے جا رہے ہو۔ میں تو فلیٹ پر تھا ہی نہیں۔ تم کس کی بات کر رہے ہو۔“ ـــــ عمران نے کہا اور فوراً

ہی اس کے ذہن میں کئی خیال آ کر گزر گئے۔

”اوہ! تو پھر وہ کون تھا جو ہو بہو آپ کی طرح تھا۔ نہ نماز پڑھتا تھا نہ سلام کرتا تھا۔ سگریٹ پیتا تھا اور یقیناً شراب بھی اور.....“ سلیمان نے کہنا شروع کیا مگر عمران نے اس کی بات کاٹ دی۔

”ہو بہو میری طرح تھا۔ یعنی میرے میک اپ میں۔ تو کیا تم بھی نہیں پہچان سکے۔“ ـــــ عمران نے شدید حیران ہو کر کہا۔ اب وہ معاملے کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

”یہی تو حیرانی ہوئی تھی۔ حالانکہ میرا خیال تھا کہ میں آپ کے کسی بھی ڈوپلیکیٹ کو فوراً پہچان سکتا ہوں مگر وہ بھی کوئی خاص چیز ہی تھا۔ مجھ پر اس کی حقیقت جس وقت کھل کر سامنے آئی وہ غائب ہو چکا تھا۔“ ـــــ سلیمان نے بتایا۔ وہ بلیک زیرو کا نام سن کر ہی سمجھ گیا تھا کہ دوسری طرف عمران ہی ہے۔

”اوہ۔ یہ تو بہت ڈینجرس بات ہے۔ اس نے کسی قسم کا نقصان تو نہیں پہنچایا۔ کہیں وہ دانش منزل تو نہیں گیا۔“ ـــــ عمران نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔

”دانش منزل تو نہیں گیا۔ مگر کانٹر کی کسی لیبارٹری میں گیا تھا آپ کے میک اپ میں اور طاہر صاحب کی موجودگی میں ہی سر سلطان نے ٹیلی فون کر کے یہ اطلاع بھی دی تھی کہ وہاں دھماکے ہوئے ہیں۔ شاید دشمن نے کوئی کارروائی کر کے لیبارٹری تباہ کر دی ہے۔ طاہر صاحب نے وہاں سیکرٹ سروس کے ممبران کو بھی بھیجا تھا۔“ ـــــ سلیمان نے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اب میں ساری صورت حال سمجھ گیا ہوں۔ ڈونٹ وری۔ ہم دشمن کو پکڑ لیں گے۔''_____ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ پیٹریاس کا ذکر فی الحال گول کر گیا تھا۔

''کیا آپ کو اغوا کر لیا گیا تھا صاحب۔ سر سلطان بھی آپ کے بارے میں بڑے فکر مند تھے۔''_____ سلیمان نے پوچھا۔

''نہیں۔ البتہ میں نے دشمن تک پہنچنے کے لئے بے ہوش ہونے کا ڈرامہ کیا تھا۔ سیکرٹ سروس کے ممبران کے بارے میں کیا اطلاع ہے۔''_____ عمران نے اصل بات کو چھپاتے ہوئے کہا۔

''مجھے پتہ نہیں۔ البتہ میں سر سلطان کو آپ کے بارے میں اطلاع کر دوں۔''_____ سلیمان نے کہا۔

''میں خود ہی ان سے رابطہ کرتا ہوں۔''_____ عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے لگا۔ کچھ دیر تک گھنٹی بجتی رہی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''سلطان سپیکنگ۔''_____ رابطہ ہوتے ہی آواز آئی۔

''لاپتہ علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔''_____ عمران نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

''عمران۔ عمران بیٹے تم کہاں ہو۔ میں کتنے دنوں سے تمہیں تلاش کر رہا ہوں۔''_____ سر سلطان نے اس کی آواز سنتے ہی بے اختیار ہو کر کہا۔ عمران کے اچانک رابطے کی خوشی کی وجہ سے ان کی آواز

معمول سے قدرے بلند تھی۔

''کیا مساجد میں بھی اعلانات کروائے تھے۔''_____ عمران نے ان کے لہجے میں خلوص کی جھلک دیکھ کر بھی اٹھکیلیاں کرتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ سنجیدہ ہی تھا۔

''تم۔ تم۔ تمہیں تمیز نہیں ہے بزرگوں سے بات کرنے کی نانسنس۔ ہم تمہارے لئے اتنے فکر مند ہیں مگر تمہیں ہماری ذرا سی بھی پرواہ نہیں ہے۔ تمہاری موجودگی میں دشمن نے ہماری ایک اہم لیبارٹری بھی تباہ کر ڈالی۔ لیکن تم یہ سب کچھ چپ چاپ دیکھتے رہے۔ تم کس قدر ظالم، لاپرواہ اور سفاک ہو چکے ہو۔''_____ سر سلطان پھٹ پڑے اور ان کے منہ میں جو کچھ آیا، کہتے چلے گئے۔

''ظالم۔ سفاک۔ ارے باپ رے۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو یہ خوبصورت الفاظ اپنی ڈگریوں کے ساتھ لگا لوں۔ یقین جانئے بڑا رعب سا بن جائے گا۔''_____ عمران نے ان کے غصے کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے مخصوص لاابالی انداز میں کہا۔

''کیا تم واقعی بدل گئے ہو عمران۔ کیا تمہیں ملک کی انتہائی قیمتی لیبارٹری کی تباہی اور سائنسدانوں کے قتل کا ذرا بھی افسوس نہیں ہے۔'' سر سلطان نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

''سوری سر سلطان۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا۔ مجھے واقعی اس بات کا دکھ ہے اور میں بہت جلد دشمنوں سے اس کا پورا پورا حساب لوں گا۔''_____ عمران نے فوراً ہی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

''مگر اب افسوس کا کیا فائدہ بیٹے۔ تم اس وقت کہاں تھے جب دشمن اس ملک کی سلامتی پر حملہ آور ہوا تھا۔ اب پچھتاوے کیا ہوت، جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔''_____ سر سلطان نے رنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو عمران لاجواب سا ہو کر سر کھجانے لگا۔ اب وہ کیا بتاتا کہ اس پر کیا گذری ہے۔

''شطرنج کی چالوں میں اس طرح بھی ہوتا ہے سر سلطان۔ بعض اوقات دشمن کے اصل منصوبے کو جاننے کے لئے چھوٹے موٹے نقصانات برداشت کرنا پڑتے ہیں اور دشمن میری آنکھ سے اوجھل نہیں ہے۔ میں اس کے بالکل قریب پہنچ چکا ہوں اور آپ کو جلد خوشخبری سناؤں گا۔''_____ عمران نے انہیں تازہ ترین صورت حال سے فی الحال لاعلم رکھتے ہوئے کہا۔ اس کا ارادہ ابھی پیٹریاس سے تفتیش کرنے کا تھا۔

''اوہ۔ تو کیا تمہیں علم ہے کہ یہ کارروائی کس نے کی ہے۔'' انہوں نے چونکتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔ لیکن ابھی آپ اسے اپنے تک ہی رکھیں۔ اس میں ایک ایکریمین خفیہ ایجنسی ملوث ہے۔''_____ عمران نے بتایا۔

''میرا اپنا آئیڈیا بھی یہی تھا۔ وزیراعظم صاحب اس بارے میں بے حد فکر مند ہیں۔ صدر مملکت نے بھی سیکرٹ سروس کی کارکردگی پر سوالیہ نشان اٹھایا ہے۔''_____ سر سلطان نے اسے آگاہ کیا۔

''اس لیبارٹری میں تیار کیا جانے والا پراجیکٹ کس کی زیر نگرانی

قائم کیا گیا تھا۔ کیا یہ بات آپ کے علم میں تھی۔ اور اس کی سیکرٹ سروس کو اطلاع کیوں نہیں دی گئی۔ میں اس بارے میں بھی حکومت سے پوچھوں گا۔''_____ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میری اطلاع کے مطابق یہ وزیراعظم صاحب کی نگرانی میں تھا اور صدر مملکت تک لاعلم تھے۔ یہ تو جب دشمن نے حملہ کیا اور تباہی ہوئی تو آفیشلی انہیں بتانا پڑا۔ البتہ پراجیکٹ کے بارے میں صدر مملکت کی موجودگی میں ہونے والی اعلیٰ سطحی میٹنگ میں وزیراعظم صاحب نے بتایا تھا کہ یہاں جدید روبوٹ کے حوالے سے کوئی ریسرچ ہو رہی ہے۔''_____ سر سلطان نے بتایا تو عمران بری طرح چونک اٹھا۔ اس کے چہرے پر حیرت جیسے ثبت ہو کر رہ گئی۔

''کیا آپ کو اچھی طرح یاد ہے کہ انہوں نے جدید روبوٹ پر ریسرچ کی بات ہی کی تھی یا.....''_____ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ ہاں۔ ابھی میری یادداشت اتنی بھی کمزور نہیں ہوئی کہ اتنی سی بات بھول جاؤں۔ اور ہاں اس کے بارے میں صدر مملکت اور میرے سمیت سبھی لاعلم تھے۔''_____ سر سلطان نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اپنے بارے میں وضاحت بھی کر دی۔

''ہونہہ۔ پراجیکٹ تو جو کوئی بھی ہے سیکرٹ سروس کو آگاہ کیا جانا چاہیے تھا۔ بہرحال جو ہونا تھا ہو چکا۔ سیکرٹ سروس کی ٹیم نے اس سلسلہ میں کیا کیا ہے۔''_____ عمران نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM WWW.URDUFANZ.COM

"طاہر نے سیکرٹ سروس کے ممبران کو لیبارٹری میں بھیجا تھا۔اب وہ خود وہاں گیا ہے تحقیقات کے لئے، کیونکہ تم سے کوئی رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ وزیراعظم صاحب کا بھیجا ہوا ایک خاص لیٹر میں نے اسے لیبارٹری کے سکیورٹی انچارج کے آفس میں فیکس کیا ہے۔" سر سلطان نے بتایا تو عمران دوبارہ چونک اٹھا۔

"اس میں کیا لکھا ہے۔"_____اس نے استفہامیہ انداز میں پوچھا۔

"لیبارٹری کے زیرزمین حصے میں داخل ہونے کے ایک خفیہ راستے کی نشاندہی اور کچھ کوڈ ورڈز لکھے گئے ہیں۔"_____ سر سلطان نے کہا۔

"اچھا۔ حیرت ہے۔ یہ ہمارے نئے وزیراعظم صاحب تو بڑے جاسوس قسم کے انسان ہیں۔"_____ عمران نے کہا۔

"پھر تم نے فضول باتیں شروع کر دی ہیں۔ کیا تمہیں نہیں پتہ کہ اس طرح کے منصوبوں کی تجاویز آتی رہتی ہیں اور حکومت کو جو پراجیکٹ مناسب لگتا ہے اس پر کام شروع کر دیا جاتا ہے۔" سر سلطان نے اسے ڈانٹنے کے انداز میں کہا تو وہ ذومعنی انداز میں مسکرا دیا۔ اور پھر اسی طرح کی گفتگو کے بعد انہوں نے عمران کو دشمنوں کی جلد گرفتاری کی ہدایت کر کے رابطہ ختم کر دیا تو اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔مگر پھر فوراً ہی سیف ہاؤس کے آفس میں موجود سیٹلائیٹ موبائل فون سے بلیک زیرو کے سپیشل سیل نمبرز ملانا شروع کر دیئے۔دوسری

طرف کال مصروف جا رہی تھی۔ اس نے جھنجھلا کر رسیور کو زور سے کریڈل پر دے مارا اور کرسی سے اٹھ کر کمرے میں بے چینی سے ٹہلنے لگا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بلیک زیرو نے کال ختم کی اور اپنے سیل فون کا ڈسپلے دیکھنے لگا۔ جو مس کال الرٹ شو کر رہا تھا۔ اس نے نمبر دیکھا تو یہ سیکرٹ سروس کے کسی سیف ہاؤس کا خصوصی نمبر تھا، جس پر وہ بے اختیار چونک اٹھا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس کا سپیشل سیل نمبر صرف خاص لوگوں کے پاس تھا جن میں عمران، سر سلطان، جولیا، دوسرے ممبران، سلیمان اور سیکرٹ سروس کے پروٹیژنل ہیڈکوارٹرز کے انچارج شامل تھے جبکہ دیگر سیف ہاؤسز کے پاس صرف دانش منزل کے مخصوص ٹیلی فون نمبرز اور ٹرانسمیٹر فریکوئنسیز موجود تھیں۔ ڈیف کام کا سیٹ اپ صرف سیف ہاؤسز اور پروٹیژنل ہیڈکوارٹرز کے درمیان قائم کیا گیا تھا۔ سر سلطان سے گفتگو کرتے ہوئے اسے مخصوص الارمنگ ٹونز سنائی دی تھی مگر اس نے چیک کرنا مناسب نہ سمجھا تھا۔ وہ کچھ دیر گومگو کی کیفیت میں رہا مگر پھر کچھ سوچ کر سیف ہاؤس کے نمبر

ملا کر کال کرنے لگا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے لگی اور پھر فوراً ہی رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سپیکنگ سر"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو کے جسم میں خوشی کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو"۔۔۔۔۔ اس نے اپنی جذباتی کیفیت کو کنٹرول کرتے ہوئے ایکسٹو کی آواز میں پوچھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کے قریب کوئی موجود ہے یا وہ احتیاطاً اسے سر کہہ کر پکار رہا ہے۔

"ماؤتھ پیس سے۔ آپ کیسے ہیں۔ کیا خبریں ہیں سر"۔۔۔۔۔ اس نے حسب معمول لاابالی انداز میں کہا تو بلیک زیرو کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"صورتحال بے حد گھمبیر ہے عمران۔ دشمن ہماری ایک لیبارٹری کو تباہ اور کئی سائنسدانوں کو قتل کر کے ایک بے حد اہم فارمولا لے اڑا ہے۔ تمہاری اس نااہلی کی وجہ سے تمہیں سزا بھی مل سکتی ہے"۔۔۔۔۔ اس نے سنجیدہ ہوتے ہوئے عمران کو صورت حال کی سنگینی کا احساس دلایا۔

"لو اور سنو۔ دشمن کے پیچھے بھاگتے بھاگتے میری جوتیاں گھس گئیں اور نااہل بھی میں ہی ہو گیا۔ ایک دشمن بھی میرے ہاتھ لگا ہے۔ میں اس وقت اپنے ہی ایک اڈے سے بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے فارمولے کی فائل اور باکس کا ذکر گول کرتے ہوئے بتایا تو بلیک زیرو

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

چونک اٹھا۔

"اسے دانش منزل پہنچا دو اور آفس کے نمبر پر رابطہ کرو۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"آل رائٹ سر۔ تجویز اتنی بری نہیں۔ اس پر غور کیا جا سکتا ہے۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے رابطہ ختم کر کے سیل فون کو واپس کوٹ کی جیب میں رکھا اور فائلوں اور خصوصی ساخت کے باکس کو لے کر، جس راستے سے لیبارٹری میں داخل ہوا تھا، اس جانب بڑھ گیا۔ اس نے فائلوں کو تہہ کر کے اپنے کوٹ کی اندرونی خفیہ جیبوں اور باکس کو لیبارٹری سے ملنے والے ایک خاص قسم کے بریف کیس میں منتقل کر لیا اور پھر مطمئن ہو کر مخصوص راستے سے ہوتا ہوا لیبارٹری سے باہر آ گیا۔ وہاں سے وہ کار لے کر واپس لیبارٹری پہنچا تو ایئر کموڈور کے پاس وہ رپورٹ بھی پہنچ چکی تھی جس کے تحت لیبارٹری کی حفاظت کے لئے کھڑے لڑاکا طیارے کے پائلٹ کو اڑنے نہیں دیا گیا تھا۔

ایئر کموڈور نے رپورٹ بلیک زیرو کے حوالے کر دی۔ یہ اس کے حکم پر ہنگامی طور پر تیار کر لی گئی تھی۔

"اوہ۔ رپورٹ کے مطابق تو ایئر ڈیفنس سیکٹر اور اے ڈی اے ہٹ کے درمیان قائم ہاٹ لائن کو انٹرسیپٹ کر لیا گیا تھا۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے رپورٹ پڑھتے ہوئے چونک کر کہا۔

"یس سر۔ دشمن نے پائلٹ کو ایئر ٹریفک کنٹرولر بن کر کال دی ہے اور جب پائلٹ نہیں مانا تو اس کی بات ایئر وائس مارشل سے کرائی گئی۔

لیکن ہمیں یہ پتہ چل گیا ہے کہ وہ کال ایئر وائس مارشل نے نہیں کی بلکہ ان کی آواز میں کسی نے بات کی ہے۔ غالباً یہ ہاٹ لائن کو انٹرسیپٹ کرنے والے کا ہی کام ہے۔ وہ یقیناً دشمن کا کوئی بہت تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔"۔۔۔۔ ایئر کموڈور نے تجزیہ کرتے ہوئے بتایا۔

"لیکن وہ ایئر بیس میں آیا کیسے۔ آخر کس نے اسے مدد پہنچائی۔ مجھے وہ آدمی ہر صورت میں چاہیے۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ اسے ٹریس کر لیں۔ اس سلسلہ میں ایئر فورس انٹیلی جنس کی خصوصی ٹیم تشکیل دے دی گئی ہے۔" ایئر کموڈور نے مؤدبانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ آپ اس کی رپورٹ فوری طور پر سیکرٹری وزارت خارجہ کو بھی بھجوائیں اور کامیابی کی اطلاع دیں۔ اس کے لئے آپ ایم آئی کی خدمات بھی حاصل کر سکتے ہیں۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور فائل میں رکھی گئی رپورٹ اپنے پاس ہی رکھ لی۔ چونکہ وہ وزیراعظم صاحب کی طرف سے خصوصی طور پر وہاں انویسٹی گیشن کرنے آیا تھا اور پھر اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے قائمقام نمائندہ خصوصی کی حیثیت بھی حاصل تھی۔ اس لئے ملٹری انٹیلی جنس کے ڈپٹی چیف کرنل اکرام رانا نے بھی اس کی بات پر فوراً ہی آمادگی کے انداز میں سر ہلا دیا تھا۔ جس کے بعد بلیک زیرو نے واپس دانش منزل پہنچنا ضروری سمجھا۔ اس نے تمام فائلز کو بریف کیس میں رکھ لیا اور ہیلی کاپٹر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

پر واپس روانہ ہو گیا۔ اس نے سر سلطان کو لیبارٹری سے ہی فون کر کے سیکرٹ سروس کے زخمی ہونے والے ممبران کو فوراً خصوصی جہاز سے دارالحکومت اور پھر سپیشل ہاسپٹل شفٹ کرنے کا کہہ دیا تھا، جس پر عملدرآمد بھی ہو گیا۔ دانش منزل پہنچ کر اس نے سب سے پہلے سپیشل ہسپتال فون کیا اور ڈاکٹر صدیقی سے سیکرٹ سروس کے ممبران کی حالت کے بارے میں پوچھنے لگا۔

''سر! تنویر اور صفدر کو زیادہ چوٹیں آئی ہیں۔ دونوں کے بازو اور پہلو بارودی مواد سے متاثر ہوئے ہیں تاہم مس جولیا زیادہ زخمی نہیں۔ انہیں کل ڈسچارج کر دیا جائے گا۔'' ـــــ ڈاکٹر صدیقی نے مؤدبانہ لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو اس نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے رابطہ ختم کر دیا اور پھر ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ دوسری جانب سر سلطان تھے۔

''لیبارٹری کے مین حصے کی کیا پوزیشن ہے طاہر۔'' ـــــ سلام دعا کے بعد انہوں نے پوچھا۔

''وہاں خاصی تباہی ہوئی ہے سر۔'' ـــــ بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یہ بہت برا ہوا۔ کیا کوئی فائل وغیرہ بھی ملی ہے۔ وزیراعظم صاحب اس بارے میں بھی پوچھ رہے ہیں۔'' ـــــ سر سلطان نے رنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

''فوری طور پر تو ایسی کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی۔ لگتا ہے کہ دشمن سب کچھ لے گیا ہے۔'' ـــــ اس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ انہیں فی الحال اندھیرے میں رکھنا ہی مناسب خیال کر رہا تھا۔

''ویری سٹرینج۔ لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے میں وزیراعظم صاحب کو ناکامی کی اطلاع دے دیتا ہوں۔'' ـــــ انہوں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ ان کے تھکے تھکے سے لہجے میں مایوسی کا عنصر نمایاں تھا۔

''مایوسی کفر ہے سر۔ ہمیں اندھیرے میں روشنی دکھانے والی ذات پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔'' ـــــ بلیک زیرو نے ان کی ہمت بندھاتے ہوئے کہا۔ وہ شش و پنج کی کیفیت میں تھا کہ سر سلطان کو ایک دشمن ایجنٹ کے پکڑے جانے کی اطلاع دے یا فی الحال چپ رہے۔

''لیکن پھر میں انہیں کیا بتاؤں۔'' ـــــ انہوں نے لاجواب سا ہو کر کہا۔

''سر پہلی خوشخبری تو یہ ہے کہ عمران صاحب کا پتہ چل گیا ہے۔'' بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ میری بھی اس نالائق سے بات ہوئی ہے۔ لیکن وہ بھی تو ناکام ہی رہا ہے نا۔'' ـــــ سر سلطان نے خوشی اور غصے کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ مجھے اس بات کا علم نہیں تھا۔ انہوں نے کیا بتایا ہے۔'' بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM WWW.URDUFANZ.COM

''اول فول بک رہا تھا۔ وہ صورت حال سے مکمل لاعلم لگتا ہے۔'' سر سلطان کے لہجے میں جھنجلاہٹ تھی۔ بلیک زیرو سمجھ گیا کہ وزیراعظم صاحب کی جانب سے وہ بے پناہ دباؤ کا شکار ہیں۔

''سر۔ تازہ ترین اطلاعات یہ ہیں کہ عمران صاحب دشمنوں کے بے حد قریب پہنچ گئے ہیں۔''۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''کیا؟ یہ تو بے حد اہم اچیومنٹ ہے طاہر۔ دشمنوں کی گرفتاری اور فائل کی برآمدگی اب بے حد ضروری ہے۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ساکھ کا بھی مسئلہ ہے۔ تم میری بات سمجھ رہے ہو نا''۔۔۔۔۔ سر سلطان نے جذباتی سے انداز میں کہا۔ اس مرتبہ ان کا لہجہ سنبھلا ہوا تھا۔

''یس سر۔ میں سمجھتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم آپ کو مایوس نہیں کریں گے''۔۔۔۔۔ اس نے سر سلطان کے لب و لہجے میں دبا جوش محسوس کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''ٹھیک ہے بیٹا۔ پھر جیسے ہی اس بارے میں کوئی اطلاع ملے مجھے فوراً خبر کرو''۔۔۔۔۔ سر سلطان نے بے چین سے لہجے میں کہا تو اس کے اوکے کہنے پر انہوں نے رابطہ ختم کر دیا۔ بلیک زیرو نے بھی طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تاکہ لیبارٹری سے ملنے والی خفیہ فائلیں اور مخصوص قسم کے باکس کو سپیشل الماری میں رکھے۔

چیلسی نے کال ختم ہوتے ہی اپنا سیل فون سامنے میز پر موجود ٹیبل پر رکھا اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے سر کو کرسی کی پشت سے ٹکا دیا۔ وہ مشن مکمل ہونے کے بعد پاکیشیا کے دارالحکومت کے نواح میں آبادی سے ہٹ کر واقع ایک خفیہ اڈے پر پہنچی تھی جبکہ پیٹریاس لیبارٹری سے ملنے والے فارمولے کی فائل اپنے قبضے میں لے کر دوسرے صوبے کے دارالحکومت کانچی میں واقع سیکرٹ آئی کے ایک خفیہ مقام پر چلا گیا تھا۔ چیلسی نے پیٹریاس کا کاشن ملتے ہی لیبارٹری کے نزدیک پہلے سے کیموفلاج کئے گئے ہیلی کاپٹر کے ذریعے حملہ آور ہو کر اسے کور دیا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنا مشن مکمل ہوتے ہی وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب رہے تھے۔ چیلسی نے طے شدہ منصوبے کے مطابق ہیلی کاپٹر کو راستے میں تباہ کر دیا۔ جہاں سے آگے دونوں نے علیحدہ علیحدہ سفر کیا تھا۔ اس کا انتظام بھی پہلے سے ہی کیا گیا تھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

خفیہ اڈے پر پہنچتے ہی چیلسی نے ایکریمین سفارت خانے میں تھرڈ سیکرٹری کو کامیابی کی اطلاع دے دی تھی اور اب وہ خود کو بالکل ریلیکس محسوس کر رہی تھی۔ اس مشن میں اسے زیادہ ہاتھ پیر ہلانے کا موقع نہیں ملا تھا تاہم آخری لمحے کے ایڈونچر نے کسی حد تک اس کی تسکین کا سامان کر دیا تھا۔ وہ تھوڑی دیر کرسی سے ٹیک لگائے کچھ سوچتی رہی۔ پھر فوراً ہی اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی جہاں سے نایاب قسم کی شراب اور گلاس وغیرہ لے کر واپس کامن روم میں آ گئی اور شراب نوشی کرنے لگی۔ ابھی اسے وہاں بیٹھے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ اچانک اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹیبل پر رکھا موبائل اٹھا لیا۔ سکرین پر تھرڈ سیکرٹری کا کوڈ نام ''کوبرا'' ڈسپلے ہو رہا تھا۔

''یس۔ چیلسی سپیکنگ۔''_____ اس نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے کہا۔ شراب کا گلاس اس نے ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔

''کوبرا بول رہا ہوں۔ ہیڈ کوارٹر کا حکم ہے کہ ابھی تم پاکیشیا میں ہی رہو گی۔''_____ تھرڈ سیکرٹری نے کہا تو وہ بے اختیار چونک اٹھی۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی پاکیشیا میں کوئی اور مشن بھی ہے۔''_____ چیلسی نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

''ہاں۔ اس بارے میں تمہیں جلد بریفنگ دی جائے گی۔ البتہ پیٹریاس کو فوراً واپس بلا لیا گیا ہے۔ تم فی الحال انڈر گراؤنڈ اور میک اپ میں رہو۔''_____ تھرڈ سیکرٹری نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا اور اس کے او کے کہنے پر رابطہ ختم کر دیا۔ اس نے سیل فون واپس ٹیبل

پر رکھ دیا اور دوبارہ شراب کی چسکیاں لینے لگی۔

''اب کون سا مشن ہو سکتا ہے۔''_____ اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور مختلف امکانات پر غور کرنے لگی۔ چونکہ اسے پاکیشیا میں پہلی مرتبہ بھیجا گیا تھا اس لئے یہاں کے بارے میں اسے زیادہ معلومات حاصل نہیں تھیں تاہم ایجنسی کے اصول کے مطابق پیٹریاس کے ہمراہ روانگی سے قبل دونوں کو پاکیشیا سے متعلق ایک خصوصی بریفنگ دی گئی تھی۔ اس میں کسی بھی ایمرجنسی اور ہنگامی حالات میں انہیں چند رابطہ نمبرز اور ایڈریس بھی دیئے گئے تھے۔

''یہ بریفنگ فوری تو نہیں مل سکتی۔ مجھے یہاں گھومنا پھرنا بھی چاہیے۔''_____ اس نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور شراب کا گلاس ختم کر کے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کا ارادہ دارالحکومت کے کسی اچھے سے ہوٹل میں کھانا کھانے اور سیر و تفریح کا تھا۔ چیلسی نے کوبرا کی ہدایت کو نظر انداز کر دیا کیونکہ وہ اور پیٹریاس زیادہ پابندیاں پسند نہیں کرتے تھے۔ ماضی میں کئی بار ایسا ہو چکا تھا اور ڈسپلن کی خلاف ورزی پر انہیں چھوٹی موٹی سزائیں بھی دی گئی تھیں کہ مگر انہوں نے اپنی روش تبدیل نہیں کی۔ چیلسی نے پورچ سے اپنی کار نکالی تو وہاں موجود ایک ملازم نے گیٹ کھول دیا۔ یہ ملازم ان کی ایجنسی کا مقامی ایجنٹ اور اس سیف ہاؤس کا نگران تھا۔ چیلسی گاڑی لے کر کوٹھی سے باہر نکل آئی اور پھر اسے اس راستے کی جانب بڑھا دیا جو دارالحکومت کی طرف جاتا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک پنج ستارہ ہوٹل میں موجود تھی۔ گاڑی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

پارک کر کے اس نے ٹوکن لیا اور ہوٹل کے مین انٹرنس کی طرف بڑھ گئی۔ خفیہ اڈے سے روانہ ہوتے ہوئے وہ نیا میک اپ اور لباس تبدیل کرنا نہیں بھولی تھی۔ اس نے خاص طور پر مقامی مگر نہایت خوبصورت دوشیزہ کا میک اپ کیا تھا۔ تاہم لباس اس نے مغربی طرز کا ہی پہنا تھا۔ کیونکہ یہاں کی اعلیٰ سوسائٹی میں اس طرح کا لباس پہننے کا عام رواج تھا۔ اس نے لابی میں پہنچ کر اردگرد کے ماحول کا بغور جائزہ لیا۔ چیلسی نے محسوس کیا کہ بہت سے لوگ اس کی طرف متوجہ ہیں جس پر وہ بے ساختہ مسکرانے لگی۔ ایک کونے میں موجود ٹیبل منتخب کر کے وہ اس جانب بڑھی اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔ فوراً ہی ایک بیرا آرڈر لینے کے لئے آ گیا۔ ڈنر میں چونکہ ابھی کافی وقت باقی تھا اس لئے اس نے مینیو دیکھ کر اپنے لئے فی الحال ہاٹ کافی کا آرڈر نوٹ کر کے دے دیا۔ بیرا مؤدبانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے واپس مڑ گیا۔ چیلسی نے لابی میں ایک مرتبہ پھر اچٹتی سی نظر دوڑائی تو ایک منظر دیکھ کر اس کا بے اختیار منہ بن گیا۔

"ایڈیٹ۔"—— کچھ فاصلے پر لابی میں ہی ایک ٹیبل پر بیٹھے دو افراد کو سنیکس کھاتے دیکھ کر اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ جس معاشرے سے آئی تھی وہاں یہ بات ڈسپلن کے خلاف اور انتہائی ناپسندیدہ سمجھی جاتی تھی۔ اس دوران بیرے نے کافی سرو کر دی اور وہ اسے سپ کرنے لگی۔ ساتھ ساتھ وہ ہال میں آنے جانے والوں کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہی تھی۔ یہاں کے لوگوں کا طرز معاشرت اسے

عجیب لگا تھا۔

"ایکسکیوزمی۔ کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں۔"—— اچانک قریب کی ایک ٹیبل سے اٹھ کر ایک نوجوان نے اس کے سامنے آ کر بڑے مہذب انداز میں کہا تو وہ سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ چند سیکنڈ وہ تذبذب کی کیفیت میں رہی پھر اس نے سر کو اثبات میں ہلایا تو وہ نوجوان شکریہ کہتے ہوئے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے عامر کہتے ہیں۔ آپ کا گڈ نیم۔"—— اس نوجوان نے، جو دراصل میجر عامر تھا، مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے تانیہ کہتے ہیں۔"—— اس نے دل ہی دل میں پیچ و تاب کھاتے ہوئے اپنا فرضی نام بتایا اور دوبارہ کافی پینے لگی۔

"لگتا ہے آپ یہاں نئی آئی ہیں۔"—— میجر عامر نے دوبارہ پوچھا تو وہ چونک اٹھی۔ مدمقابل اسے جن نظروں سے دیکھ رہا تھا اس نے اس کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجا دی تھی۔

"ہاں۔ کافی عرصہ بعد۔ دراصل میں ایکریمیا میں ہی پڑھتی رہی ہوں۔ مگر آپ نے کیسے یہ اندازہ لگایا۔"—— اس نے پراعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے منہ سے لفظ ایڈیٹ سن کر۔ ایکریمیا میں آپ کیا پڑھتی رہی ہیں۔"—— میجر عامر نے اس کی الجھن دور کرتے ہوئے ایک اور سوال داغ دیا۔

"اوہ۔ آپ کے کان کافی باریک لگتے ہیں جو میری بڑبڑاہٹ بھی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سماعت کر لی۔"_____ چیلسی کی آواز میں حیرت امڈ آئی۔

"یہ آپ میری تعریف کر رہی ہیں یا....."_____ میجر عامر نے مسکراتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔ چیلسی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تو کیا کانوں کا باریک ہونا یہاں خامی شمار ہوتا ہے۔"_____ اس نے حیرت سے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ میں نے آپ کے انداز گفتگو پر کہا۔ آپ نے بتایا نہیں کہ ایکریمیا میں آپ کیا پڑھ رہی ہیں۔"_____ میجر عامر نے دوبارہ سوال کیا۔

"طبیعیات میں پی ایچ ڈی کر رہی ہوں۔"_____ اس نے جھوٹ بولا۔

"آپ کی آنکھیں انگریزوں کی طرح نیلگوں ہیں۔"_____ میجر عامر نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تو وہ چونک گئی۔

"ایسا خاندانی طور پر ہی ہے۔"_____ اس نے اپنے لہجے کا اعتماد برقرار رکھا مگر اپنے سامنے بیٹھے شخص کے بارے میں اس کا شک یقین میں بدل چکا تھا کہ یہ انٹیلی جنس کا آدمی ہے۔

"اوہ۔ تو کیا آپ کے تمام اہلخانہ کی آنکھیں نیلگوں ہیں۔" میجر عامر نے حیرت ظاہر کی۔ اسے یہ تو پتہ تھا کہ ایسا مخصوص جینز کی وجہ سے ہوتا ہے مگر اسے سب کچھ مصنوعی لگ رہا تھا۔

"ہاں۔ سب کی۔"_____ چیلسی نے مختصر سا جواب دیا۔

"بہت خوب۔ آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔"_____ میجر

عامر نے اس کی طرف مسکراہٹ اچھالتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔"_____ چیلسی نے کہا اور کافی پی چکنے کے بعد کپ ٹیبل پر رکھ دیا۔

"یہاں آپ کہاں ٹھہری ہیں۔ اگر سیر و تفریح کا ارادہ ہو تو میں آپ کے لئے بہترین گائیڈ ثابت ہو سکتا ہوں۔"_____ میجر عامر نے اسے پیش کش کرتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ میں فی الحال ایک فیملی فنکشن میں مصروف ہوں اس لئے ایسا ممکن نہیں۔ ہاں فارغ ہوتے ہی آپ سے رابطہ کروں گی۔ آپ اپنا سیل نمبر دے دیں۔"_____ چیلسی نے بڑے مہذب انداز میں اسے ٹالتے ہوئے کہا تو میجر عامر نے اپنا سیل نمبر نوٹ کرا دیا جس کے بعد چیلسی نے یہاں سے نکلنا ہی مناسب سمجھا۔ میجر عامر نے نہ نہ کرنے کے باوجود اس کا بل دے دیا تھا۔ وہ لابی سے نکل کر داخلی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے پارکنگ سے کار نکالی اور بلاوجہ ہی شہر کی سڑکوں پر گھومنے لگی۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ کوئی گاڑی اس کا تعاقب نہیں کر رہی تو وہ مطمئن ہو کر واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھ گئی۔ قریباً آدھی رات کو وہ واپس سیف ہاؤس پہنچ گئی۔ کار پارک کر کے وہ ابھی باہر نکل ہی رہی تھی کہ اچانک سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی اسے اپنا آپ کسی لٹو کی طرح گھومتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے سر کو جھٹک کر خود کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر دوسرے ہی لمحے اس کا ذہن کیمرے کے شٹر کی طرح بند ہو گیا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

جولیا کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ہسپتال کے بیڈ پر پایا۔ سپیشل ہسپتال کا مخصوص کمرہ دیکھ کر وہ بے اختیار چونک اٹھی۔ اسے آنکھیں کھولے اور ادھر ادھر سر گھماتے دیکھ کر وارڈ میں موجود نرس جلدی سے اپنے سٹول سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

''مس۔ آپ کو ہوش آ گیا۔ میں ڈاکٹر صاحب کو اطلاع کرتی ہوں۔''۔۔۔۔۔اس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور جلدی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ وارڈ میں جولیا اکیلی ہی ایڈمٹ تھی۔ اسے بے اختیار صفدر اور تنویر کا خیال آ گیا جو میزائل حملے کے وقت اس کے ساتھ ہی جیپ میں سوار تھے۔

''یا خدا! میرے ساتھیوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔''۔۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں دعا مانگنے لگی۔ پھر چند لمحوں کے بعد اس کے دل کی بے چینی ختم ہو گئی۔ اس کا پختہ یقین تھا کہ جس دعا میں اطمینان قلب

حاصل ہو جائے وہ ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ اسے چیف کا بھی خیال آیا۔ مشن میں ناکامی کے احساس سے وہ ایک سرد آہ بھر کر رہ گئی اور سزا کے لئے خود کو ذہنی طور پر تیار کرنے لگی۔ بحیثیت ڈپٹی چیف اس پر بہت بھاری ذمہ داری بنتی تھی مگر دشمن اس کی آنکھوں کے سامنے لیبارٹری کو تباہ کر کے نکل گیا تھا۔ اسے عمران پر بھی بری طرح غصہ آ رہا تھا جو گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب تھا۔ لیبارٹری میں پیش آنے والے واقعات سے اتنا تو وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ کام نقلی عمران کا ہی ہے۔ اب اسے اپنے آپ پر بھی پچھتاوا ہو رہا تھا کہ وہ صرف پلاننگ ہی کرتی رہ گئی تھی حالانکہ تنویر نے فوری ایکشن میں آنے کی تجویز بھی دی تھی۔ وہ انہیں خیالات میں غرق تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ اس دوران وہ اٹھ کر بیٹھ چکی تھی۔

''آپ زخمی ہیں۔ ابھی لیٹی رہیں۔''۔۔۔۔۔ڈاکٹر صدیقی نے کسی شفیق طبیب کی طرح اس سے مخاطب ہو کر، بے حد نرم لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں اب خود کو ٹھیک محسوس کر رہی ہوں۔''۔۔۔۔۔اس نے بیڈ سے نیچے ٹانگیں لٹکا کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ سیکرٹ سروس کے ممبران کو ایسا ہی پر اعتماد اور مضبوط ہونا چاہیے۔''۔۔۔۔۔ڈاکٹر صدیقی نے اس کے بلند حوصلے کی داد دیتے ہوئے کہا اور ایک سٹول گھسیٹ کر اس کے پاس بیٹھ گئے جبکہ نرس ان

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کی ہدایت کی منتظر مؤدب کھڑی تھی۔

''صفدر اور تنویر بھی میرے ساتھ ہی تھے۔ وہ کہاں ہیں۔''۔۔۔۔اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔

''وہ دوسرے وارڈ میں ایڈمٹ ہیں۔ انہیں بازوؤں اور پہلوؤں پر کچھ زخم آئے ہیں۔''۔۔۔۔ڈاکٹر صدیقی نے بتایا تو جولیا نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

''چیف ایکسٹو نے ابھی فون کر کے آپ اور دوسرے ممبران کے بارے میں پوچھا ہے۔''۔۔۔۔ڈاکٹر صدیقی نے بتایا تو جولیا بے اختیار چونک اٹھی۔

''چیف نے کیا کہا ہے۔''۔۔۔۔جولیا نے استفہامیہ لہجے میں پوچھا۔

''وہ آپ سے بات کرنا چاہتے تھے۔''۔۔۔۔ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو اس نے سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات کرتے جولیا کے بیڈ کے ساتھ ٹیبل پر رکھے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ڈاکٹر صدیقی سپیکنگ۔''۔۔۔۔انہوں نے رسیور کو کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''ایکسٹو۔ کیا جولیا کو ہوش آ گیا ہے۔''۔۔۔۔ماؤتھ پیس سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔ گو آواز مخصوص تھی لیکن لہجہ نرم تھا۔

''یس سر۔''۔۔۔۔ڈاکٹر صدیقی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میری بات کروائیں۔ اور وارڈ خالی کر دیں۔''۔۔۔۔ایکسٹو نے کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے ''آل رائٹ سر'' کہہ کر رسیور جولیا کو تھما دیا اور نرس کو باہر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی وارڈ سے نکل گئے۔

''جولیا بول رہی ہوں سر۔''۔۔۔۔جولیا نے چند سیکنڈ کے وقفے سے رسیور کو کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''مشن کی کیا رپورٹ ہے۔''۔۔۔۔ایکسٹو نے مخصوص لہجے میں پوچھا تو جولیا کے جسم میں ایک سرد سی لہر دوڑ گئی۔

''سوری سر۔ ہم مشن میں ناکام رہے ہیں۔''۔۔۔۔اس نے افسردہ سے لہجے میں بتایا۔ جملے کے آخر میں اس کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے تاہم اس نے محسوس نہ ہونے دیا۔

''مکمل رپورٹ دو جولیا۔''۔۔۔۔ایکسٹو نے ڈانٹنے کے سے انداز میں کہا تو اس نے لیبارٹری میں پیش آنے والے واقعات تفصیل سے بیان کر دیئے۔

''جس شخص پر تم لوگوں کو شبہ تھا کہ وہ عمران کا روپ دھار چکا ہے اس کی خاص نشانی کیا ہے جو اسے نقلی عمران ثابت کرتی ہو۔'' ایکسٹو نے پوچھا۔

''صرف اس کی سنجیدگی باس۔ باقی وہ مکمل عمران ہی تھا۔ حتیٰ کہ اس کی آواز بھی۔''۔۔۔۔جولیا نے بتایا۔

''وہ اور اس کے ساتھی ابھی ملک سے باہر نہیں گئے۔ تم ان کی گرفتاری کے لئے فوراً حرکت میں آ جاؤ۔ مشن میں ناکامی پر تم لوگوں کو

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کیا سزا ملے گی ، اس کا فیصلہ فی الحال بعد میں کیا جائے گا۔" ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا اور بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ چیف کی بات نے اس کے جسم میں بجلی سی بھر دی تھی اور اب وہ اپنی ناکامی کا ازالہ کرنا چاہتی تھی۔ دشمن کے ملک سے باہر نہ جانے کی اطلاع اس کے لئے قدرت کی طرف سے بھی ایک بہترین موقع تھا۔ اس نے میجر عامر سمیت پوری سیکرٹ سروس کو حرکت میں لانے کا فیصلہ کر لیا اور پھر مطمئن ہو کر وارڈ کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔ یہ ایک راہداری تھی جس کے ساتھ دوسری وارڈز بھی تھیں۔ وہ مردانہ سرجیکل وارڈ کی طرف بڑھ گئی تاکہ صفدر اور تنویر کی عیادت کر سکے۔ وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وہ دونوں سو رہے تھے۔ دو نرسیں ان کی دیکھ بھال کے لئے موجود تھیں۔ راؤنڈ پر آیا ایک ڈاکٹر دونوں کا میڈیسن چارٹ چیک کر رہا تھا۔ نرسیں اسے وارڈ میں آتا دیکھا کر سٹول سے اٹھ کر مؤدبانہ انداز میں کھڑی ہو گئیں۔

"اب ان کی طبیعت کیسی ہے ڈاکٹر"۔۔۔۔ جولیا نے قریب پہنچ کر پوچھا۔

"پہلے سے کچھ بہتر ہے مس جولیا۔ لیکن انہیں مکمل فٹ ہونے میں ایک ہفتہ لگے گا"۔۔۔۔ ڈاکٹر نے بتایا۔ یہاں کے ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف سیکرٹ سروس کے ممبران کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔

"آل رائیٹ۔ کیا ڈاکٹر صدیقی اپنے آفس میں ہیں"۔۔۔۔ جولیا

نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں"۔۔۔۔ اس نے مختصر سا جواب دیا۔ لہجہ مؤدبانہ ہی تھا۔ جولیا سر ہلاتی ہوئی وارڈ سے نکل کر ڈاکٹر صدیقی کے آفس کی طرف بڑھ گئی۔ ان سے ملاقات کے بعد اسے بمشکل یہاں سے جانے کی اجازت ملی۔ کیونکہ ڈاکٹر صدیقی اسے ابھی مزید دو روز ایڈمٹ رکھنا چاہتے تھے۔ ان کے خلوص کو محسوس کر کے وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ ہسپتال کے خصوصی شعبے میں موجود ایک گاڑی اور ڈرائیور کے ہمراہ وہ وہاں سے نکلی۔ ڈرائیور نے اس کی رہائش گاہ کے قریب اسے ڈراپ کیا جہاں سے آگے وہ پیدل چل کر اپنے فلیٹ پر پہنچ گئی۔ نامعلوم دشمن اس کے ملک کی اہم لیبارٹری تباہ اور سائنسدانوں کو قتل کر کے فرار ہو گیا تھا اور اسے ٹریس کرنے کے لئے اس کے پاس عمران کے قدوقامت کے کسی مشکوک شخص کے علاوہ اور کوئی پوائنٹ نہیں تھا، جس پر وہ کام کرتی۔ اس نے سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کو یہی نکتہ سامنے رکھتے ہوئے مختلف ہوٹلز، ائیرپورٹ، ریلوے سٹیشن، لاری اڈے اور دیگر پر ہجوم جگہوں پر نظر رکھنے کی ہدایت کر دی۔ تھوڑا سا پیدل چلنے کی وجہ سے اسے کچھ نقاہت سی محسوس ہونے لگی تھی۔ اس نے سینڈوچ بنا کر کھایا اور چائے پی کر بستر پر لیٹ گئی۔ چند سیکنڈ کی بیڈ ریسٹ کے بعد وہ خود کو بہتر محسوس کر رہی تھی۔ جس کے بعد وہ خود بھی کمرے سے نکل آئی۔ چیف نے اسے بتایا تھا کہ ملک کے چھوٹے بڑے شہروں میں بھی سیکرٹ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سروس کے اہلکاروں کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ فلیٹ کی سیڑھیاں اتر کر وہ اپنی کار کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اس کے سیل فون کی ٹون بج اٹھی۔ اس نے دیکھا تو اس پر میجر عامر کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

''یس۔ میجر کوئی اچھی اطلاع ہے یا۔''_____ اس نے کال رسیو کرتے ہوئے امید و ناامیدی کی ملی جلی کیفیت میں پوچھا۔

''مس جولیا۔ ایک مشکوک لڑکی ٹریس ہوئی ہے۔''_____ میجر عامر نے کہا تو جولیا کا بے اختیار منہ بن گیا۔

''مگر ہمیں تو ایک مشکوک شخص کی تلاش ہے۔ کیا تم پہلے سے اسے واچ کر رہے تھے۔''_____ اس نے پوچھا۔

''یس مس۔ ہوسکتا ہے یہ اس کی ساتھی ہو۔''_____ میجر عامر نے کہا۔

''تمہیں کس بات پر شک ہوا ہے۔''_____ جولیا نے پوچھا۔

''مجھے شبہ ہے کہ اس نے میک اپ کر رکھا ہے۔ لڑکی کی آنکھیں نیلگوں جبکہ اس نے کسی مقامی دوشیزہ کا روپ دھار رکھا ہے۔'' میجر عامر نے بتایا تو وہ چونک اٹھی۔

''اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ وہ لڑکی انگریز ہے مگر اس نے مقامی لڑکی کا میک اپ کر رکھا ہے۔''_____ جولیا نے اس کی بات سے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

''بالکل۔ میں بھی یہی کہنا چاہ رہا تھا۔''_____ میجر عامر نے اس کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہا۔

''یہ تو سو فیصد مشکوک ہے۔ تم اس کا پیچھا کرو۔ اس کی رہائش گاہ کا پتہ چلاؤ اور یہ بھی کہ وہ کس کس سے ملتی ہے۔ ممکن ہے اس کے ساتھیوں کا بھی پتہ چل جائے۔ اگر وہ اپنی رہائش پر اکیلی ہو تو اسے بے ہوش کر کے دانش منزل پہنچا دو۔''_____ جولیا نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں آپ کو ساتھ ساتھ آگاہ کرتا رہوں گا۔''_____ میجر عامر نے کہا تو اس نے کال ختم کر دی اور اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

پیٹریاس کی آنکھ کھلی تو وہ خود کو ایک کرسی سے بندھا ہوا دیکھ کر چونک اٹھا۔ اس نے سر گھما کر ادھر ادھر دیکھا۔ یہ کوئی اجنبی جگہ تھی جو دیکھنے میں ٹارچر روم لگ رہا تھا۔ اسے یاد آ گیا کہ وہ مشن مکمل کرنے کے بعد اپنے خفیہ اڈے پر پہنچا تھا تاکہ عمران کو ہوش میں لا کر اس سے ایکسٹو، پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان اور ملک کے وہ سیکرٹس، جن کا اس کے خیال میں عمران کو علم ہو سکتا ہے، اگلوا کر اسے قتل کر کے واپس چلا جائے لیکن الٹا وہ خود ہی اس کے قابو میں آ گیا تھا اور اس کے اپنے ساتھی بھی مارے گئے تھے۔ اپنے اقدام پر اب اسے افسوس ہو رہا تھا کہ وہ فائل اور خصوصی باکس ساتھ لے کر کیوں خفیہ اڈے پر گیا تھا۔ اگر یہ دونوں چیزیں وہ چیلسی کے حوالے کر دیتا تو وہ اب تک انہیں بحفاظت ہیڈ کوارٹر پہنچا چکی ہوتی۔ وہ چیلسی کے بارے میں بھی فکر مند تھا کہ کہیں وہ تو نہیں پکڑی گئی۔ وہ انہی خیالات

میں غرق تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔ اس کے ہونٹوں پر شریر سی مسکراہٹ تھی۔ پیٹریاس کو لگا کہ وہ اس کا تمسخر اڑا رہا ہے۔

''ہائے۔ اب تم خود کو کیسا محسوس کر رہے ہو۔''۔۔۔۔ عمران نے اس کے سامنے کھڑے ہو کر مذاق اڑانے والے انداز میں پوچھا تو وہ کرسی پر کسمسا کر رہ گیا۔ اس کے بازوؤں اور ٹانگوں کو اس بری طرح جکڑ دیا گیا تھا کہ اسے اس سے رہائی کی کوئی تدبیر سوجھ نہیں رہی تھی۔

''تم مجھ سے کچھ نہیں اگلوا سکتے۔''۔۔۔۔ پیٹریاس نے غصے سے دانت پیستے ہوئے اسے گھور کر کہا۔

''ارے ارے۔ غصہ تھوک دو۔ مجھے صرف یہ بتاؤ کہ تمہاری ساتھی لڑکی، کیا نام ہے اس کا، وہ کہاں ہے۔''۔۔۔۔ عمران نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر سوچنے کے انداز میں کہا تو وہ چونک پڑا۔

''میری کوئی ساتھی نہیں ہے۔''۔۔۔۔ اس نے سختی سے انکار کرتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ سیکرٹ آئی میں تمہارا عہدہ کیا ہے۔''۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

''میں کسی سیکرٹ آئی کو نہیں جانتا۔''۔۔۔۔ اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

''ادھر میری طرف دیکھ کر جواب دو۔''۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

''کیوں۔ تمہیں میری بات پر یقین نہیں آیا۔''_____ پیٹریاس نے لاپروائی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ خود کو آزاد کرانے کے لئے اپنے ہاتھوں کو مسلسل حرکت دے رہا تھا جو پیچھے لے جا کر کرسی سے کلپ کر دیئے گئے تھے۔

''تم فضول کوشش کر رہے ہو۔ اس سے آزاد ہونا تمہارے لئے ممکن نہیں۔ ہاں! اگر تم اپنے اور اپنے ساتھیوں کے بارے میں سب کچھ بتا دو تو میں تمہیں رہا کر سکتا ہوں۔''_____ عمران نے اسے پیشکش کرتے ہوئے کہا۔

''فضول کوشش میں نہیں، تم کر رہے ہو۔''_____ اس نے مضبوط لہجے میں کہا تو عمران بے ساختہ ہنس پڑا۔

''اچھا۔ تو پھر سنو۔ تمہاری ساتھی لڑکی جس کا نام چیلسی ہے، تمہیں کچھ پتہ نہیں کہ اس وقت وہ کہاں ہے۔ کیوں۔ میں صحیح کہہ رہا ہوں نا۔''_____ عمران نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے مسکرا کر کہا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

''نام تو تمہیں معلوم ہو سکتا ہے مگر تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ مجھے اس کا پتہ معلوم نہیں۔''_____ اس نے حیران ہو کر کہا۔

''مجھے تو یہ بھی پتہ ہے کہ تمہارے باس کا نام کرنل ولیم ہے اور تم دونوں ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی، سی اے سے منسلک رہے ہو۔'' عمران نے کہا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''لیبارٹری سے جو فائل تم نے اڑائی ہے کیا اسے تم نے پڑھا بھی

ہے۔''_____ عمران نے اس کی حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ مگر تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو۔''_____ پیٹریاس نے فائل حاصل کرنے کا گویا اقرار کرتے ہوئے کہا۔

''ویسے ہی پوچھا ہے۔ اس باکس میں کیا تھا جو فائل کے ساتھ ہی تمہارے کوٹ کی جیب سے برآمد ہوا ہے۔''_____ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اگلا سوال داغتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں۔''_____ اس نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا اور سختی کے ساتھ ہونٹ بھینچ لئے جیسے اب کچھ بھی بتانے کا ارادہ نہ ہو۔

''میں نے جان لیا ہے کہ تمہیں دونوں چیزوں کے بارے میں علم نہیں۔ اور یہ تمہارے حق میں اچھا ہی ہوا۔ ویسے بھی فائل کی تحریر پاکیشیا کی جس علاقائی زبان میں لکھی گئی ہے، اسے تم نہیں سمجھتے۔'' عمران نے کہا تو اس کے ماتھے پر شکنیں ابھر آئیں۔ وہ ایسی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے عمران کی دماغی صحت کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار ہو۔

''تم محض قیافہ شناسی سے بک بک کئے جا رہے ہو۔ تمہارے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ فائل اور باکس مجھ سے برآمد ہوا ہے۔ میرا سفارتخانہ مجھے رہا کروا لے گا۔''_____ پیٹریاس نے برہم ہوتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''یہ محض تمہاری خام خیالی ہے۔ تمہارے اڈے سے ایسے دستاویزی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ثبوت ملے ہیں کہ تم پر بڑا مضبوط کیس بنے گا۔"_____ عمران نے کہا تو پیٹریاس کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر گئی۔

"اس سے زیادہ مضبوط کیس خود تم پر بنے گا کیونکہ لیبارٹری سے فائل اور باکس تم نے اڑایا ہے میں نے نہیں۔"_____ پیٹریاس نے معنی خیز انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ تمسخر اڑانے جیسا تھا۔

"ارے۔ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔ اوہ۔ اب کیا ہوگا۔ تم نے تو بری طرح پھنسا دیا ہے مجھے۔"_____ عمران نے خوفزدہ ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں تمہارے باپ نے وہاں اپوائنٹ کرایا تھا۔ یہ بات تو آن دی ریکارڈ ہے۔"_____ پیٹریاس نے اس کے انداز کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"بس۔ بہت باتیں ہو گئیں۔ اب تم سزا بھگتنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ خود کو بے گناہ ثابت کرنے کے لئے میرے پاس بہت سے ثبوت ہیں۔"_____ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور جیب سے پسٹل نکالنے لگا۔ اس سے پہلے کہ پیٹریاس اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ سر کے مخصوص حصے میں لگنے والی ایک ہی ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا۔ عمران نے پسٹل کو واپس جیب میں رکھا اور ٹارچر روم کا دروازہ بند کر کے باہر نکل آیا۔ وہ ابھی کانچی میں واقع سیکرٹ سروس کے سیف ہاؤس میں ہی تھا۔ آفس میں پہنچ کر اس نے میجر الیاس اور اس کے

اسسٹنٹ کو اشارہ کیا تو دونوں کمرے سے باہر چلے گئے۔ جس کے بعد اس نے کوٹ کی جیب سے مخصوص باکس نکالا اور اسے کھول کر پہلے تو کان کے ہول میں جلد کے ساتھ چپکا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن نکالا اور پھر دائیں آنکھ میں فٹ کیا ہوا نہایت حساس قسم کا کانٹیکٹ لینس اتار کر دونوں کو یکے بعد دیگرے باکس میں رکھا اور دوبارہ کوٹ کی خفیہ جیب میں منتقل کر لیا۔ پیٹریاس سے برآمد ہونے والے مخصوص کانٹیکٹ لینس اور ریسیونگ سیٹ کی کارکردگی کو اس نے اچھی طرح چیک کر لیا تھا۔ اس نے بیل دے کر میجر الیاس کو بلایا اور پیٹریاس کی دانش منزل منتقلی کے انتظامات کرنے کو کہا۔ جس پر فوراً عمل درآمد کر دیا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد کانچی میں واقع سیکرٹ سروس کے پرویژنل ہیڈ کوارٹر سے وہ ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر پر سوار، پیٹریاس کو لے کر دارالحکومت کی جانب عازم سفر تھا۔ اس کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو نے احتراماً اپنی سیٹ سے اٹھ کر اس کا استقبال کیا اور سلام کا جواب دیا۔ عمران نے سر کے اشارے سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود اپنی مخصوص کرسی سنبھال لی۔

''ارے۔ تم اس طرح چپ چپ کیوں بیٹھے ہو۔ بھئی منہ میٹھا کراؤ اور کوئی چیک ویک کاٹو، آخر ایک اہم مشن مکمل کیا ہے۔''۔۔۔۔ عمران نے حسب عادت مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں۔ آپ کی آمد پر منہ تو میٹھا ہونا چاہیے۔ رہی بات مشن کی تو اس میں آپ مکمل ناکام رہے ہیں۔ اس کا جرمانہ بھی ہوگا اور سزا الگ ملے گی۔''۔۔۔۔ بلیک زیرو نے معنی خیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ارے ارے۔ ایک تو میں نے جان ہتھیلی پر رکھ کر مشن مکمل کیا

ہے۔ اوپر سے تم اسے ناکامی کہہ رہے ہو۔ میں اپنے چیک کو ہاتھ سے نکلتے ہرگز نہیں دیکھ سکتا۔''۔۔۔۔ عمران نے مصنوعی خفگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ جبکہ بلیک زیرو مسکراتے ہوئے اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کچھ دیر پہلے تیار کی گئی چائے دو پیالیوں میں ڈالی اور ٹرے میں رکھ کر لے آیا۔

''لیجئے۔ پہلے چائے پئیں۔ پھر اس پر بات کرتے ہیں۔''۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چائے کی پیالی عمران کے آگے رکھتے ہوئے کہا اور دوسری پیالی اپنے آگے رکھ لی۔

''اس مشن میں سر سلطان اور سلیمان کو آپ سے بڑی شکایت ہے عمران صاحب۔ جولیا بھی آپ سے ناراض ہے۔''۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ جولیا کی ناراضی تو سمجھ میں آتی ہے لیکن سر سلطان اور سلیمان کس سلسلہ میں ناراض ہیں۔ تم تو خوش ہونا۔ وہ میرے چیک کا یاد رکھنا''۔۔۔۔ عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

''اس مرتبہ آپ چیک کو تو بھول ہی جائیں اور سچ پوچھیں تو مجھے بھی آپ نے بڑا پریشان کیا اس بار۔ ایک لمحہ تو ایسا بھی آیا کہ ذہن بالکل ماؤف ہو گیا تھا۔ بس اللہ تعالیٰ نے ہماری نیک نیتی اور دعا کو قبول کر کے مشکل آسان کر دی۔''۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران کا چہرہ کھل اٹھا۔

''ویل ڈن طاہر۔ تمہارے اعتماد نے خوشی دوگنی کر دی ہے۔ سچ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کہتے ہیں کہ انسان کی مخفی صلاحیتوں کا کسی بحران میں ہی پتہ چلتا ہے۔ کسی نے کیا خوب فرمایا ہے کہ مصیبت میں گھبرا جانا پرلے درجے کی مصیبت ہے۔"_____ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آ گئی۔

"لیکن آپ اچانک کہاں غائب ہو گئے تھے۔"_____ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"دراصل مجھے ایک سازش کا پتہ چلا تھا۔ دشمن تک پہنچنے کے لئے میں نے ایک چال چلی اور کامیاب رہا۔"_____ عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔ اپنے اغوا کی بات کو وہ چھپانا چاہتا تھا۔

"آپ کا روپ دھار کر دشمن نے ہماری ایک اہم لیبارٹری تباہ اور سائنسدانوں سمیت کئی اہلکار شہید کر دیئے۔ حتیٰ کہ وہ سلیمان اور سر عبدالرحمان کو بھی چکر دیتا رہا۔"_____ بلیک زیرو نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"ہاں۔ یہ برا ہوا۔ اب اپنی کریڈیبلٹی ٹھیک کرنے کے لئے مجھے اس ایجنٹ کو حکومت کے سامنے پیش کرنا پڑے گا۔"_____ عمران نے کہا۔

"دشمن ایجنٹ جس فارمولے اور ایجاد کے لئے آیا تھا وہ اس کے ہاتھ نہیں لگ سکی۔ یہ بے حد اہم پراجیکٹ ہے عمران صاحب۔ میں نے فون پر آپ کو بتانا مناسب نہیں سمجھا۔ یہ دیکھیں۔"_____ بلیک زیرو نے میز کی دراز میں سے چند فائلیں اور ایک باکس نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو وہ چونک اٹھا۔

"اوہ۔ لیکن فارمولا اور ایجاد تو میں نے پیٹریاس سے برآمد کر لی تھی۔ یہ کیا ہے۔"_____ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور فائلوں کو کھول کر پڑھنے لگا۔ ان میں سے ایک فائل خفیہ پراجیکٹ اور اس کے فارمولے جبکہ باقی روبوٹس کے تجربات پر مشتمل تھیں۔

"ہوں! تو یہ فائل فارمولے کی بنیادی معلومات پر مبنی ہے۔ ریسرچ پیپرز کی فائل میں واپس لے آیا ہوں۔"_____ عمران نے گتھی سلجھنے پر سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر محمود بھٹی نے جو سائنسی آلہ تیار کیا ہے وہ اس باکس میں ہے۔ یہ مجھے لیبارٹری کے نیچے قائم کی گئی ایک اور خفیہ لیبارٹری سے ملا ہے۔ آپ کس ایجاد کی بات کر رہے ہیں۔"_____ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہو سکتا ہے یہ کوئی اور چیز ہو۔"_____ عمران نے کہا اور باکس کو کھولنے لگا۔

"ارے۔ اس میں تو ویسا ہی آئی لینز ہے جیسا میرے پاس ہے۔" اس نے حساس سائنسی پرزے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ڈاکٹر بھٹی نے دو ڈیوائس تیار کی تھیں۔"_____ بلیک زیرو نے سوال اٹھایا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ صرف ڈمی ہے بلیک زیرو۔ اس میں وہ مخصوص چمک نہیں ہے جو میرے پاس موجود کانٹیکٹ لینز میں ہے۔ تم ذرا سپر خوردبین لانا۔"_____ عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتے

COURTESY SUMAIRA NADEEM WWW.URDUFANZ.COM

ہوئے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور ایک الماری میں رکھی سپر خوردبین لے آیا۔ عمران ایک سلائیڈ پر حساس کانٹیکٹ لینز کو رکھ کر خوردبین میں دیکھنے لگا۔

"میرا خیال درست ثابت ہوا ہے طاہر۔ یہ واقعی ڈمی ہے۔ غالباً ڈاکٹر نے دشمن ایجنٹس سے بچنے کے لئے کوئی طریقہ کار اختیار کیا ہوگا مگر وہ اس میں کامیاب نہیں رہے۔ یہ تو شکر ہے کہ میں نے اس سے وہ ڈیوائس واپس حاصل کر لی ہے۔ یہ بے حد اہم اور انتہائی حساس ترین سائنسی آلہ ہے۔ میں نے اس کی کارکردگی بھی چیک کر لی ہے۔ مگر اب میں سوچ رہا ہوں کہ اگر حکومت کے حوالے کر دیا گیا تو اس سے بڑے سنگین مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ خدانخواستہ کسی دشمن کے ہاتھ لگنے سے ہمارے کئی راز لیک آؤٹ ہو جائیں گے۔ اس لئے اگر اسے حکومت کے حوالے کرنا ہے تو مخصوص چیک رکھنا ہوگا۔"_____ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا ہوا۔ تم کس بات پر مسکرا رہے ہو۔"_____ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس لئے کہ میرے ذہن میں بھی یہی خدشات ابھرے تھے۔ میں نے ابھی تک سر سلطان کو فارمولے کے ریسرچ پیپرز اور اس باکس کے ملنے کا نہیں بتایا۔ دراصل میں آپ سے مشورہ کرنا چاہتا تھا۔"_____ بلیک زیرو نے وضاحت کی۔

"تم نے بہت اچھا کیا طاہر۔ میں سوچ رہا ہوں کہ اس پر حکومت

سے باقاعدہ مذاکرات کروں کہ وہ اس ڈیوائس کا استعمال کس سلسلہ میں کرنا چاہتی ہے تاکہ ڈیوائس مخصوص ٹاسک پر جاری ہو اور استعمال کرنے والے پر سکیورٹی چیک بھی رکھا جائے۔"_____ عمران نے کہا۔

"یہ تو بے حد عمدہ تجویز ہے۔"_____ بلیک زیرو نے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔ میں ابھی سر سلطان سے ملتا ہوں۔ اس کے بعد وزیراعظم صاحب سے خصوصی میٹنگ ہو گی۔"_____ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے وہ کسی حتمی نتیجے پر پہنچ گیا ہو۔

"یہ کانٹیکٹ لینز کس طرح کام کرتا ہے عمران صاحب۔ میں اس کے فارمولے کو صحیح طرح سمجھ نہیں سکا۔"_____ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ڈاکٹر محمود بھٹی ایک سپر مائنڈ انسان تھا طاہر۔ یہ آئی لینز کسی ملٹی سسٹم ایل سی ڈی ڈسپلے کی طرح کام کرتا ہے جو حساس ریسیونگ سیٹ سے منسلک ہے۔ اس باکس میں موجود یہ ریسیونگ سیٹ انسان کے کان میں اندرونی طرف چپکا کر آن کر دیا جاتا ہے جس کے بعد آئی لینز سے نکلنے والی ریڈیائی لہروں کا رابطہ سامنے موجود شخص کی آنکھوں کے ذریعے اس کے دماغ کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ دماغ کی ہر حرکت کو نوٹ کر کے یہ ریڈیائی لہریں ریسیونگ سیٹ کو پہنچاتی ہیں جو انسانی ذہن کی حرکت کے مخصوص کوڈز کو آٹو مینگ سسٹم کے تحت ساتھ ساتھ ڈی کوڈ کرتا جاتا ہے اور اسے واپس آئی لینز کی طرف بھیجتا ہے۔ یہ ڈی کوڈ کی ہوئی تحریر آئی لینز لگانے والے کی آنکھوں کے

COURTESY SUMAIRA TADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سامنے ایک غیر مرئی سکرین کی طرح نظر آتے جاتے ہیں جس سے وہ اگلے شخص کی سوچ کو ساتھ ساتھ پڑھتا جاتا ہے۔ اس سے تم سوچو کہ یہ کیسی مبہوت کر دینے والی جدید ترین ٹیکنالوجی ہے جسے ہمارے ایک سائنسدان نے ایجاد کیا ہے۔"۔۔۔۔ عمران نے حساس آئی لینز کی سائنسی باریکیاں بیان کرتے ہوئے کہا۔

"ونڈرفل! اسے تو مشن کے دوران بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔" بلیک زیرو کے منہ سے بے اختیار نکلا تو عمران قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"فی الحال تو یہ ایک ہی ڈیوائس ہے۔ ہاں سردار کو کہہ کر مزید تیار کروائی جا سکتی ہیں۔"۔۔۔۔ اس نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ یہ حساس ترین آلہ جس قدر فائدہ مند ہے اتنا ہی خوفناک بھی۔ اس سے ایکسٹو کا سیٹ اپ اور دوسری حساس انفارمیشن بھی لیک آؤٹ ہو سکتی ہیں۔ آرڈر پر صرف ایک آئی لینز تیار کر لیں۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ارے گھبراؤ مت۔ یہ کتنا بھی جدید آلہ کیوں نہ ہو مگر میرا دماغ پڑھنا اس کے بس کی بات نہیں۔"۔۔۔۔ عمران نے اس کی بات پر مسکراتے ہوئے کہا۔

"سلیمان، جوزف، سر سلطان اور میرا دماغ تو پڑھ سکتا ہے نا۔" بلیک زیرو نے توجیہہ پیش کرتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ میں تو مذاق کر رہا تھا۔ بات تمہارے یا میرے دماغ کی نہیں۔ بہرحال اسے زیادہ تعداد میں نہیں ہونا چاہیے۔ اس لئے بہتر

یہی ہے کہ یہ آلہ حکومت کو دے دیا جائے اور فارمولے کی مدد سے ایک ڈیوائس بنا کر دانش منزل میں رکھ لی جائے۔ کیا خیال ہے۔" عمران نے رائے پیش کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔ جس کے بعد عمران سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ سر سلطان کے آفس میں موجود تھا۔ ان کے گلے شکوے سننے کے بعد اس نے مشن کی تکمیل کے بارے میں انہیں بریف کیا اور پھر وزیراعظم سے بحیثیت نمائندہ خصوصی ایکسٹو ملاقات کی اور وہیں یہ بات طے کر لی گئی جو اس نے دانش منزل میں بلیک زیرو سے ڈسکس کی تھی۔ جس کے بعد وہ دانش منزل واپس آ گیا۔

"طاہر۔ مائیٹ ریڈر کے بارے میں وزیراعظم صاحب سے میری ون آن ون ملاقات ہوئی ہے۔ میرے استفسار پر انہوں نے جو بریفنگ دی ہے اس سے میں مطمئن ہو گیا ہوں۔" عمران نے بلیک زیرو کو بریف کیا۔

"انہوں نے کیا بتایا ہے۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے متجسس ہو کر پوچھا۔

"ان کا کہنا تھا کہ دراصل اس سارے منصوبے کو خفیہ رکھنے کے لئے یہ سارا سیٹ اپ قائم کیا گیا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ عالمی سطح پر مختلف ممالک کے سربراہوں اور وفود میں مذاکرات کے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

دوران اس ایجاد سے فائدہ اٹھا کر ملک کا تحفظ کیا جائے۔"
عمران نے تفصیل بتائی تو اس نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔ اس کے ایک گھنٹے بعد عمران نے ممبران کی ہنگامی میٹنگ طلب کر لی اور تمام ممبران کے آنے پر خود بھی خفیہ راستے سے میٹنگ روم میں پہنچ گیا۔ جولیا اور تنویر نے جاتے ہی اس پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی۔

"تم یہاں آئے کیسے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں کسی غدار کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔"_____ تنویر نے طیش بھرے لہجے میں کہا۔

"غدار۔ ارے باپ رے۔ کیا تنویر نے اپنا نام اب غدار رکھ لیا ہے۔"_____ اس نے مصنوعی حیرت سے پوچھا۔

"آپ نے بھی حد کر دی عمران صاحب۔ منظر سے بالکل غائب رہے اور اب اچانک سامنے آئے ہیں۔"_____ صفدر نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ میں غائب کہاں تھا۔ ولن کو میں نے ہی تو پکڑا ہے۔ اصل ہیرو تو میں ہوا نا پھر۔"_____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک کر ایک دوسرے کو حیرت بھرے انداز میں دیکھنے لگے۔ پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی اور بات ہوتی میٹنگ روم میں نصب بڑی سی سکرین روشن ہو گئی۔ جس پر ایکسٹو اپنا مخصوص نقاب لگائے نمودار ہوا۔

"ہیلو ممبرز! اس مرتبہ ملک میں ایک عجیب و غریب مشن درپیش تھا

جس میں کامیابی بالآخر سیکرٹ سروس کو ہی ملی ہے۔ البتہ کانٹر کی لیبارٹری میں جولیا، تنویر اور صفدر کی کارکردگی کسی طور پر بھی تسلی بخش نہیں رہی۔ تاہم میٹنگ شروع ہونے سے پہلے ایک دشمن ایجنٹ کو گرفتار کر کے انہوں نے اپنی کوتاہی کا کسی حد تک ازالہ کر لیا ہے۔" ایکسٹو نے کہا تو جولیا اور اس کے ساتھیوں کے ستے ہوئے چہروں پر قدرے رونق آ گئی جبکہ عمران نے بے اختیار منہ بنا لیا۔ چیلسی کی گرفتاری کی اطلاع عمران کو وزیر اعظم سے میٹنگ کے بعد واپسی پر مل گئی تھی۔

"باس! لیبارٹری میں جانے والا نقلی عمران تھا یا"_____ جولیا نے پوچھا تو سب عمران کی طرف دیکھنے لگے جس نے شرمندہ سے انداز میں سر جھکا رکھا تھا۔

"نہیں۔ وہ ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی سیکرٹ آئی کا ایجنٹ پیٹر باس تھا جسے عمران نے گرفتار کر لیا ہے اور لیبارٹری میں تیار ہونے والی ایک حساس ڈیوائس اور اس کا فارمولا بھی برآمد کر لیا گیا ہے۔" ایکسٹو نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی میٹنگ ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔

"تم نے بتایا کیوں نہیں کہ اس ایجنٹ کو پکڑ لیا ہے۔"_____ جولیا نے عمران کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا تھا کہ تم لوگ اپنے چیف کے منہ سے میری تعریف سنو اور وہ تم نے سن لی ہے۔ کیوں تنویر۔"_____ عمران نے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"ایک ایجنٹ تم نے پکڑا اور ایک ہم نے، حساب برابر۔ اس میں ہیرو بننے والی کون سی بات ہے۔"_____ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ساری سیکرٹ سروس کی کارکردگی میرے برابر ہے۔ یہی کہنا چاہتے ہو نا تم۔"_____ عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو تنویر بری طرح اچھلا۔ جیسے اس کے منہ سے کوئی غلط بات نکل گئی ہو۔

"نہیں نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے۔"_____ اس نے فوراً ہی انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ساری سیکرٹ سروس مل کر بھی میرے برابر نہیں ہے۔ ویری گڈ۔ چلو اچھا ہے تم نے خود ہی اعتراف کر لیا۔ کیونکہ ایک نہ ایک دن تو یہ بات سامنے آنا ہی تھی۔ آخر ہیرو جو ہوں۔"_____ عمران نے سینہ پھلا کر خود ہی اپنی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ! اسے کہتے ہیں اپنے منہ میاں مٹھو بننا۔"_____ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب اس کے اس انداز پر قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔

ختم شد

مقبوضہ مشکبار وادی کے پس منظر میں لکھا گیا ناقابل فراموش ناول

مصنف:

صلاح الدین انقلابی

مکمل ناول

ڈیفنس لائن

▲ مقبوضہ مشکبار وادی میں آنے والے یورپی سیاح جوڑے کو خفیہ ڈائری لکھنے پر کافرستان سیکرٹ سروس بے دردی سے قتل کر دیتی ہے۔۔۔۔ ڈائری میں کیا تھا؟

▲ خفیہ ڈائری مشکباری مجاہدین کے ہاتھ لگ جاتی ہے۔ کافرستان سیکرٹ سروس کا تخریب کاری سیل بلوا کر کے مسلمانوں کی بستی کو لوٹ مار کے بعد جلا ڈالتا ہے۔

▲ کافرستانی سورمے کالج میں خون کی ہولی کھیلتے ہیں۔ اور معصوم طلباء کی گردنیں تن سے جدا کر کے ان سے فٹ بال کھیلتے ہیں۔

▲ خفیہ ڈائری عمران تک پہنچتی ہے تو کافرستان سیکرٹ سروس عمران کے فلیٹ کو اس کی موجودگی میں میزائل سے اڑا دیتی ہے۔ پھر؟

▲ جولیا اور سلیمان کو یکے بعد دیگرے اغوا کر لیا جاتا ہے۔ کیوں؟

▲ ڈیفنس لائن، کافرستان کا ایسا راز جسے پاکیشیا سے خفیہ رکھنے کے لیے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کافرستان سیکرٹ سروس ہر حربہ استعمال کرتی ہے لیکن۔۔۔!

▲ وہ لمحہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران ملک کے دفاع کے لئے آگے بڑھتے ہیں تو انہیں گولیوں سے اڑا دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد۔۔۔۔؟

▲ خفیہ ڈائری میں ایسی کیا بات تھی جسے راز رکھنے کے لیے کافرستان کی حکومت اور سیکرٹ سروس پاگل ہوگئی تھی

کافرستان سیکرٹ سروس کی پاکیشیا کے خلاف
گہری سازش اور مقبوضہ مشکبار وادی کے محصور عوام
کو غلام رکھنے کے لیے قتل و غارت گری کے سلسلے کو
بے نقاب کرتا ہوا ایک یادگار ناول

شائع ہو گیا ہے آج ہی اپنے قریبی
بک سٹال یا براہ راست ہم سے طلب فرمائیں

ملنے کا پتہ:-
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

Mob.0300-9401919

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ ہنگامہ خیز ناول

مصنف
فاروق سلیم

مکمل ناول
سپر مائنڈ

■ ہر روز آدھی رات کے بعد دارلحکومت کے کسی حصے سے چیخنے کی آواز آتی ہے اور اگلے دن پکنک پوائنٹ پر ایک لاش ملتی ہے۔ ایک ایسا پوائنٹ جو پکنک پوائنٹ سے کلنگ پوائنٹ میں تبدیل ہو گیا۔ اور پھر۔؟

■ سپر مائنڈ جو عمران کی مرضی کے بغیر عمران سے ایک ایسے سائنسدان کا پتہ حاصل کر لیتا ہے جس کی حفاظت عمران کے ذمے تھی۔ کیسے؟

■ ایک ایسا کردار جو ذہانت میں علی عمران سے بھی دو ہاتھ آگے تھا جس نے علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ناکوں چنے چبوا دیئے اور سائنسدان کو لے اڑا۔

■ ایک ایسا ناول جس میں عمران شطرنج کے کھیل کی مانند چاروں طرف صرف اپنی سوچ کے پیادے بڑھاتا ہے۔ کیا مجرم عمران کی چالوں میں آجاتا ہے؟

ایک ایسا ناول جو قارئین کے ذوق کے معیار پر پورا اترنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ملنے کا پتہ:-
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

Mob.0300-9401919

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور یادگار ناول

[مکمل ناول]

پاور ایجنٹ

مصنف
مظہر کلیم ایم۔اے

☆ کاراکاز ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم جس نے پاکیشیا سے ایک سائنسدان کو فارمولے سمیت اغواء کرلیا۔

☆ پاور ایجنٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا رکن جسے اکیلے ہی سائنسدان اور فارمولے کو واپس لانے کا مشن سونپا گیا۔

☆ پاور ایجنٹ جو اکیلا ہونے کے باوجود کاراکاز کے سینکڑوں تربیت یافتہ افراد کو روندتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

☆ پاور ایجنٹ جس نے اپنے خوفناک اور پاور فل ایکشن سے ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھیر دیں۔

☆ مارسیلا ایک نیا منفرد اور دلچسپ کردار۔ جس نے قدم قدم پر پاور ایجنٹ کی مدد کی۔ لیکن جب اس نے مستقل طور پر ساتھ رہنے کا اظہار کیا تو پاور ایجنٹ نے اسے بھی ہلاک کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ کیا مارسیلا پاور ایجنٹ کے ہاتھوں ہلاک ہوگئی۔ یا؟

☆ پاور ایجنٹ جس کی مدد کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی علیحدہ ٹیم بھیجی گئی لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کی زندگیاں بھی پاور ایجنٹ کو بچانی پڑیں۔ کیسے اور کیوں۔؟

☆ مارسیلا جو کاراکاز کے اعلیٰ عہدیدار کی بیوی تھی لیکن اس نے پاور ایجنٹ کی قدم قدم پر رہنمائی کی۔ کیوں اور کیسے؟۔

☆ پاور ایجنٹ جو اپنی کارکردگی کے لحاظ سے کاراکاز کے لئے موت کا فرشتہ ثابت ہوا۔

☆ پاور ایجنٹ کون تھا؟ کیا وہ اپنے بے پناہ ایکشن کے باوجود اپنے مشن میں کامیاب بھی ہوسکا۔ یا۔؟

☆ وہ لمحہ جب پاور ایجنٹ اور مارسیلا دونوں ایک جدید ترین ہیلی کاپٹر میں محو پرواز تھے لیکن اچانک ہیلی کاپٹر کا تمام نظام جام ہوکر رہ گیا اور ہیلی کاپٹر سیدھا سمندر میں جا گرا۔

☆ انتہائی دلچسپ واقعات۔ ☆ بے پناہ تیز رفتار ایکشن۔
☆ اعصاب شکن سسپنس۔

ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے یادگار اور منفرد انداز کا ناول ہے۔

ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور
Mob.0300-9401919

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM